قواعدِ فارسی

تُم جانتے ہو۔ کہ لفظ کئی حرفوں سے مِل کر بنتا ہے۔ مگر ایک حرف دُوسرے حرف سے کِسی حرکت کے بغیر نہیں مِل سکتا +

حرکت پیش۔ زبر اور زیر کو کہتے ہیں +

مُتحرّک وُہ حرف ہے جِس پر زبر یا زیر یا پیش ہو۔ تُم پڑھ چُکے ہو۔ کہ زبر۔ زیر اور پیش کی علامتیں کیا کیا ہیں +

ضمّہ۔ ضم پیش کو کہتے ہیں +

فتحہ۔ فتح زبر کو کہتے ہیں +

کسرہ۔ کسر زیر کو کہتے ہیں +

مضمُوم وُہ حرف ہے جِس پر پیش ہو +

مفتُوح وُہ حرف ہے۔ جِس پر زبر ہو +

مکسُور وُہ حرف ہے۔ جِس کے نیچے زیر ہو +

سُکُون۔ جزم کو کہتے ہیں +

ساکن وُہ حرف ہے جس پر جزم ہو +

الفِ ممدُودہ وُہ الف ہے۔ جو دُوسرے الف کے ساتھ مِل کر پڑھا جائے۔ جیسے آمد میں +

الفِ مقصُورہ وُہ الف ہے۔ جو دُوسرے الف کے ساتھ نہ ملے۔ جیسے اگر میں +

تشدید ایک جنس کے دو حرفوں کو مِلا کر پڑھنا۔ جیسے حقّا میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں +

مُشدّد وُہ حرف ہے۔ جس پر تشدید ہو۔ جیسے فرّخ کی ر اور ... کا ق +

ماقبل وُہ حرف ہے جو کسی حرف سے پہلے ہو۔ جیسے رب میں ر ماقبل ب کے ہے +

مابعد وُہ حرف ہے جو کسی حرف سے پیچھے ہو۔ جیسے آب میں ب مابعد الف کے ہے +

وقف ایک ساکن کے بعد دُوسرے غیر مُتحرّک حرف کا واقع ہونا۔ جیسے گرد اور زرد کی دال +

موقوف وُہ حرف ہے۔ جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔ اور اُس کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے د زرد کی اور س ت دوشت کا +

مُعجمہ۔ منقوطہ نُقطے والے حرف کو کہتے ہیں۔ جیسے ب۔ پ۔ ت۔ ث۔ ج۔ چ۔ خ۔ ذ۔ ز۔ ژ۔ ش۔ ض۔ ظ۔ غ۔ ف۔ ق۔ ن۔ ي +

مُہملہ۔ غیر منقوطہ بے نُقطے حرف کو کہتے ہیں۔ جیسے ا۔ ح۔

د - ر - س - ص - ط - ع - ک - ل - م - و - ہ ؎

فوقانی وُہ حرف ہے جس کے اُوپر نُقطہ ہو - لیکن اِصطِلاح میں خاص ت کو کہتے ہیں ؎

تحتانی وُہ حرف ہے - جس کے نیچے نُقطہ ہو - مگر اِصطِلاح میں خاص ی کو کہتے ہیں ؎

تازی وُہ حرف ہیں جو زبانِ عربی میں آتے ہیں - جیسے ث - ح - ص - ض - ط - ظ - ع - ق ؎

عجمی وُہ حرف ہیں جو زبانِ عربی میں نہیں آتے - اور زبانِ فارسی سے خصُوصِیّت رکھتے ہیں - جیسے پ - چ - ژ - گ - اور اِن حرفوں کو حُرُوفِ فارسی بھی کہتے ہیں ؎

مُوحّدہ ایک نُقطے والے حرف کو کہتے ہیں - لیکن اِصطِلاح میں ب سے خصُوصیّت رکھتا ہے ؎

مُثنّاۃ دو نُقطے والے حرف کو کہتے ہیں - اور اِصطِلاح میں ت اور ی کے ساتھ خاص ہے ؎

مُثلّثہ تین نُقطے والے حرف کو کہتے ہیں - اور اِصطِلاح میں ث سے مخصُوص ہے ؎

واوِ معرُوف وُہ واوِ ساکن ہے - جس کے ماقبل ضمّۂ خالص ہو - جیسے نُور کی واو ؎

واوِ مجہُول وُہ واوِ ساکن ہے - جس کے ماقبل ضمّۂ غیر خالص ہو - جیسے کور (اندھا) کی واو ؎

یاے معرُوف وُہ ی ساکن ہے - جس کے ماقبل کسرۂ خالص ہو - جیسے ی نبی کی ؎

یائے مجہُول وُہ ے سارکن ہے۔جس کے ماقبل کسرۂ غیر خالص ہو۔جیسے ے یکے اور بسے کی ✣

حذف عِبارت میں سے کِسی لفظ کے دُور کرنے کو کہتے ہیں ✣

محذُوف وُہ لفظ ہے۔جو عِبارت سے دُور کِیا گیا ہو۔جیسے کور بِہتر میں اشت محذُوف ہے ✣

مَلفُوظ وُہ حرف ہے۔جو پڑھنے میں آئے ✣

غَیر مَلفُوظ وُہ حرف ہے۔جو صِرف لِکھنے میں آئے۔پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے عمرو کی واو ✣

واوِ معدُولہ وُہ واو ہے۔جو صِرف لِکھنے میں آئے۔پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے خُود اور خوِیش میں ✣

ہائے مُختفی وُہ ہ ہے جو اِظہارِ حرکت کے لِئے کلِمے کے آخر میں لِکھی جاتی ہے۔جیسے پروانہ کے آخر میں ✣

مُخفّف وُہ لفظ ہے۔جِس میں سے کوئی حرف کم کِیا جائے۔جیسے بُد مُخفّف ہے بُود کا ✣

صِیغہ ہَیئتِ لفظ کو کہتے ہیں ✣

مُشتق وُہ کلِمہ ہے۔جو اَور کلِمے سے بنایا گیا ہو۔جیسے آمد مُشتق ہے آمدن سے ✣

غائب وُہ ہے۔جس کا ذِکر کِیا جائے ✣

مُخاطب وُہ شخص ہے۔جِس سے بات کی جائے ✣

مُتکلِّم۔بات کرنے والے کو کہتے ہیں ✣

مُترادِف وُہ لفظ ہیں جو ہم معنی ہوں۔جیسے رُخ مُترادِف رُو کا ہے۔اور رُو مُترادِف رُخ کا ✣

مُقدّر وُہ ہے۔جو عبارت میں نہ ہو۔مگر اُس کے معنی لِئے جائیں۔جیسے اِبتِدا میکُنم مُقدّر ہے بنامِ جہاں دارِ جاں آفریں سے پہلے +

اِشباع حرکت کا اِس طرح دراز کرنا ہے۔کہ ضمّے کی درازی سے واو اَور فتح کی درازی سے الِف اَور کسرے کی درازی سے یاۓ تحتانی پیدا ہو۔جیسے اُفتادہ۔اوفتادہ۔اچار۔آچار۔آرِش۔آرَیش +

ترخیم کلِمے کے آخر میں سے ایک حرف یا کئی حرفوں کے دُور کرنے کو کہتے ہیں۔جیسے ماں مُرخّم ہے مانند کا۔اَور گوز مُرخّم ہے گوزن کا + مُرخّم کے معنی ترخیم کیا گیا +

صرف

جو کچھ ہم مُنہ سے بولتے ہیں - اُس کو لفظ کہتے ہیں - بامعنی اور مُفرد لفظ کو کلِمہ اور بے معنی لفظ کو مُہمل کہتے ہیں - جیسے درخت - اسپ - رفت - جسق - درخ وغیرہ لفظ ہیں - اِن میں سے پہلے تین لفظ کلِمہ کہلاتے ہیں ✣

فارسی زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے اُس عِلم کا جاننا ضروری ہے - جس میں اُس کے کلموں کی نسبت بحث ہوتی ہے - اور اُن کو ترکیب دے کر فقرے بنائے جاتے ہیں - اس عِلم کو فارسی زبان کی صرف و نحو کہتے ہیں ✣

صرف وُہ عِلم ہے - جس میں کلموں کے اقسام اور اُن کے حرُوف و حرکات کی تبدیلیوں کی نسبت بحث ہوتی ہے ✣

نحو وُہ عِلم ہے - جس سے کلموں کو مِلا کر فقرے بنانے کا حال معلُوم ہوتا ہے ✣

کلِمے کی قسمیں

تُم پڑھ چکے ہو - کہ کلِمے کی تین قسمیں ہیں - اِسم - فِعل اور حرف ✣

۱-اِسم وُہ کلمہ ہَے - جو بغیر مِلانے دُوسرے کلمے کے اپنے معنی دے - اَور اُس میں زمانے کا تعلّق نہ ہو - جَیسے اسپ - سگ - سنگ وغیرہ +

۲-فعل وُہ کلمہ ہَے - جو اپنے معنی بغیر مِلانے دُوسرے کلمے کے ظاہر کرے - اَور اُس میں زمانے کا تعلّق بھی ہو - جَیسے کرد - رفتہ - بُود وغیرہ - زمانے تین ہَیں - ماضی گُزرے ہُوئے زمانے کو کہتے ہَیں - حال اُس زمانے کو جو اب گُزرتا ہَے - مُستقبل اُس زمانے کو جو آگے آنے والا ہَے +

۳-حرف وُہ کلمہ ہَے - کہ جب تک اَور کلمے مِثل اِسم اَور فعل کے اُس کے ساتھ نہ مِلائے جائیں - اُس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے - اَور اُس میں زمانے کا تعلّق بھی نہیں ہوتا - جَیسے از - تا وغیرہ +

واضح ہو کہ روز - شب - صُبح - شام وغیرہ کلمے وقتوں کے نام ہَیں - اِس لِئے یہ اِسم ہَیں +

اِسم کے اقسام

۱-بناوٹ کے لحاظ سے اِسم کی تین قسمیں ہَیں - اِسمِ جامد - اِسمِ مصدر - اِسمِ مُشتق +

اِسمِ جامد - وُہ اِسم ہَے - جو نہ خُود کِسی سے نِکلے اَور نہ کوئی اَور کلمہ اُس سے نِکلتا ہو - جَیسے سنگ - اسپ وغیرہ +

اِسمِ مصدر وُہ اِسم ہَے - جو خُود تو کِسی سے نہ نِکلے - مگر اُس سے بہت کلمے مُقرّرہ قاعدوں سے نِکلتے ہوں - جَیسے رفتن

دیدن وغیرہ +

اِسمِ مُشتق وُہ اِسم ہے۔جو مصدر سے بنایا جائے۔جیسے روندہ۔رفتار رفتن سے۔گوئندہ۔گفتہ۔گفتار گُفتن سے +

فائدہ۔فارسی میں کئی اِسم ایسے ہیں۔جو بظاہر مُفرد معلُوم ہوتے ہیں۔مگر اصل میں وُہ مُرکّب لفظ ہیں۔جیسے آسمان۔شمشیر وغیرہ۔آسمان مُرکّب ہے آس اور مان سے۔جس کے معنی ہیں چکّی کی مانند۔اور شمشیر مُرکّب ہے شم اور شیر سے۔شم کے معنی ناخُن ہیں۔یعنی شیر کے ناخُن کی طرح۔گو یہ اِسم دو لفظوں کے مِلنے سے بنے ہیں۔تاہم فارسی میں مُفرد مُستعمل ہوتے ہیں۔اِن کو بھی اِسمِ جامِد کہینگے +

۲۔معنوں کے لحاظ سے اِسم کی دو قسمیں ہیں۔اِسمِ معرِفہ۔اِسمِ نکرہ +

اِسمِ معرِفہ وُہ اِسم ہے۔جس سے خاص شئے مُراد ہو۔جیسے مسٹر جارج۔نہال چند۔دِہلی۔ایں مرد۔آں کس کہ مرا بکُشت وغیرہ +

اِسمِ نکرہ وُہ اِسم ہے۔جس سے خاص شئے مُراد نہ ہو۔جیسے۔خشت۔اسپ۔سنگ وغیرہ +

اِسم کی جمع بنانے کے قاعدے

واحد ایک کو کہتے ہیں۔جمع ایک سے زیادہ کو۔جیسے اسپ ایک گھوڑا۔شُتُرُ ایک اُونٹ۔اسپاں ایک سے زیادہ گھوڑے۔شُتُراں ایک سے زیادہ اُونٹ +

جاندار اِسم کی جمع واحد کے آخر میں ان لگانے سے بناتے ہیں۔ اور بے جان کی ہا لگانے سے۔ جیسے سگ۔ سگاں۔ مرد۔ مرداں۔ خروس۔ خروساں۔ روز۔ روزہا۔ شب۔ شبہا۔ سال۔ سالہا +

فائدہ۔ جس بے جان اِسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو۔ اُس کی جمع بنانے میں اُس ہ کو گرا کر ہا علامت جمع کی زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے نامہ۔ نامہا۔ خامہ۔ خامہا۔ اگر وہ ہائے مختفی نہ ہو۔ تو اُس کو گراتے نہیں۔ بلکہ اُس کے بعد ہا زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً زِرہ۔ زِرہہا +

جب جاندار اِسم کے آخر میں الف یا واو ہو۔ تو کبھی بجائے ان کی یاں جمع بنانے کے لئے لگاتے ہیں۔ جیسے دانا۔ دانایاں۔ گل رو۔ گل رویاں۔ جب اُس کے آخر میں ہائے مختفی ہو۔ تو اُس کو گ سے بدل کر ان زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے بندہ۔ بندگاں +

بعض اِسموں کی جمع مذکورہ قاعدوں کے خلاف آتی ہے۔ جیسے درخت کی جمع درختاں۔ چشم کی جمع چشماں۔ مار کی جمع مارہا۔ ۵

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

بعض اِسموں کے آخر میں ات یا جات لگانے سے جمع بناتے ہیں۔ جیسے دِہ۔ دِہات۔ بیگم۔ بیگمات۔ دیرہ۔ دیرہ جات۔ نقشہ۔ نقشہ جات۔ قلعہ۔ قلعہ جات وغیرہ۔ بعض وقت اُن کو بغیر ہ۔ کے بھی لکھتے ہیں +

چونکہ عربی زبان کے لفظ فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور

بعض فارسی لفظوں کی جمع عربی کے لفظوں کی جمع کے وزن پر بناتے ہیں۔اِس واسطے چند مختصر قاعدے عربی جمع بنانے کے بھی لکھے جاتے ہیں +

عربی میں جمع دو قسم کی ہوتی ہے۔جمع سالم اور جمع تکسیر۔ جمع سالم میں اگر وہ اِسم مذکّر ہو۔تو اُس کے آخر میں واوِ معروف اور ن یا یاے معروف اور ن زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے مُسلِمُون۔مُسلِمِین +

اور اگر وہ اِسم مؤنّث ہو۔تو اُس کے آخر میں الِف اور ت زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے مُسلِمات +

جمع تکسیر میں اِسم اپنی اصلی بِنا پر قائم نہیں رہتا۔اُس کے کئی وزن ہیں۔اُن میں سے بعض یہ ہیں۔(۱) افعال۔جیسے شریف کی جمع اشراف۔قول کی جمع اقوال۔توپ کی جمع اثواپ بھی لکھا کرتے ہیں (۲) فعلاء۔جیسے حکیم کی جمع حُکماء (۳) افعِلاء۔ جیسے حبیب کی احبّاء۔صدیق کی اصدِقاء (۴) فُعُول۔جیسے فلس کی فُلُوس۔عقل کی عُقُول وغیرہ +

اِسم کی تذکیر و تانیث

فارسی میں مذکّر و مؤنّث کی تمیز دو صورتوں سے ہو سکتی ہے۔
۱۔مذکّر اور مؤنّث کے لئے جدا جدا لفظ موجود ہیں۔

مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
خروس	ماکیان	بندہ	کنیز	برادر	خواہر	مرد	زن
پدر	مادر	پسر	دختر	شوہر	زن		

۲-جو اِسم مُذکّر اَور مُؤنّث دونو کے واسطے آتے ہَیں-اُن پر لفظِ نر اَور مادہ لگانے سے تمیز ہو جاتی ہَے +

مُذکّر	مُؤنّث		مُذکّر	مُؤنّث
شیرِ نر	شیرِ مادہ	یا	نرہ شیر	مادہ شیر
نر گاو	مادہ گاو	یا	گاوِ نر	گاوِ مادہ
شُتُرِ نر	شُتُرِ مادہ	یا	نر شُتُر	مادہ شُتُر

۳-عربی اِسموں میں جو فارسی میں مُستعمل ہوتے ہَیں-تانیث کی علامت ہ ہوتی ہَے-جو مُذکّر کے بعد لگائی جاتی ہَے-جَیسے والد-والِدہ-مِلک-مِلکہ-خادِم-خادِمہ وغَیرہ +

اِسمِ معرِفہ کے اقسام

اِسمِ معرِفہ کی چار مشہور قِسمیں ہَیں-(۱) اِسمِ ضمیر-(۲) اِسمِ اِشارہ-(۳) اِسمِ موصُول (۴) اِسمِ علم +

۱-اِسمِ ضمیر وُہ اِسم ہَے-جو کِسی دُوسرے اِسم کی جگہ جو اُس کا مرجع ہَے-اِستِعمال میں آتا ہَے-اِس کی دو قِسمیں ہَیں-(۱) ضمیرِ مُنفصِل-(۲) ضمیرِ مُتّصِل +

ضمیرِ مُنفصِل وُہ ہَے-کہ جزوِ کلِمہ نہ ہو-جَیسے او-من-شُما وغَیرہ-ضمیرِ مُتّصِل جُزوِ کلِمہ ہوتی ہَے-جَیسے غُلامم-گُفتمش-نامت وغَیرہ میں م-ش اَور ت +

جِس کے ساتھ کلام کِیا جائے-اُس کو مُخاطب یا حاضِر-جو کلام کرنے والا ہو-اُس کو مُتکلِّم اَور سِوا اِن کے جِس کی بابت کلام ہو-اُس کو غائب کہتے ہَیں-ظاہِر ہَے-کہ اِسم یا غائب ہوگا یا مُخاطب یا مُتکلِّم +

اشپ گریخت - اشپ را گرفتم - اشپ پادشاہ - اِن فقروں میں کلمۂ اشپ اِسم ہے - مگر پہلے فقرے میں اشپ نے بھاگنے کا کام کیا - یعنی اشپ کام کرنے والا ہے - یا یُوں کہو کہ اشپ فاعل ہے - دُوسرے فقرے میں پکڑنے کا کام اشپ پر واقع ہُوا ہے - اِس فقرے میں اشپ کی وُہ حالت نہیں - جو پہلے فقرے میں تھی - یہاں بجائے فاعل ہونے کے اُس پر فعل واقع ہُوا ہے - یعنی وُہ فعل کا مفعُول ہو گیا ہے - تیسرے فقرے میں اشپ کی حالت اُوپر کی دونو حالتوں سے جُدا ہے - نہ وُہ فعل کا فاعل ہے - اَور نہ مفعُول - بلکہ وُہ ایک اَور اِسم سے لگاؤ یا تعلّق رکھتا ہے - جس کو اِضافت کہتے ہَیں - اشپ کی اِن تینوں حالتوں کو حالتِ فاعلی - حالتِ مفعُولی اَور حالتِ اِضافی کہتے ہَیں - اِسی طرح سے ہر اِسم کی یہ تین حالتیں ہونگی - حالتِ فاعلی میں وُہ کوئی کام کریگا - حالتِ مفعُولی میں اُس پر کوئی کام کیا جائیگا - حالتِ اِضافی میں وُہ کسی اَور اِسم سے لگاؤ رکھیگا - چُونکہ اِسم ضمیر اِسم کی جگہ بولے جاتے ہَیں - اِس واسطے اُن کی بھی تین حالتیں ہونگی - حالتِ فاعلی - حالتِ مفعُولی اَور حالتِ اِضافی اَور اُن کی ضمیریں بھی الگ الگ ہونگی ؛

دونو قسموں کی ضمیروں کا حال ذیل کے نقشوں سے ظاہر ہے ؛

نوکروں کو عنایت کیا کرتے ہیں۔ اِن کو خطاب کہتے ہیں۔ جیسے صفدر جنگ۔ آصف جاہ۔ ستارۂ ہند۔ سردار بہادر۔ خان بہادر اور شمس العلما وغیرہ۔ خطاب کو لقب[1] بھی کہتے ہیں +

(۳) ایسے نام سے جو شاعر لوگ اپنے واسطے اپنی نظم میں رکھ لیا کرتے ہیں۔ اِس کو تخلّص کہتے ہیں۔ جیسے سعدی تخلّص ہے شیخ مُصلحُ الدّین شیرازی کا +

(۴) ایسے نام سے جو اصلی نام کے سوا کسی وصف کے سبب مشہور ہو گئے ہوں۔ اِن کو لقب کہتے ہیں۔ جیسے روئیں تن لقب اِسفندیار کا +

(۵) ایسے نام سے جو اصلی نام سے مُختصر ہو کر ایک چھوٹا سا نام عام لوگوں میں مشہور ہو جائے۔ اِس کو عُرف کہتے ہیں۔ جیسے کالے خاں سے کلّن +

(۶) بعض موقع پر عرب کے لوگ باپ یا ماں کا پتا بھی شامل کر لیتے ہیں۔ اِس کو کُنیت کہتے ہیں۔ جیسے ابُو القاسم۔ اُمِّ عُمر۔ کبھی وصف کے لحاظ سے بھی ایسے نام رکھ لیتے ہیں۔ جیسے ابُو الفضل۔ ابُو الفیض +

اِسمِ معرِفہ کی مُتذکرۂ بالا قسموں کے سوا اور قسمیں بھی ہیں۔ جن سے خاص شخص یا شئے تعبیر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں +

(۱) معہُودِ ذِہنی وُہ اِسم ہے۔ جو صِرف مُتکلِّم اور مخاطب کے

---

[1] مگر اِن میں اِتنا فرق ہے۔ کہ خطاب سے صِرف تعریف ظاہر ہوتی ہے۔ لقب سے خواہ تعریف ہو۔ خواہ مذمت۔ اور یہ خود ہی مشہور ہو جاتا ہے +

ذِہن میں مُقرّر ہو۔ جیسے لفظ دوست اور دُشمن وغیرہ سے کوئی خاص شخص مُراد رکھا جائے جو مُتکلِّم اور مُخاطب کے ذِہن میں ہو +

(۲) معہُودِ خارجی وُہ اِسم ہے۔ جس کو مُتکلِّم اور مُخاطب کے سِوا اور لوگ بھی جانتے ہوں۔ جیسے غُلامِ مِصر۔ خلیلُ اللہ۔ جن سے مُراد حضرت یُوسُف اور حضرت اِبراہیم علیہما السّلام ہیں +

(۳) جب کوئی اِسمِ نکِرہ کِسی اور اِسم سے لگاؤ رکھنے کے باعث خاص معنی ظاہر کرے۔ جیسے غُلامِ زَید۔ غُلام اِسم نکِرہ تھا۔ مگر جب اُس کو زَید کے ساتھ تعلُّق دیا۔ تو ایک خاص غُلام سے مُراد ہوگئی +

اِسمِ نکِرہ کی قِسمیں

اِسمِ نکِرہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے خاص شئے ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے درخت۔ میز۔ خِشت وغیرہ +

اِسمِ نکِرہ کی مشہُور قِسمیں یہ ہیں۔ اِسمِ ذات۔ اِسمِ صِفت۔ اِسمِ مصدر۔ اِسمِ فاعِل۔ اِسمِ مفعُول۔ اِسمِ حالیہ۔ اِسمِ حاصِل مصدر۔ پہلے تین اِسموں کے سِوا باقی سب اِسمِ مُشتق ہیں۔ جو مصدر سے بنتے ہیں۔ اور اُن کا حال فِعل کی فصل کے بعد بیان کِیا جائیگا +

۱۔ اِسمِ ذات جو چیز اپنی ذات میں ایسی خصُوصیّت رکھے۔ کہ اور چیزوں میں الگ پہچانی جائے۔ مگر کوئی وصف اُس سے نہ سمجھا جائے۔ اُس کے نام کو اِسمِ ذات کہتے ہیں۔ جیسے کِتاب۔ صندُوق۔ باغ۔ سنگ۔ سگ۔ پرِند وغیرہ +

کبھی اِسمِ ذات جگہ یا وقت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے آرام گاہ۔

خواب گاہ - صُبح - شام وغیرہ - اِن کو اِسمِ ظرف کہتے ہیں +
کبھی اِسمِ ذات سے کِسی شئے کا چھوٹا ہونا سمجھا جاتا ہے -
جیسے مردک - دُخترک - مشکیزہ - اِن کو اِسمِ **تصغیر** کہتے ہیں +
کبھی اِسمِ ذات میں آواز کے معنی پائے جاتے ہیں - جیسے کُوکُو فاختہ کی آواز - قُلقُل صُراحی کی آواز - اِن کو اِسمِ **صوت** کہتے ہیں +
کبھی اِسمِ ذات سے اَوزار کے معنی لِئے جاتے ہیں - جیسے قلم تراش - کوبہ - اُسترہ - اِن کو اِسمِ آلہ کہتے ہیں +
اِسمِ ظرف وُہ اِسمِ ذات ہے - جِس کے معنی وقت یا جگہ کے ہوں - جیسے صُبح - شام - گُلزار - سحر گاہ وغیرہ - اِس کی دو قِسمیں ہیں +

(۱) **ظرفِ مکاں** جس کے معنی جگہ کے ہیں - جیسے آرام گاہ - آرام کرنے کی جگہ +

(۲) **ظرفِ زماں** - جو وقت ظاہر کرے - جیسے سحر گاہ - صُبح کا وقت +

فارسی میں عمُوماً اِسم ظرفِ مکاں اِسم کے بعد مندرجۂ ذیل الفاظ لگانے سے بنتا ہے +

گاہ	جیسے	رزم گاہ - خواب گاہ	سرائے	جیسے	بُستاں سرائے - ماتم سرائے
خانہ	"	فیل خانہ - شُتر خانہ	زار	"	گُلزار لالہ زار
داں	"	قلمداں - پانداں	بار	"	روُدبار جوئبار
کدہ	"	آتش کدہ - مے کدہ	ستاں	"	گُلستاں یعنی پھُولوں کی جگہ

کبھی اِسم کے بعد لفظِ گاہ لگا کر ظرفِ زماں بھی بنا لیتے ہیں - جیسے سحرگاہ +

اِسمِ ظرف کبھی مُشتق بھی آتا ہے۔ جیسے دوشہ۔ دُود دُہنے کا برتن +

اِسمِ تصغیر وُہ اِسمِ ذات ہے۔ جس میں معنی چھٹائی کے پائے جائیں۔ جیسے دُخترک۔ مشکیزہ۔ یعنی چھوٹی لڑکی اور چھوٹی مشک۔ یہ اِسم اکثر محبّت و شفقت یا حقارت کے موقع پر بولے جاتے ہیں +

(۱) جس اِسم کے آخر میں ہائے مُختفی نہ ہو۔ اُس کے آخر ک زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے مرد سے مردک۔ طفل سے طفلک۔ درخت سے درختک +

(۲) جس اِسم کے آخر میں ہائے مُختفی ہو۔ تو تصغیر بنانے کے وقت وُہ ہائے گ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے نامہ سے نامگک +

(۳) اِسم کے آخر چہ لگانے سے تصغیر بناتے ہیں۔ اور عُمُوماً یہ لفظ بے جان اِسم کے بعد لگاتے ہیں۔ جیسے صندُوقچہ۔ اور کبھی چہ کے پہلے ی بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے باغیچہ اور دریچہ +

(۴) کبھی یزہ اور و اور کہ کے لگانے سے تصغیر بناتے ہیں۔ جیسے مشکیزہ۔ پسرُو۔ مردکہ +

اِسمِ صَوت۔ جس اِسمِ ذات سے جاندار یا بے جان چیزوں کی آوازوں کی نقلیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اُس کو اِسمِ صَوت کہتے ہیں۔ جیسے گُوگُو فاختہ یا قمری کی آواز۔ قُلقُل صُراحی کی آواز +

اِسمِ آلہ وُہ اِسمِ ذات ہے۔ جو اوزار کے معنی ظاہر کرے۔ جیسے بادکش۔ جاروب۔ کلید وغیرہ۔ یہ اِسم کبھی مُشتق کبھی

غیر مُشتق آتا ہے - اِس کا حال اسمائے مُشتق میں لکھا جائیگا +
۲- اِسمِ صِفت وُہ اِسمِ نکرہ ہے - جس میں بھلائی یا بُرائی یا کوئی اَور وصف پایا جائے - جیسے نیک - بد - سبز - سُرخ وغیرہ - جس اِسم میں صِفتی معنی بطور ثبُوت اَور قیام کے پائے جائیں - اُس کو اہلِ عرب صِفتِ مُشبّہ کہتے ہیں - جیسے جمیل اَور حسین +

صِفت تین طرح پر آتی ہے (۱) **تفضیلِ نفسی یا صِفتِ محض** - جس کے معنی بغیر کمی یا زیادتی کے سمجھے جائیں - جیسے کم - بد - خوش - گرم وغیرہ +

(۲) **تفضیلِ بعض** - جس کے معنوں میں کمی یا زیادتی بعض کے لحاظ سے پائی جائے - مثلاً خوبتر - کمتر وغیرہ +

دو چیزوں یا شخصوں میں مُقابلہ کرنے کے وقت یہ صفت اِستعمال کی جاتی ہے +

(۳) **تفضیلِ کُل** جس کے معنوں میں کمی یا بیشی کُل کے لحاظ سے پائی جائے - جیسے کمترین - بہترین - جب دو سے زیادہ شخصوں یا چیزوں میں مُقابلہ کر کے کسی ایک کو سب پر ترجیح دینا چاہتے ہیں - تو اُس وقت یہ درجہ صفت کا اِستعمال کرتے ہیں +

فارسی میں **تفضیلِ بعض** اَور **تفضیلِ کُل** کے بنانے کے قاعدے یہ ہیں +

تفضیلِ نفسی یا صِفتِ محض کے بعد لفظ تر لگانے سے تفضیلِ بعض بنتی ہے - جیسے بہاری از گنگا بِشن نیک تر اشت - برادرم از احمد کمتر روپیہ دارد - ایں اسپ نسبت باد چابک تر است -

اِن فقروں میں نیک تر۔ کمتر اور چابک تر تفضیلِ بعض ہیں۔ جس شخص یا چیز سے مقابلہ ہوتا ہے۔ اُس کے پہلے لفظ از اور نسبت بہ لگاتے ہیں۔ جیسا کہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +

(۲) تفضیلِ نفسی کے بعد لفظ ترِین کے لگانے سے تفضیلِ کُل بنتی ہے۔ جیسے بہترِینِ اعمال سخاوت اشت +

کبھی وصفی معنوں کی زیادتی ظاہر کرنے کے لئے صفت کے پہلے لفظ بسیار۔ خیلے۔ خُوب۔ از حد۔ بغایت وغیرہ لاتے ہیں۔ جیسے اشپم خیلے چابک اشت +

جن اعداد سے افراد کی گنتی معلُوم ہوتی ہے۔ اُن کو اِسمِ عدد کہتے ہیں۔ اُن سے فقط یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کتنی چیزیں ہیں۔ جیسے شش خربُوزہ۔ بِست و پنج سال۔ شش اور بِست و پنج اِسم عدد ہیں۔ خربُوزہ اور سال اِسمِ معدُود +

جن اعداد سے چیزوں کے شُمار کے علاوہ اُن کا درجہ بھی معلُوم ہوتا ہے۔ اُن کو صفتِ عددی یا اعدادِ صفتی کہتے ہیں۔ جیسے جماعتِ دہُم۔ حکایتِ سیزدہُم۔ دہُم۔ سیزدہُم صفتِ عددی ہیں۔ جماعت اور حکایت اِسمِ معدُود ہیں +

اِسمِ عدد اور صفتِ عددی بھی اِسمِ صفت سمجھے جاتے ہیں +

۳۔ اِسمِ مصدر وُہ اِسمِ نکرہ ہے۔ جو کسی کام یا حالت کا نام ہو۔ اور اُس میں معنی اُس کام کے کرنے یا حالت کے ہونے کے پائے جائیں۔ یا جس اِسمِ نکرہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے یا سہنے کا ذکر بغیر تعلُّق زمانے کے سمجھا جائے۔ اُس کو

اِسم مصدر کہتے ہیں۔ اور اُردُو ترجمے میں اُس کے آخر لفظ نا ہو۔ مثلاً گریختن۔ بھاگنا۔ پروردن۔ پالنا۔ کردہ شدن۔ کیا جانا۔ وغیرہ۔ فارسی میں اُس کے آخر دن یا تن ہوتا ہے۔ لیکن چند اِسم فارسی میں ایسے بھی ہیں۔ کہ اُن کے آخر دن یا تن ہے۔ مگر وُہ اِسم مصدر نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن میں کسی کام کے کرنے یا حالت کے ہونے کے معنی نہیں سمجھے جاتے۔ اور نہ اُن کے اُردُو ترجمے کے آخر لفظ نا آتا ہے۔ جیسے گردن۔ تہمتن وغیرہ +

مصدر سے دو طرح کے کلِمے بنتے ہیں۔ (۱) وُہ جن میں زمانہ پایا جاتا ہے۔ جیسے گریخت۔ کردہ اشت۔ خواہد دید۔ مے رود وغیرہ۔ اِن کو فِعل کہتے ہیں۔ (۲) وُہ کلِمے جن میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔ مگر مصدر کے معنی اور مادہ اُن میں موجُود ہوتے ہیں۔ اُن کو اِسمِ مُشتق کہتے ہیں۔ جیسے رونده۔ گُشتہ۔ رفتار +

فائدہ۔ کبھی عربی لفظ سے بھی فارسی کا مصدر بنا لیتے ہیں۔ جیسے طلبیدن مانگنا۔ بُلانا۔ فہمیدن۔ سمجھنا۔ اور رقصیدن ناچنا طلب اور فہم اور رقص تینوں عربی لفظوں سے بنائے ہیں۔ اِسی طرح کبھی ہندی لفظ سے بھی فارسی مصدر بنا لیتے ہیں۔ جیسے چلنے سے چلیدن بنا لیا ہے +

فائدہ۔ کبھی مصدر دو کلِموں سے مُرکّب ہوتا ہے۔ جیسے گوش کردن۔ نقش کردن۔ سیر کردن۔ نِگاہداشتن۔ اُمید داشتن وغیرہ +

فِعل

فِعل کے معنی کیا ہیں؟ کسی کام کا کرنا - اور جو کام ہے - اُس کا کرنے والا بھی ضرور ہوتا ہے - اُس کام کے کرنے والے کو فاعِل اُس فِعل کا کہتے ہیں - پس ہر فِعل کا فاعِل ضرور ہوتا ہے - جیسے زَید رفت - زَید گیا - رفت فِعل - زَید اُس کا فاعِل +

اگر فِعل اور فاعِل مِل کر بات پُوری ہو - اور فِعل فاعِل سے نکل کر اور کسی پر نہ پہنچے - تو اُس فِعل کو لازِم کہتے ہیں - جیسے زَید نشست - یعنی زَید بیٹھا - نشست فِعل - زَید اُس کا فاعِل - بیٹھنے کا فِعل زَید پر تمام ہُوا - پس نشستن فِعل لازِم ہے +

اگر فِعل اور فاعِل مِل کر بات پُوری نہ ہو اور فِعل فاعِل سے تجاوُز کر کے اور کسی پر واقع ہو - تو اُس فِعل کو مُتعدّی کہتے ہیں - جیسے زَید بکر را زد - یعنی زَید نے بکر کو مارا - زد فِعلِ مُتعدّی - زَید اُس کا فاعِل اور بکر مفعُول ہے - مارنے کا فِعل زَید سے نکل کر بکر پر واقع ہُوا +

بعض وقت فِعلِ مُتعدّی اور لازِم میں تمیز اِس طرح کرتے ہیں - کہ جس مصدر کے ماضی مُطلق کے اُردُو ترجمے میں لفظ نے آوے - اُس مصدر کو اور اُس کے افعال کو مُتعدّی جانو - جیسے زَید زد - زَید نے مارا - عمرو پروَرد - عمرو نے پالا - پس زدن اور پروَردن اور اُن کے افعال مُتعدّی ہیں - کیونکہ اُن کے ماضی مُطلق

کے ترجمے میں لفظ نے آیا۔ اور جس مصدر کے ماضی مُطلق کے اُردُو ترجمے میں لفظ نے نہ آئے۔ اُس مصدر کو اور اُس کے افعال کو لازم سمجھو۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ عمرو خُفت۔ عمرو سویا۔ پس رفتن اور خُفتن لازم ہیں۔ کیونکہ اُن کے ماضی مُطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہیں آیا +

مگر یاد رکھو۔ کہ آوردن۔ بُردن اور رُبُودن یہ تینوں مصدر اور اِن کے افعال مُتعدّی ہیں۔ اگرچہ اِن کے ماضی مُطلق کے اُردُو ترجمے میں لفظ نے نہیں آتا۔ جیسے زید آورد۔ جس کے معنی ہیں زید لایا +

جس فعل کا فاعل مذکور ہو۔ اُس فعل کو **معرُوف** یا معلُوم کہتے ہیں۔ جیسے زید کُشت عمرو را۔ یعنی زید نے عمرو کو مار ڈالا۔ کُشت کو فعلِ معرُوف کہتے ہیں۔ کیونکہ زید فاعل اُس کا مذکور ہے +

جس فعل کا فاعل مذکور نہ ہو۔ اُس کو **مجہُول** کہتے ہیں۔ جیسے زید کُشتہ شُد۔ یعنی زید مار ڈالا گیا۔ کیونکہ زید کا مار ڈالنے والا مذکور نہیں۔ اور زید کو **مفعُول مالم یُسمّ فاعلہ** اِس فعل کا کہتے ہیں۔ یعنی ایسا مفعُول کہ جس کے فاعل کا نام اور نشان مذکور نہیں + اور یاد رہے۔ کہ فعلِ لازم مجہُول نہیں ہوتا +

فعلِ مجہُول کا مصدرِ **مجہُول** فعلِ معرُوف کے مصدرِ معرُوف سے اِس طرح بناتے ہیں۔ کہ مصدر کے ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد ہ زیادہ کرکے لفظِ **شُدن** لگاتے ہیں۔ جیسے

گُشتن سے گُشتہ شُدن اور پروردن سے پرورده شُدن وغیرہ +

اگر فعلِ معروف یا فعلِ مجہول کے اُوپر نُونِ مفتُوح جس کے معنی نہیں کے ہیں - لائیں - تو اُس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہیں - جیسے زید عمرو را نہ گُشت - و زید گُشتہ نہ شُد - یعنی زید نے عمرو کو مارا نہیں - اور زید مارا نہ گیا + اور جس فعل پر نُون جس کے معنی نہیں کے ہیں - نہ ہو - اُس فعل کو مُثبت یا اثبات کہتے ہیں +

پس اِس تقریر سے ثابت ہُوا - کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے + **اِثبات معرُوف** - جیسے پرورد - اُس نے پالا + **نفی معرُوف** نہ پرورد - اُس نے نہ پالا + **اِثبات مجہُول** - پرورده شُد - وہ پالا گیا + **نفی مجہُول** - نہ پرورده شُد - وہ نہ پالا گیا - اِسی طرح سے مصدر بھی چار طرح پر ہے - جیسے پروردن - پالنا - نہ پروردن - نہ پالنا - پرورده شُدن - پالا جانا - نہ پرورده شُدن نہ پالا جانا - جیسا مصدر ہوگا - ویسا ہی فعل اُس سے بنیگا +

تُم پہلے پڑھ چُکے ہو - کہ فعل چھ ہیں (۱) ماضی - (۲) مُضارع - (۳) حال - (۴) مُستقبِل - (۵) امر - (۶) نہی + ماضی کئی قِسم پر ہے - (۱) ماضی مُطلق - (۲) ماضی قریب - (۳) ماضی بعید - (۴) ماضی اِستمراری - (۵) ماضی شکّیہ - (۶) ماضی تمنّی - (۷) ماضی معطُوفہ - اب ہر ایک ماضی کا صیغۂ واحد غائب بنانا بیان کیا جاتا ہے +

ماضی مُطلق مصدر سے بنایا جاتا ہے - جب مصدر کے آخر سے نُون اور اُس کے ماقبل کی حرکت دُور کریں - تو ماضی مُطلق کا صیغۂ واحد غائب بن جائیگا - جیسے پروردن سے پرورد اور نہ پروردن

سے نہ پروَرد اور پرورزدہ شُدن سے پروَرزدہ شُد اور نہ پروَرزدہ شُدن سے نہ پروَرزدہ شُد +

فائدہ فارسی میں ماضی کے اُوپر بائے مُوحدہ بھی زیادہ کرتے ہیں۔ معنی میں اِس بے کو کُچھ دخل نہیں۔ فصیح اہلِ زباں اِس بے کو ہمیشہ مکسُور پڑھتے ہیں۔ جیسے گُفت سے بِگُفت۔ ریخت سے بریخت۔ رفت سے برفت۔ مگر جب ماضی کا پہلا حرف مضمُوم ہو۔ تو بعض اُسے مضمُوم پڑھتے ہیں۔ اور باقی صُورتوں میں مکسُور۔ چُنانچہ اُوپر کی مثالوں میں بِگُفت کو بُگُفت کہینگے۔ اِس ب زائدہ کو اور فعلوں کے پہلے پڑھنے کا بھی یہی قاعدہ ہے +

اِسی طرح سے ماضی مجہُول کا صیغۂ واحد غائب مصدرِ مجہُول سے بنا لیا گیا ہے۔ جیسے پرورزدہ شُدن سے پرورزدہ شُد۔ اور نپرورزدہ شُدن سے نپرورزدہ شُد +

ماضی قریب اِس طرح بناتے ہیں۔ کہ ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر ہائے مُختفی اور لفظِ اشت زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پرورد سے پرورزدہ اشت + کبھی ماضی مُطلق واحد غائب کے آخر فتحہ دے کر لفظ اشت یا فقط ہ لگاتے ہیں۔ جیسے پرورد اشت اور پرورزدہ +

ماضی بعید اگر بنانا چاہو۔ تو ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر ہائے مُختفی اور لفظِ بُود زیادہ کرو۔ جیسے پرورزدہ بُود۔ اُس نے پالا تھا۔ پرورزدہ شُدہ بُود۔ وُہ پالا گیا تھا +

ماضی اِستمراری ماضی مُطلق کے اوّل لفظ مے یا ہمے لگانے

سے بنتا ہے۔ جیسے مے پروَرد یا ہمے پروَرد اَور مے پروَردہ شُد یا ہمے پروَردہ شُد +

فائدہ۔ لفظ مے اَور ہمے مجہُول میں سرِ کلمہ بھی لانا دُرُست ہے۔ اَور شُد کے اُوپر بھی۔ جیسے مے پروَردہ شُد کو پروَردہ مے شُد بھی کہتے ہیں + کبھی ماضی اِستمراری کے آخر یاے مجہُول بھی زیادہ کرتے ہیں۔ اَور کہتے ہیں۔ مے پروَردے +

ماضی شکیّہ ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر ہاے مُختفی اَور لفظِ باشد زیادہ کرنے سے بناتے ہیں۔ جیسے پروَردہ باشد۔ پروَردہ شُدہ باشد +

ماضی تمنّی ماضی مُطلق کے آخر یاے مجہُول زیادہ کرنے سے بنایا جاتا ہے۔ جیسے پروَردے۔ پروَردہ شُدے +

فائدہ۔ تمنّی کے معنی آرزُو کے ہیں۔ اگر یہ ماضی اگر کے معنی کے بعد واقع ہو۔ تو معنی آرزُو کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے زَید اگر پروَردے۔ چہ شُدے۔ زَید اگر پالتا۔ تو کیا ہوتا۔ جب اگر کے بعد واقع نہ ہو۔ تو ماضی اِستمراری کے معنی پائے جائینگے۔ یہ بات مُحاورے میں ظاہر ہے۔ اِس ماضی کے صِرف تین صِیغے ہوتے ہیں +

ماضی معطُوفہ بنانے کے لئے ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر اَور ہاے مُختفی لگا کر اُس کے بعد ایک اَور ماضی مُطلق معرُوف کا صِیغۂ واحِد غائب بیان کرتے ہیں۔ گویا یہ ہاے مُختفی واوِ عطف کے معنی میں ہے۔ جیسے پروَردہ رفت۔ ترجمہ اِس کا پال کر گیا۔ یعنی پالا اَور گیا +

اِس ماضی کی گردان نہیں۔ سِوا اِس کے اَور ماضیوں کی چار چار گردانیں ہَیں۔ پہلی گردان اِثبات معرُوف کی۔ دُوسری نفی معرُوف کی۔ تیسری اِثبات مجہُول کی۔ چوتھی نفی مجہُول کی +

ہر ایک گردان میں سِوا ماضی تمنّی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہَیں + پہلا صیغہ واحِد غائب کا۔ علامت واحِد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں۔ مگر اِس صیغے میں او پوشیدہ ہَے۔ جِس کے معنی وُہ یا اُس نے ہَے۔ جَیسے رفت۔ وُہ گیا۔ پرورد۔ اُس نے پالا + دُوسرا صیغہ جمع غائب کا ہَے۔ علامت اُس کی ند ہَے۔ جَیسے پروردند۔ اُنھوں نے پالا + تیسرا صیغہ واحِد حاضر کا۔ علامت اُس کی ی معرُوف ہَے۔ جَیسے پروردی۔ تُو نے پالا + چوتھا صیغہ جمع حاضر کا۔ علامت اُس کی ید بیاءِ مجہُول ہَے۔ جَیسے پروردید۔ تُم نے پالا + پانچواں صیغہ واحِد مُتکلِّم کا۔ علامت اُس کی م ہَے۔ جَیسے پروردم۔ مَیں نے پالا + چھٹا صیغہ جمع مُتکلِّم کا۔ علامت اُس کی یم بیاءِ مجہُول ہَے۔ جَیسے پروردیم۔ ہم نے پالا + تُم نے ہر ایک قِسم کی ماضی کا صیغۂ واحِد غائب بنانا سمجھ لیا ہَے۔ باقی صیغے بنانے کے لِئے ہر صیغے کی علامتیں سوائے ماضی شکّیہ اَور تمنّی کے ہر واحِد غائب کے آخر میں لگا دو +

جب یہ علامتوں کے کلِمے کِسی صیغے سے مُتّصِل ہوتے ہَیں۔ تو اگر اِس صیغے کے آخر ہاءِ مختفی ہو۔ تو الف زیادہ کرتے ہَیں۔ جَیسے پرورده۔ پرورده اند۔ پرورده‌ٔ۔ پرورده اید۔ پرورده ام۔

پروردہ ایم - ورنہ نہیں +

یاد رہے - کہ فارسی کا رسم خط یہ ہے - کہ اگر کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو - اور ی علامت واحد حاضر کی اُس کے ساتھ لگائیں - تو حرف ی نہیں لکھتے - ایک ہمزہ ہائے مختفی پر رکھ کر ای پڑھتے ہیں - جیسے پروردۂ - اگر ماضی کے پہلے الف ہو - تو ب زائد یا نون نفی اُس پر لانے کے وقت وہ الف ی سے بدل جاتا ہے - جیسے افگند - افگندہ است سے بیفگند - نیفگندہ است - اگر یہ الف ممدودہ ہو - تو ایک الف کو ی سے بدل لیتے ہیں - اور دوسرا قائم رہتا ہے - جیسے آموخت سے بیاموخت +

فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے - جب لفظ خواہد ماضی مطلق کے اوپر لاؤگے - فعل مستقبل بن جائیگا - جیسے پرورد سے خواہد پرورد +

فائدہ - مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا مسلّم رہتا ہے - اور علامتوں کے کلمے خواہد کی دال دور کرکے آخر میں لگاتے ہیں - جیسے خواہد پرورد - خواہند پرورد - خواہی پرورد - خواہید پرورد - خواہم پرورد - خواہیم پرورد +

مبتدی کے یاد کرنے کے واسطے یہ قاعدے نظم میں لکھے جاتے ہیں +

نظم

فارسی مصدر سے فارسی فعلوں کے بنانے کے قاعدے

فارسی مصدر کا جانو یہ نشاں
آخر اُس کے تن ہے یا دن میری جاں

فارسی مصدر سے پہلے تُو بنا
ماضیِ مطلق میں دیتا ہوں بتا
آخرِ مصدر سے نُوں کو تُو اُٹھا
نُون کے ماقبل کی حرکت مٹا
ماضیِ مطلق کا پایا جب کہ ڈھب
پھر اُسی سے تُو بنا افعال سب
آخر اُس کے س ت لا اے حبیب
یا فقط ہ تا کہ ہو ماضی قریب
بُود لا آخر کو پڑھ ماضی بعید
شکیّہ ہوتی ہے باشد سے پدید
ماضی اِستمراری اب لے تُو بنا
مے کو اُس پر یا ہمے اُس پر تُو لا
یائے مجہول اُس کے آخر تُو لگا
صیغۂ ماضی تمنّی کو بنا
خواہد اُس پر لا کے مستقبل بنا
اُس کو ثابت رکھ تُو خواہد کو پھرا

نامِ گردان	واحد غائب	جمع غائب
اِثبات فعل ماضی مُطلق معرُوف	پرورد	پروردند
ترجمہ	اُس نے پالا	اُنھوں نے پالا
نفی فعل ماضی مُطلق معرُوف	نہ پرورد	نہ پروردند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا	اُنھوں نے نہ پالا
اِثبات فعل ماضی مُطلق مجہُول	پرورده شُد	پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ پالا گیا	وُہ پالے گئے
نفی فعل ماضی مُطلق مجہُول	نہ پرورده شُد	نہ پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ نہ پالا گیا	وُہ نہ پالے گئے
اِثبات فعل ماضی قریب معرُوف	پرورده است	پرورده استند
	پرورده	پرورده اند
ترجمہ	اُس نے پالا ہے	اُنھوں نے پالا ہے
نفی فعل ماضی قریب معرُوف	نہ پرورده است	نہ پرورده استند
	نہ پرورده	نہ پرورده اند
ترجمہ	اُس نے نہیں پالا ہے	اُنھوں نے نہیں پالا ہے
اِثبات فعل ماضی قریب مجہُول	پرورده شُده است	پرورده شُده استند
	پرورده شُده	پرورده شُده اند
ترجمہ	وُہ پالا گیا ہے	وُہ پالے گئے ہیں

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر
پرورد یم	پروردم	پرورد ید	پروردی
ہم نے پالا	مَیں نے پالا	تُم نے پالا	تُو نے پالا
نہ پرورد یم	نہ پروردم	نہ پرورد ید	نہ پروردی
ہم نے نہ پالا	مَیں نے نہ پالا	تُم نے نہ پالا	تُو نے نہ پالا
پرورده شُدیم	پرورده شُدم	پرورده شُدید	پرورده شُدی
ہم پالے گئے	مَیں پالا گیا	تُم پالے گئے	تُو پالا گیا
نہ پرورده شُدیم	نہ پرورده شُدم	نہ پرورده شُدید	نہ پرورده شُدی
ہم نہ پالے گئے	مَیں نہ پالا گیا	تُم نہ پالے گئے	تُو نہ پالا گیا
پروردشتیم	پروردشتم	پروردشتید	پروردشتی
پرورده ایم	پرورده ام	پرورده اید	پروردۂ
ہم نے پالا ہے	مَیں نے پالا ہے	تُم نے پالا ہے	تُو نے پالا ہے
نہ پروردشتیم	نہ پروردشتم	نہ پروردشتید	نہ پروردشتی
نہ پرورده ایم	نہ پرورده ام	نہ پرورده اید	نہ پروردۂ
ہم نے نہیں پالا ہے	مَیں نے نہیں پالا ہے	تُم نے نہیں پالا ہے	تُو نے نہیں پالا ہے
پرورده شُدشتیم	پرورده شُدشتم	پرورده شُدشتید	پرورده شُدشتی
پرورده شُده ایم	پرورده شُده ام	پرورده شُده اید	پرورده شُدۂ
ہم پالے گئے ہَیں	مَیں پالا گیا ہُوں	تُم پالے گئے ہو	تُو پالا گیا ہے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
نفی فعل ماضی قریب مجہول	نہ پروردہ شدہ است	نہ پروردہ شدستند
	نہ پروردہ شدہ	نہ پروردہ شدہ اند
ترجمہ	وہ نہیں پالا گیا ہے	وہ نہیں پالے گئے ہیں
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پروردہ بود	پروردہ بودند
ترجمہ	اُس نے پالا تھا	اُنھوں نے پالا تھا
نفی فعل ماضی بعید معروف	نہ پروردہ بود	نہ پروردہ بودند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا تھا	اُنھوں نے نہ پالا تھا
اثبات فعل ماضی بعید مجہول	پروردہ شدہ بود	پروردہ شدہ بودند
ترجمہ	وہ پالا گیا تھا	وہ پالے گئے تھے
نفی فعل ماضی بعید مجہول	نہ پروردہ شدہ بود	نہ پروردہ شدہ بودند
ترجمہ	وہ نہیں پالا گیا تھا	وہ نہیں پالے گئے تھے
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	مے پرورد	مے پروردند
	ہمے پرورد	ہمے پروردند
ترجمہ	وہ پالتا تھا	وہ پالتے تھے
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمے پرورد	نمے پروردند
ترجمہ	وہ نہیں پالتا تھا	وہ نہیں پالتے تھے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
نہ پروردہ شُدستی	نہ پروردہ شُدستید	نہ پروردہ شُدستم	نہ پروردہ شُدستیم
نہ پروردہ شُدۂ	نہ پروردہ شُدہ اید	نہ پروردہ شُدہ ام	نہ پروردہ شُدہ ایم
تُو نہیں پالا گیا ہے	تُم نہیں پالے گئے ہو	مَیں نہیں پالا گیا ہُوں	ہم نہیں پالے گئے ہیں
پروردہ بُودی	پروردہ بُودید	پروردہ بُودم	پروردہ بُودیم
تُو نے پالا تھا	تُم نے پالا تھا	مَیں نے پالا تھا	ہم نے پالا تھا
نہ پروردہ بُودی	نہ پروردہ بُودید	نہ پروردہ بُودم	نہ پروردہ بُودیم
تُو نے نہ پالا تھا	تُم نے نہ پالا تھا	مَیں نے نہ پالا تھا	ہم نے نہ پالا تھا
پروردہ شُدہ بُودی	پروردہ شُدہ بُودید	پروردہ شُدہ بُودم	پروردہ شُدہ بُودیم
تُو پالا گیا تھا	تُم پالے گئے تھے	مَیں پالا گیا تھا	ہم پالے گئے تھے
نہ پروردہ شُدہ بُودی	نہ پروردہ شُدہ بُودید	نہ پروردہ شُدہ بُودم	نہ پروردہ شُدہ بُودیم
تُو نہیں پالا گیا تھا	تُم نہیں پالے گئے تھے	مَیں نہیں پالا گیا تھا	ہم نہیں پالے گئے تھے
مے پروردی	مے پروردید	مے پروردم	مے پروردیم
ہمے پروردی	ہمے پروردید	ہمے پروردم	ہمے پروردیم
تُو پالتا تھا	تُم پالتے تھے	مَیں پالتا تھا	ہم پالتے تھے
نمے پروردی	نمے پروردید	نمے پروردم	نمے پروردیم
تُو نہیں پالتا تھا	تُم نہیں پالتے تھے	مَیں نہیں پالتا تھا	ہم نہیں پالتے تھے

نامِ گردان	واحد غائب	جمع غائب
اِثباتِ فعل ماضی اِستمراری مجہول	پرورده مے شُد	پرورده مے شُدند
	مے پرورده شُد	مے پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ پالا جاتا تھا	وُہ پالے جاتے تھے
نفیِ فعل ماضی اِستمراری مجہول	نہ پرورده مے شُد	نہ پرورده مے شُدند
	نمے پرورده شُد	نمے پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ نہیں پالا جاتا تھا	وُہ نہیں پالے جاتے تھے
اِثباتِ فعل ماضی شکیّہ معروف	پرورده باشد	پرورده باشند
ترجمہ	اُس نے پالا ہوگا	اُنھوں نے پالا ہوگا
نفیِ فعل ماضی شکیّہ معروف	نہ پرورده باشد	نہ پرورده باشند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا ہوگا	اُنھوں نے نہ پالا ہوگا
اِثباتِ فعل ماضی شکیّہ مجہول	پرورده شُده باشد	پرورده شُده باشند
ترجمہ	وُہ پالا گیا ہوگا	وُہ پالے گئے ہونگے
نفیِ فعل ماضی شکیّہ مجہول	نہ پرورده شُده باشد	نہ پرورده شُده باشند
ترجمہ	وُہ نہ پالا گیا ہوگا	وُہ نہ پالے گئے ہونگے
اِثباتِ فعل ماضی تمنّی معروف	پروردے	پروردندے
ترجمہ	وُہ پالتا	وُہ پالتے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
پروردہ مے شُدی	پروردہ مے شُدید	پروردہ مے شُدم	پروردہ مے شُدیم
مے پروردہ شُدی	مے پروردہ شُدید	مے پروردہ شُدم	مے پروردہ شُدیم
تُو پالا جاتا تھا	تُم پالے جاتے تھے	مَیں پالا جاتا تھا	ہم پالے جاتے تھے
نہ پروردہ مے شُدی	نہ پروردہ مے شُدید	نہ پروردہ مے شُدم	نہ پروردہ مے شُدیم
نمے پروردہ شُدی	نمے پروردہ شُدید	نمے پروردہ شُدم	نمے پروردہ شُدیم
تُو نہیں پالا جاتا تھا	تُم نہیں پالے جاتے تھے	مَیں نہیں پالا جاتا تھا	ہم نہیں پالے جاتے تھے
پروردہ باشی	پروردہ باشید	پروردہ باشم	پروردہ باشیم
تُو نے پالا ہوگا	تُم نے پالا ہوگا	مَیں نے پالا ہوگا	ہم نے پالا ہوگا
نہ پروردہ باشی	نہ پروردہ باشید	نہ پروردہ باشم	نہ پروردہ باشیم
تُو نے نہ پالا ہوگا	تُم نے نہ پالا ہوگا	مَیں نے نہ پالا ہوگا	ہم نے نہ پالا ہوگا
پروردہ شُدہ باشی	پروردہ شُدہ باشید	پروردہ شُدہ باشم	پروردہ شُدہ باشیم
تُو پالا گیا ہوگا	تُم پالے گئے ہوگے	مَیں پالا گیا ہُونگا	ہم پالے گئے ہونگے
نہ پروردہ شُدہ باشی	نہ پروردہ شُدہ باشید	نہ پروردہ شُدہ باشم	نہ پروردہ شُدہ باشیم
تُو نہ پالا گیا ہوگا	تُم نہ پالے گئے ہوگے	مَیں نہ پالا گیا ہُونگا	ہم نہ پالے گئے ہونگے
		پروردمے	
		مَیں پالتا	

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
نفی فعل ماضی تمنّی معروف	نہ پروردے	نہ پروردندے
ترجمہ	وہ نہ پالتا	وہ نہ پالتے
اثبات فعل ماضی تمنّی مجہول	پرورده شدے	پرورده شدندے
ترجمہ	وہ پالا جاتا	وہ پالے جاتے
نفی فعل ماضی تمنّی مجہول	نہ پرورده شدے	نہ پرورده شدندے
	پرورده نہ شدے	پرورده نہ شدندے
ترجمہ	وہ نہ پالا جاتا	وہ نہ پالے جاتے
اثبات فعل مستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد
ترجمہ	وہ پالیگا	وہ پالینگے
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد
ترجمہ	وہ نہ پالیگا	وہ نہ پالینگے
اثبات فعل مستقبل مجہول	پرورده خواہد شد	پرورده خواہند شد
ترجمہ	وہ پالا جائیگا	وہ پالے جائینگے
نفی فعل مستقبل مجہول	نہ پرورده خواہد شد	نہ پرورده خواہند شد
ترجمہ	وہ نہیں پالا جائیگا	وہ نہیں پالے جائینگے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
		نہ پروردمے	
		مَیں نہ پالتا	
		پرورده شُدمے	
		مَیں پالا جاتا	
		نہ پرورده شُدمے	
		پرورده نہ شُدمے	
		مَیں نہ پالا جاتا	
خواہی پرورد	خواہید پرورد	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
تُو پالیگا	تُم پالوگے	مَیں پالُونگا	ہم پالینگے
نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
تُو نہ پالیگا	تُم نہ پالوگے	مَیں نہ پالُونگا	ہم نہ پالینگے
پرورده خواہی شُد	پرورده خواہید شُد	پرورده خواہم شُد	پرورده خواہیم شُد
تُو پالا جائیگا	تُم پالے جاؤگے	مَیں پالا جاؤنگا	ہم پالے جائینگے
نہ پرورده خواہی شُد	نہ پرورده خواہید شُد	نہ پرورده خواہم شُد	نہ پرورده خواہیم شُد
تُو نہیں پالا جائیگا	تُم نہیں پالے جاؤگے	مَیں نہیں پالا جاؤنگا	ہم نہیں پالے جائینگے

فعلِ مُضارِع وُہ فعل ہے۔جو زمانۂ حال اَور مُستقبل دونو کو ظاہر کرتا ہے۔تُم نے مفتاحُ الصرّف میں پڑھا ہے۔ کہ یہ فعل مصدر سے بنایا جاتا ہے۔یعنی مصدر کی علامت دُور کرکے جو لفظ باقی رہتا ہے۔اُس کے آخری حرف کو کبھی ایک حرف سے کبھی دو حرفوں سے بدل کر اَور کبھی اِس لفظ کے آخر میں دالِ ساکن لگا کر اَور کبھی اُس کے آخری حرف کو حذف کرکے مُضارِع بناتے ہَیں۔ بعض شخص اِس فعل کو ماضی مُطلق سے بناتے ہَیں۔ اصل میں بات ایک ہی ہے۔کیونکہ مُضارِع بنانے کے وقت وُہ ماضی کے آخر کا حرف بھی دُور کر دیتے ہَیں۔ مصدر سے مُضارِع بنانے کے کئی قاعدے ہَیں۔سب سے آسان قاعدہ یہ ہے۔کہ مصدر کی علامت دُور کرکے جو لفظ باقی رہے۔ اُس کے بعد مُضارِع کا جو صیغہ بنانا ہو۔اُس کی علامت لگادو۔ جیسے کندن سے کند۔جس علامت کے سرے پر یایِ تحتانی ہو۔ اُس کے ماقبل کو کسرہ دیتے ہَیں۔اَور جس علامت کے سرے پر یایِ تحتانی نہ ہو۔اُس کا ماقبل مفتوح کرتے ہَیں۔علامت کے حروف اَور فتحہ اَور کسرے کا مقام اِس جدول سے دریافت کرو +

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
حروفِ علامت	د دالِ مُہملہ ساکن	ند نُونِ ساکن و دالِ مُہملہ مَوقُوف	ی یائے تحتانی معرُوف	ید یائے مجہُول و دالِ مَوقُوف	م میم ساکن	یم یائے مجہُول و میم مَوقُوف
حرکتِ ماقبل حرفِ علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثالِ ہریک	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم

جب مصدر کی علامت دُور کرتے ہیں - تو جو لفظ باقی رہتا ہے - اُس کا آخری حرف اِن گیارہ حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے - جو اِس فقرے شرفم از سخُن وَے میں جمع ہیں - اور وُہ حرف مُضارِع واحد غائب بناتے وقت کبھی ایک حرف سے بدلتا ہے - جیسے آمدن سے آید - دادن سے دِہد - اور کبھی دو حرفوں سے - جیسے خُفتن سے خُسپد - نوِشتن سے نوِیسد - اور کبھی اُس کے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں - جیسے چیدن سے چیند - اور کبھی اُس کے آخری حرف کو حرکت دے کر مُسلّم رکھتے ہیں - جیسے کندن سے کند اور کبھی حذف کرتے ہیں - جیسے خموشیدن سے خموشد - حرفوں کے بدلنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مُسلّم رکھنے کا اور حذف کرنے کا کوئی قاعدہ کُلّیّہ نہیں - اِسی سبب سے

مُضارِع بنانا مُبتدی کو دُشوار ہے - اَور سِوا اِس کے
بعض مصدروں کا مُضارِع آتا ہی نہیں - جیسے آغشتن +
اِن حرفوں کے بدل جانے اَور اَور تغیّرات کی مثالیں اِس
جدول سے دریافت کرو - جدول یہ ہے +

وُہ حرف جو علامتِ مصدر کے اوّل ہوتا ہے -	وُہ حرف یا حُرُوف جن کے ساتھ مصدر کی علامت دُور کرنے کے بعد لفظ کا آخری حرف بدلتا ہے -	مصدر	صیغۂ مُضارِع
ش مُعجمہ	ر مُہملہ و د مُہملہ	گشتن	گردد
	ی و س مُہملہ	نوِشتن	نوِیسد
	ل	ہِشتن	ہِلد
	مُسلّم بعدِ تحریک	کُشتن	کُشد
ر مُہملہ	ن	کردن	کُند
	مُسلّم بعدِ تحریک	بُردن - خُوردن	برد - خُورد

ن	ب مُوحّدہ	کوفتن	کوبد
	ی مع قلبِ مکانی	گرفتن	گیرد
	و	رفتن	روَد
	رو ب مُوحّدہ	رُفتن	روبد
	و و ی	گُفتن	گوید
	س و پ	خُفتن	خُسپد
م	ی	آمدن	آید
ا	ہ	دادن	دہد
	محذُوف	نہادن-فتادن	نہد-فتد
ز مُعجمہ	زیادتی نُون	زدن	زند
س	ہ	رُستن	رہد
	و و ی	شُستن	شوید
	یاے تحتانی	آراستن	آراید
	ن	شکستن	شکند
	ن و د مُہملہ	بستن - پیوستن	بندد-پیوندد
	ز مُعجمہ	برخاستن	برخیزد
	ل	گسستن	گسلد

	ز مُعجمہ	افروختن۔ سُوختن	افروزد۔ سُوزد
خ	س مُہملہ	شناختن	شناسد
	ش مُعجمہ	فروختن	فروشد
ن	مُسلّم بعدِ تحریک	راندن	راند
	ا و ی	فرمُودن	فرماید
و	مُسلّم بعدِ تحریک	بُودن	بُوَد
	ا و ش مُعجمہ	بُودن	باشد
ی	مُسلّم بعدِ تحریک	رسیدن	رسد
	مَحذُوف	کشیدن	کشد

چُونکہ مُضارع کا بنانا طالبِ علم کے واسطے مُشکل ہے۔ اِس واسطے چند مصادرِ مُفرد مُرکّب مع اُن کے مُضارع کے لکھے جاتے ہیں +

مصدر	معنیٔ مصدر	مُضارع	مصدر	معنیٔ مصدر	مُضارع
آسائیدن	آرام پانا	آساید	آمُودن آمائیدن	بھرنا سنوارنا	آماید
آشوبیدن آشُفتن	پریشان ہونا پریشان کرنا	آشوبد	انباشتن	پاٹنا	انبارد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	آہیختن	کھینچنا	آہیزد

مصدر	معنئ مصدر	مضارع
بوئیدن	سونگھنا	بوید
پالیدن	صاف کرنا	پالد
پاریدن	اُڑنا پھاڑنا ٹکڑے ہونا	پارد
پالودن پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید
پوئیدن	دوڑنا	پوید
تفتیدن	تپنا	تفتد
تازیدن	دوڑنا دوڑانا	تازد
تراویدن	ٹپکنا	تراود
چریدن	چرنا	چرد
چلیدن	چلنا	چلد
چمیدن	ٹہلنا	چمد

مصدر	معنئ مصدر	مضارع
خوشیدن	سوکھنا	خوشد
خیسیدن	بھیگنا	خیسد
رخیدن	ٹیڑھا ہونا	رخید
درآئیدن	آواز کرنا	درآید
درفشیدن	چمکنا	درفشد
درلیدن	دلنا	دلد
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
ربدن	ہگنا	ریَد یا رِیند
ریشتن	ہگنا	ریسد
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
سُرفیدن	کھانسنا	سُرفد
سُنبیدن	سوراخ کرنا	سُنبد
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشد
شکوخیدن	پھسلنا گھوڑے کا گر پڑنا	شکوخد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
غرّیدن	شور کرنا	غرّد
فاژیدن	جمائی لینا	فاژد
فلخیدن فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد
کاریدن	بونا	کارد
گنجیدن	سمانا	گنجد
ہشتن ہلیدن	چھوڑنا	ہلد
ہاژیدن	دیکھنا رونا	ہاژد
یارستن	طاقت رکھنا	یارد
آستین افشاندن	آفریں کرنا رد کرنا	آستین افشاند
آش پختن	تدبیر کرنا	آش پزد
در افتادن	بحث کرنا	در افتد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
در برآوردن	بند کرنا	در بر آورد
بازی خوردن	فریب کھانا	بازی خورد
بار افگندن	فروکش ہونا	بار افگند
بجان آمدن	عاجز ہونا	بجان آید
برسر آمدن	غالب ہونا	بر سر آید
بار بستن اور بنہ بستن	سفر کرنا	بار بندد اور بنہ بندد
پوست کندن	عیب بیان کرنا	پوست کند
پہلو نہادن	لیٹنا	پہلو نہد
تن زدن	چپ ہونا	تن زند
حرف زدن	بولنا	حرف زند
خط کشیدن	محو کرنا رکھنا	خط کشد
در خوردن	رلنا	در خورد
در گرفتن	اثر کرنا موافق آنا	در گیرد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع	مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
دست شُستن	نا اُمید ہونا	دست شوید	علم شُدن	ظاہر ہونا	علم شود
دست دادن	مُیسّر ہونا	دست دہد	قطرہ زدن	جلدی کرنا	قطرہ زند
دست یافتن	غالب ہونا	دست یابد	اِشپردن	پامال کرنا	اِشپرد
رخت افگندن	اُترنا ٹھہرنا	رخت افگند	افسائیدن	منتر پڑھنا	افساید
رُو ساختن	شرمندہ ہونا	رُو سازد	اَو باردن اَو باریدن	بغیر چبانے کے نگل جانا	اَوبارد
رُو فگندن	عاجزی کرنا	رُو فگند	سپوختن	زور سے داخل کرنا اور نکالنا	سپوزد
زباں دادن	وعدہ دینا	زباں دہد	مانستن	مانند ہونا	ماند
سر کردن	شُروع کرنا	سر کند	موئیدن	نوحہ کرنا	موید
طرف گرفتن	حمایت کرنا	طرف گیرد	یازیدن	ہلنا قصد کرنا	یازد
طرح انداختن	بُنیاد ڈالنا	طرح اندازد			

مُضارع مجہول بنانے کا آسان قاعدہ یہ ہے۔ کہ جس مصدر سے مُضارع مجہول بنانا ہو۔ اُس کے ماضی مُطلق کے بعد ہائے لگا کر شُدن مصدر کے مُضارع کا وُہی صیغہ جو بنانا مطلوب ہے۔ لگا دو۔ جیسے پروردن مصدر سے مُضارع مجہول

کے صیغے یہ ہونگے - پژوژدہ شوَد - پژوژدہ شوَند- پژوژدہ شوی - پژوژدہ شوید - پژوژدہ شوَم - پژوژدہ شویم - گردانیں آگے لکھی جائینگی +

فائدہ - جس طرح باے موحّدہ زائد ماضی پر آتی ہے - اُسی طرح اور اُنھی حرکتوں سے مُضارع پر بھی آتی ہے - جیسے بپژورد - بپچیند - بگوید +

فعلِ حال بنانا چاہو - تو فعلِ مُضارع کے اُوپر لفظ مے یا ہمے زیادہ کرو - جیسے مے پژورد فعل حال معرُوف ہے اور اگر فعل حال مجہُول بنانا چاہو - تو مُضارع مجہُول کے پہلے لفظ مے یا ہمے لگا دو - جیسے مے پژوژدہ شوَد یا پژوژدہ مے شوَد +

امرِ حاضر مُضارع حاضر سے بنتا ہے - جب مُضارع حاضر سے آخر کا حرف اور اُس کے ماقبل کی حرکت دُور کروگے - تو امرِ حاضر بن جائیگا - جیسے پژوری - بپژوری اور پژوژدہ شوی سے پژور - بپژور اور پژوژدہ شو +

اِسی طرح سے زِئی اور بزِئی سے زی - بزی +

فعلِ امر کے صرف دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے اکثر اِستعمال میں آتے ہیں - بعض اَوقات غائب پر بھی حکم کیا جاتا ہے - اُس وقت مُضارع واحد غائب کے صیغے پر لفظ ب زیادہ کیا جاتا ہے - جیسے بِرَوَد اور بِرَوَند - کبھی کبھی باید کہ - لازم کہ - مُناسب کہ مُضارع مُثبت کے صیغوں پر لگا کر فعلِ امر بنا لیا کرتے ہیں - جیسے باید کہ رَوَد اور لازم کہ داند +

فعلِ نہی ۔ اِس فعل کے بھی عموماً دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے مستعمل ہیں ۔ یہ امر سے بنتا ہے ۔ معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے اِس طرح کہ فعلِ امر واحد حاضر پر میم مفتوح نہی کا لگا دیتے ہیں ۔ جیسے مپرور اور مپرورید اور پرورده مشو اور پرورده مشوید ۔ نہی واحد غائب اور جمع غائب بعینہٖ فعلِ مضارع معروف اور مجہول نفی کے صیغے ہوتے ہیں ۔ بعض وقت فعلِ مضارع منفی پر باید کہ ۔ لازم کہ اور مناسب کہ لگا کر نہی بنا لیا کرتے ہیں +

جدولِ گردانہائے فعلِ مضارع و فعلِ حال و امر و نہی

نامِ گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثباتِ فعلِ مضارع معروف	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم
	بپرورد	بپرورند	بپروری	بپرورید	بپرورم	بپروریم
ترجمہ	وہ پالے	وہ پالیں	تو پالے	تم پالو	میں پالوں	ہم پالیں
نفیِ فعلِ مضارع معروف	نہ پرورد	نہ پرورند	نہ پروری	نہ پرورید	نہ پرورم	نہ پروریم
ترجمہ	وہ نہ پالے	وہ نہ پالیں	تو نہ پالے	تم نہ پالو	میں نہ پالوں	ہم نہ پالیں
اثباتِ فعلِ مضارع مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	وہ پالا جائے	وہ پالے جائیں	تو پالا جائے	تم پالے جاؤ	میں پالا جاؤں	ہم پالے جائیں
نفیِ فعلِ مضارع مجہول	نہ پرورده شود پرورده نہ شود	نہ پرورده شوند	نہ پرورده شوی	نہ پرورده شوید	نہ پرورده شوم	نہ پرورده شویم
ترجمہ	وہ نہ پالا جائے	وہ نہ پالے جائیں	تو نہ پالا جائے	تم نہ پالے جاؤ	میں نہ پالا جاؤں	ہم نہ پالے جائیں

اِثباتِ فعلِ حال معروف	مے پرورد	مے پرورند	مے پروری	مے پروَرید	مے پرورم	مے پروریم
	ہمے پرورد	ہمے پرورند	ہمے پروری	ہمے پروَرید	ہمے پرورم	ہمے پروریم
ترجمہ	وُہ پالتا ہے	وُہ پالتے ہَیں	تُو پالتا ہے	تُم پالتے ہو	مَیں پالتا ہُوں	ہم پالتے ہَیں
نفیِ فعلِ حال معروف	نمے پرورد	نمے پرورند	نمے پروری	نمے پروَرید	نمے پرورم	نمے پروریم
ترجمہ	وُہ نہیں پالتا ہے	وُہ نہیں پالتے ہَیں	تُو نہیں پالتا ہے	تُم نہیں پالتے ہو	مَیں نہیں پالتا ہُوں	ہم نہیں پالتے ہَیں
اِثباتِ فعلِ حال مجہُول	پروَردہ مے شوَد	پروَردہ مے شوَند	پروَردہ مے شوی	پروَردہ مے شوید	پروَردہ مے شوم	پروَردہ مے شویم
ترجمہ	وُہ پالا جاتا ہے	وُہ پالے جاتے ہَیں	تُو پالا جاتا ہے	تُم پالے جاتے ہو	مَیں پالا جاتا ہُوں	ہم پالے جاتے ہَیں
نفیِ حالِ مجہُول	پروَردہ نمے شوَد	پروَردہ نمے شوَند	پروَردہ نمے شوی	پروَردہ نمے شوید	پروَردہ نمے شوم	پروَردہ نمے شویم
ترجمہ	وُہ نہیں پالا جاتا ہے	وُہ نہیں پالے جاتے ہَیں	تُو نہیں پالا جاتا ہے	تُم نہیں پالے جاتے ہو	مَیں نہیں پالا جاتا ہُوں	ہم نہیں پالے جاتے ہَیں

نامِ گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعلِ امر حاضر معروف	پرور - بپرور	پرورید - بپرورید		
ترجمہ	تُو پال	تُم پالو		
فعلِ امر حاضر مجہول	پرورده شو	پرورده شوید		
ترجمہ	تُو پالا جا	تُم پالے جاؤ		
فعلِ امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ پالے	چاہیئے کہ وُہ پالیں	چاہیئے کہ مَیں پالُوں	چاہیئے کہ ہم پالیں
فعلِ امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ پالا جائے	چاہیئے کہ وُہ پالے جائیں	چاہیئے کہ مَیں پالا جاؤُں	چاہیئے کہ ہم پالے جائیں

فعلِ نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید		
	تُو نہ پال	تُم نہ پالو		
فعلِ نہی حاضر مجہول	پرورده مشو	پرورده مشوید		
ترجمہ	تُو نہ پالا جا	تُم نہ پالے جاؤ		
فعلِ نہی غائب معروف	باید کہ نپرورد	باید کہ نپرورند	باید کہ نپرورم	باید کہ نپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالیں
فعلِ نہی غائب مجہول	باید کہ نہ پرورده شوَد	باید کہ نہ پرورده شوَند	باید کہ نہ پرورده شوَم	باید کہ نہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالا جائے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے جائیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالا جاؤُں	چاہیئے کہ ہم نہ پالے جائیں

امرِ اِستمراری ماضی شکیّہ سے بنتا ہے۔جس طرح فعلِ امر مضارع سے بنایا ہے۔اس امر کو بھی اُسی طرح ماضی شکیّہ سے بناؤ۔جیسے پروردہ باشی ماضی شکیّہ حاضر کا صیغہ تھا۔امرِ حاضر اِستمراری پروردہ باش۔جس کے معنی ہیں پالتا رہ بنا۔

نہی اِستمراری کے بنانے کے واسطے امر اِستمراری کے باش کے اُوپر میم مفتوح نہی کا لگاؤ۔جیسے پروردہ مباش۔اس کا ترجمہ تُو نہ پالتا رہ۔کبھی امرِ اِستمراری کے اُوپر لفظ مے بھی آتا ہے۔جیسے مے پروردہ باش۔

نامِ گردان	واحد	جمع	واحد متکلّم	مُتکلّم مع الغیر
فعلِ امر حاضر معرُوف اِستمراری	پروردہ باش مے پروردہ باش	پروردہ باشید مے پروردہ باشید		
ترجمہ	تُو پالتا رہ	تُم پالتے رہو		
فعلِ امر حاضر مجہُول اِستمراری	پروردہ شُدہ باش	پروردہ شُدہ باشید		
ترجمہ	تُو پالا جاتا رہ	تُم پالے جاتے رہو		

نامِ گردان	واحد	جمع	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
فعلِ امر غائب معروف استمراری	باید کہ پروردہ باشد	باید کہ پروردہ باشند	باید کہ پروردہ باشم	باید کہ پروردہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ پالتا رہے	چاہیئے کہ وہ پالتے رہیں	چاہیئے کہ میں پالتا رہوں	چاہیئے کہ ہم پالتے رہیں
فعلِ امر غائب مجہول استمراری	باید کہ پروردہ شدہ باشد	باید کہ پروردہ شدہ باشند	باید کہ پروردہ شدہ باشم	باید کہ پروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ پالا جاتا رہے	چاہیئے کہ وہ پالے جاتے رہیں	چاہیئے کہ میں پالا جاتا رہوں	چاہیئے کہ ہم پالے جاتے رہیں
نہی حاضر معروف استمراری	پروردہ مباش	پروردہ مباشید		
ترجمہ	تو نہ پالتا رہ	تم نہ پالتے رہو		
نہی حاضر مجہول استمراری	پروردہ شدہ مباش	پروردہ شدہ مباشید		
ترجمہ	تو نہ پالا جاتا رہ	تم نہ پالے جاتے رہو		
نہی غائب معروف[1] استمراری	باید کہ نہ پروردہ باشد	باید کہ نہ پروردہ باشند	باید کہ نہ پروردہ باشم	باید کہ نہ پروردہ باشیم

[1] ترجمہ صفحہ ۵۶ پر دیکھو۔

نام گردان		واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
[illegible]	ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالتا رہے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالتے رہیں
نہی غائب مجہول اِستمراری		باید کہ نہ پرورده شُده باشد	باید کہ نہ پرورده شُده باشند	باید کہ نہ پرورده شُده باشم	باید کہ نہ پرورده شُده باشیم
ترجمہ		چاہیئے کہ وُہ نہ پالا جاتا رہے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے جاتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالا جاتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالے جاتے رہیں

اسمائے مُشتق

تُم اِن کی تعریف پڑھ چُکے ہو۔ یہ وُہ کلمے ہَیں۔ جو اِسم مصدر سے بنتے ہَیں۔ اَور اُس کے معنی اَور مادہ اُن میں موجُود ہوتا ہے۔ مگر زمانے کا تعلّق یا لگاؤ بالکُل نہیں ہوتا۔ اِن کی قسمیں یہ ہَیں۔ (۱) اِسمِ فاعل۔ (۲) اِسم مفعُول۔ (۳) اِسم حاصِل مصدر۔ (۴) اِسم حالیہّ۔ بعض وقت اِسم ظرف اَور اِسم آلہ بھی اسمائے مُشتق ہوتے ہَیں +

اِسمِ فاعل وُہ اِسمِ مُشتق ہے۔ جو اُس ذات پر دلالت کرے۔ جس سے فعل صادِر ہو یا جس میں قائم ہو۔ جَیسے روِندہ۔ میرندہ۔ اِس کے بنانے کا طریق یہ ہے۔ کہ امر واحِد حاضر کے آخر حرف کو مکسُور کرکے لفظ ندہ آخر میں لگاتے ہَیں۔ اَور امرِ واحد حاضر پر اگر ب ہو۔ تو گرا دیتے ہَیں۔ جَیسے پرور سے پروِرندہ۔ کُن

سے کُنندہ - اگر امر کے آخر میں الف یا واو ہو - تو کبھی ندہ لگانے سے پہلے ایک ی زیادہ کی جاتی ہے - جیسے گو سے گویندہ - فرما سے فرمایندہ +

جو اِسمِ فاعل لفظ ندہ کے لگانے سے بنتا ہے - اُس کو اِسمِ فاعل قیاسی کہتے ہیں - اِسمِ فاعل اور طرح سے بھی بناتے ہیں - اُس کو اِسمِ فاعل سماعی کہتے ہیں - اُس کے بنانے کا طریق یہ ہے +

۱ - ایک اِسم اور امر مل کر - جیسے کار کُن - دستگیر +

۲ - امر حاضر کے بعد الف لگانے سے - جیسے دانا - بینا +

۳ - اِسم کے بعد گار - گر - مند - ور - گیں - ناک - بان - چی علامتوں میں سے کسی ایک کے لگانے سے - جیسے خدمتگار - آہن گر - خردمند - تاجور - اندوہ گیں - دزد ناک - فیلبان - توپچی +

اِسمِ فاعل کے دو صیغے ہوتے ہیں - ایک واحِد - دُوسرا جمع - اِسمِ فاعل کی جمع بنانے کے لئے واحد کی ہ کو گاف سے بدل کر اں علامت جمع کی زیادہ کرتے ہیں - جیسے روِندہ سے روِندگاں +

فارسی میں عربی زبان کا اِسمِ فاعل بھی اِستعمال کرتے ہیں - اُس کا وزن فاعل کا ہوتا ہے - جیسے حاکم - عادِل - کامل وغیرہ +

اِسمِ مفعُول وُہ اِسمِ مُشتق ہے - جو اُس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو - جیسے کردہ - آمیختہ - اِس کی دو قسمیں ہیں - (۱) اِسمِ مفعُول قیاسی - (۲) اِسمِ مفعُول سماعی +

اِسمِ مفعُول قیاسی ماضی مُطلق کے آخر حرف کو فتح دے کر

ہ لگاتے ہیں۔ جیسے کرد - رفت - دید سے کردہ - رفتہ - دیدہ - اس کے دو صیغے ہوتے ہیں - ایک واحد - دُوسرا جمع - جمع کا صیغہ بنانے کے لئے واحد کے آخر کی ہ کو گاف سے بدل کر ان علامت جمع کی زیادہ کرتے ہیں - جیسے دیدہ سے دیدگاں - رفتہ سے رفتگاں +

اِسم مفعول سماعی اِس طرح بناتے ہیں +

ا - اِسم اور امر کے ملنے سے - جیسے مصلحت آمیز +

۲ - اِسم اور ماضی مُطلق کے ملنے سے - جیسے دشت پُخت +

عربی کا اِسم مفعول بھی فارسی میں مُستعمل ہے - اور وُہ اکثر مفعُول کے وزن پر آتا ہے - جیسے مقتُول - مجروح +

حاصِل مصدر وُہ اِسم مُشتق ہے - جو فعل کا اثر یا اُس کی کیفیت ظاہر کرے - جیسے سوزش - آمیزش وغیرہ - یہ کئی طرح سے بنتا ہے +

ا - امرِ واحد حاضر کے آخری حرف کو مکسور کر کے ش ساکن زیادہ کرتے ہیں - جیسے پرورِش - آفرِینش +

۲ - کبھی امرِ واحد حاضر کا صیغہ ہی حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے - جیسے سُوز اور گُداز +

۳ - کبھی ماضی مُطلق کا صیغۂ واحد غائب حاصِل مصدر کے معنوں میں آتا ہے - جیسے گُفتِ عالم بگوشِ جاں بِشنو +

۴ - کبھی ایک ہی مصدر کے ماضی اور امرِ واحد حاضر کے ملانے سے - جیسے گُفتگُو - جُستجُو +

۵ - کبھی ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد لفظ ار زیادہ

کرتے ہیں۔ جیسے گفتار۔ رفتار +

۶۔کبھی امرِ واحد حاضر کے بعد ہ زیادہ کر دیتے ہیں۔جیسے خندہ گِریہ +

اِسمِ حالیہ وُہ اِسمِ مُشتق ہے۔جو فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کرے۔جیسے زید خنداں مے آمد۔اِس میں خنداں اِسمِ حالیہ ہے۔اِس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔کہ امرِ واحد حاضر کے آخری حرف کو فتحہ دے کر اں زیادہ کرتے ہیں۔جیسے خند سے خنداں۔ رَو سے رواں۔ پرور سے پروراں۔ پالتا ہوا +

بعض وقت اِسمِ ظرف اور اِسمِ آلہ بھی مُشتق آتے ہیں۔ جیسے مردُم خیز۔ قط زن +

فِعلِ لازِم کو مُتعدّی اور مُتعدّی کو مُتعدّی المتعدّی بنانے کا قاعدہ

اگر مصدرِ لازِم کو مُتعدّی بنایا چاہو۔تو مصدرِ لازِم کے امرِ حاضر معروف کے آخر فتحہ دے کر الف اور نُونِ غُنّہ یا الف اور نُون اور یاے معروف زیادہ کرکے دن علامت مصدر کی لگا دو۔مصدرِ مُتعدّی ہو جائیگا۔اور اُس کے سب فعل مُتعدّی ہونگے۔جیسے ترسیدن مصدرِ لازِم تھا اور اُس کا امرِ حاضر معروف ترس۔ اِس کے آخر الف اور نُونِ غُنّہ اور لفظِ دن زیادہ کیا۔ترسانْدن

ہُؤا - اگر الف اور نُون کے بعد یاے معرُوف بھی بڑھائی جائے - تو ترسانیدن ہُؤا - پس ترسانْدن اور ترسانیدن دونو مصدر مُتعدّی ہَیں - جس قدر فعل اِس سے بنائے جائینگے - وُہ مُتعدّی ہونگے +

اِسی طرح فعلِ مُتعدّی کو مُتعدّی المُتعدّی بنا لیتے ہَیں - جیسے خُوردن سے خُورانیدن اور نوشیدن سے نوشانیدن +

بعض فعل لازم یا مُتعدّی ایسے ہوتے ہَیں - کہ اُن کا مُتعدّی اور مُتعدّی المُتعدّی نہیں بن سکتا - ایسے مصدروں کو فعلِ لازم محدُود یا فعلِ مُتعدّی محدُود کہتے ہَیں - جیسے رفتن - دیدن وغیرہ +

بعض مصدر ایسے ہَیں - کہ لازم اور مُتعدّی دونو اِستعمال کئے جاتے ہَیں - جیسے تافتن - آموختن - آمیختن - آویختن - افروختن - افزُودن - افشُردن - انگیختن - بُختن - پوشیدن - پَیوستن - دوختن - راندن - ریختن - سوختن - شکستن - گشادن - گُداختن - گسستن +

فِعل کے فاعل اور مفعُول کی پہچان

واحد حاضر - جمع حاضر اور واحد مُتکلّم اور جمع مُتکلّم کا صیغہ فعل با فاعل ہے - کیونکہ اُن کا فاعل اُن کے ساتھ ہے - حاضر کے دونو صیغوں کا فاعل مُخاطب ہے - جیسے کردی - تُو نے کیا - کردید - تُم نے کیا - لفظ تُو اور تُم فاعل ہیں - اور مُتکلّم کے دونو صیغوں کا فاعل بات کرنے والا ہے - جیسے کردم - مَیں نے کیا - کردیم - ہم نے کیا - لفظ مَیں اور ہم فاعل ہَیں + اِن چاروں صیغوں کا تو فاعل معلُوم ہو گیا - اب غائب کے دونو صیغوں کا فاعل معلُوم کرنا چاہیئے - اِن دونو صیغوں میں سے جس کا فاعل

معلوم کرنا چاہو۔ اُس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظِ کون یا کس نے اِن دونو لفظوں میں سے جونسا لفظ محاورۂ اُردو میں ٹھیک ہوتا ہو۔ ملاؤ۔ جو لفظ عبارت میں اِس کا جواب ہو سکے۔ اُس لفظ کو فاعل اِس فعل کا جانو۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ جب ہم نے کہا۔ کون گیا ہے؟ یہی کہوگے۔ کہ زید۔ پس زید فاعل ہے رفت کا۔ اِسی طرح سے زید زد۔ زید نے مارا۔ جب ہم نے کہا۔ کہ کس نے مارا؟ یہی جواب دوگے۔ کہ زید نے۔ پس زید فاعل ہے زد کا +

یاد رہے کہ فاعل کا ہونا ضرور ہے۔ جہاں کہیں فاعل لفظ میں ظاہر نہ ہو۔ ضمیر واحد غائب کی جو فعل کے صیغۂ واحد غائب میں پوشیدہ ہے۔ اور وہ لفظ او ہے۔ جس کا ترجمہ وہ یا اُس نے ہے۔ وہی ضمیر فاعل صیغۂ واحد غائب میں ہوگی۔ اور صیغۂ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی لفظِ ند ہے۔ جس کا ترجمہ وہ یا اُنہوں نے ہے۔ اِسی ضمیر کو صیغۂ جمع غائب کا فاعل کہینگے۔ جیسے رفت۔ وہ گیا۔ لفظ او فاعل ہے رفت کا اور رفتند۔ وہ گئے۔ لفظ آنہا فاعل ہے رفتند کا +

یاد رکھّو۔ کہ ضمیر جس کی طرف پھرتی ہے۔ اُس کو اُس ضمیر کا مرجع کہتے ہیں۔ جیسے زید آمد و بنشست۔ یعنی زید آیا اور بیٹھا۔ نشست میں ضمیر ہے جو پھرتی ہے زید کی طرف۔ زید مرجع ہے اُس ضمیر کا۔ جس طرح فعلِ معروف کا فاعل پہچاننا تم نے معلوم کیا۔ اُسی طرح فعلِ مجہول کا مفعول مالم یُسَمّ فاعِلُہٗ بھی کون کے لفظ کے ساتھ معلوم کرو۔ جیسے زید کشتہ شد۔ یعنی

زَید مارا گیا۔ جب کہوگے ۔کَون مارا گیا؟ تو جواب یہی ہوگا۔کہ زَید ۔ پس زَید مفعُولِ مالم یُسمّ فاعلُہٗ ہے گُشتہ شُد فعلِ مجہُول کا +

اَور یاد رکھّو۔کہ فاعِل اِسم ہوتا ہے ۔ فعل اَور حرف نہیں ہوتا۔ بلکہ جو اِسم کہ اُس کے اُوپر حرف لگا ہو ۔ وُہ اِسم بھی فاعِل نہیں ہوتا۔ اَور کبھی فاعِل مُرکّب بھی ہوتا ہے ۔ جَیسے پدرِ زَید رفت ۔ رفت کا فاعِل پدرِ زَید ہے جو مُرکّب ہے ۔اِسی طرح سے غُلامِ پدرِ زَید رفت +

اگر فعلِ مُتعدّی کا مفعُول معلُوم کرنا ہو۔تو اُس فعل کے اُردُو ترجمے کے ساتھ کیا یا کِس دونو لفظوں میں سے جو لفظ مُحاورۂ اُردُو کے مُوافق مَوزُوں ہو۔ اُس لفظ کو مِلاؤ۔ جو کلِمہ اُس کا جواب ہو سکے۔وُہی کلِمہ مفعُول اُس فعل کا ہے۔جَیسے زَید طعام خورد۔زَید نے طعام کھایا۔ جب کہوگے زَید نے کیا کھایا؟ تو جواب اُس کا طعام ہوگا۔ پس طعام مفعُول ہے خورد کا۔ اَور زَید فاعِل ہے۔ اَور زَید بکر را زد۔ زَید نے بکر کو مارا۔ جب کہوگے۔کِس کو زَید نے مارا۔تو جواب یہی ہوگا۔کہ بکر کو۔ پس بکر مفعُول ہے زد کا۔ اَور لفظِ را نشان مفعُول کا ہے۔ اَور زَید فاعِل ہے زد کا۔اِس مفعُول کو عربی میں مفعُول بہٖ کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل اِس پر واقع ہوتا ہے۔ جَیسے اِس مِثال میں مار بکر پر واقع ہُوئی۔ اَور لفظ را نشان مفعُول کا کبھی لاتے ہیں۔ کبھی نہیں لاتے۔ اگر مفعُول بہٖ اِنسان ہو۔ تو اکثر لاتے ہیں۔ مِثال اُس کی آگے گزُری +

بعضے فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں - اِن فعلوں کے مصدر یہ ہیں - دانستن - یافتن - انگاشتن - نگریستن - دادن - بخشیدن وغیرہ - جیسے زید را دانا دانستم - دانستم فعل با فاعل - زید مفعول بہٖ - دانا مفعولِ ثانی - اسی طرح زید را دانا انگاشتم - اور کبھی اُن کا مفعولِ ثانی مذکور نہیں ہوتا - جیسے او را بخشیدم - بخشیدم فعل با فاعل - او مفعولِ بہٖ - را مفعول کا نشان +

گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں - پہلا مفعول مفعولِ بہٖ کہلاتا ہے - اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہیں - مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے - یعنی پوری بات - جیسے گفتمش در خانہ بنشیں - کبھی اس کا مفعول بہٖ محذوف بھی ہوتا ہے - جیسے ع فلک گفت احسنت مہ گفت زہ + فلک فاعل پہلے گفت کا اور مہ فاعل ہے دوسرے گفت کا - احسنت مقولہ ہے پہلے گفت کا - زہ مقولہ ہے دوسرے گفت کا - اور جس کو فلک و مہ نے کہا - وہ محذوف ہے - اور کبھی مقولہ اسمِ مفرد بھی ہوتا ہے - جیسے ثنا گفتم - ثنا اسمِ مفرد ہے مقولہ گفتم کا - اور کبھی مفعولِ بہٖ جملہ ہوتا ہے - یعنی پوری بات - جیسے مے خواہم ترا بہ بینم - مے خواہم فعل با فاعل - ترا بہ بینم پوری بات ہے مفعولِ بہٖ مے خواہم کا +

پوشیدہ نہ رہے - کہ ترا بہ بینم مصدر کے معنی میں ہے - یعنی مے خواہم دیدنِ تو +

افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ وہ فعل ہیں - جن کا فاعل اور مفعول نہیں

ہوتا۔ بلکہ وُہ اِسْم اَور خبر کو چاہتے ہَیں۔ فاعِل کے پہچاننے کے قاعِدے سے اُن کا اِسْم۔ اَور مفعُول کے پہچاننے کے قاعِدے سے اُن کی خبر عبارت میں معلُوم کرتے ہَیں۔ اَور اُن فِعلوں کے مصدر یہ ہَیں۔ بُودن اَور شُدن۔ اَور مُرادِف اِن کے گشتن اَور گردِیدن۔ اَور ہست اَور نیست کو بھی افعالِ ناقصہ سے گنتے ہَیں۔ جَیسے زَید دانا بُود۔ زَید دانا شُد۔ زَید دانا گشت۔ زَید دانا گردِید۔ زَید دانا ہست۔ زَید دانا نیست۔ زَید اِن کا اِسْم اَور دانا اِن کی خبر ہَے۔ اَور کبھی است بھی ہست کے معنی میں آتا ہَے۔ اِسْم اَور خبر کو چاہتا ہَے۔ اَور اَور فِعلوں کی طرح ہست اَور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہَیں۔ ہست۔ ہستند۔ ہستی۔ ہستید۔ ہستم۔ ہستیم۔ نیست۔ نیستند۔ نیستی۔ نیستید۔ نیستم۔ نیستیم۔ فقط یہی گردان اِستعمال میں آتی ہَے +

نحو

نحو وہ علم ہے۔ جس سے کلام کے اجزا کو جوڑنا اور کھولنا اور اُن کا آپس کا لگاؤ معلوم ہوتا ہے۔ اور اُس سے **فائدہ** یہ ہے۔ کہ اُس علم کا جاننے والا ایسی غلطی سے بچا رہتا ہے۔ جس سے کلام سمجھ میں نہ آئے۔ یا مطلب ٹھیک نہ سمجھا جائے۔ اور اُس میں کلمہ اور کلام دونو سے بحث ہوتی ہے +

کلام یا مُرکّب کا بیان

کلام وہ مُرکّب ہے۔ جو کم سے کم دو کلموں سے بنا ہو۔ اور زیادہ کی حد نہیں۔ کلام یا مُرکّب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کلامِ تام۔ دُوسرا کلامِ ناقص + **کلامِ تام** وہ مُرکّب ہے۔ جس سے سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصل ہو۔ یعنی اُسے معلوم ہو جائے۔ کہ کہنے والا کچھ خبر دیتا ہے۔ یا کچھ چاہتا ہے۔ اور اُس میں مُسند الیہ۔ مُسند اور اِسناد کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے زید آمد۔ زید مُسند الیہ اور آمد مُسند ہے۔ اور جو لگاؤ اِن میں ہے۔ اُسے **اِسناد** کہتے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ جس کی طرف اِسناد کی جائے۔ اُس کو **مُسند الیہ** کہتے ہیں۔ اور جس کی اِسناد کی جائے۔ اُس کو **مُسند** کہتے ہیں۔ اِسم مُسند اور مُسند الیہ دونو اور فِعل صِرف مُسند اور حرف نہ مُسند الیہ اور نہ مُسند ہوتا ہے + مُرکّبِ تام کو

مُرکّب مُفید یا جُملہ بھی کہتے ہیں +

کلامِ ناقص وُہ مُرکّب ہے۔ جس سے سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ بلکہ اِنتظار باقی رہے۔ جیسے غُلامِ زید۔ مردِ نیک۔ ایسے کلام کو مُرکّب غیر مُفید بھی کہتے ہیں +

کلامِ تام کا بیان

کلامِ تام یا جُملے کی دو قسمیں ہیں۔ جُملۂ فِعلیّہ اور جُملۂ اِسمیّہ +

ا۔ جُملۂ فِعلیّہ وُہ مُرکّب ہے۔ جس میں فِعل اور اِسم مِل کر بات پُوری ہو۔ فِعل مُسند ہوتا ہے۔ اور فاعِل مُسند اِلیہ۔ اگر اُس میں فِعل لازِم ہے۔ تو وُہ فِعل صِرف فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہو جائیگا۔ جیسے زید رفت۔ رفت فِعل۔ زید اُس کا فاعِل ہے۔ فِعل فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا۔ اگر جُملے میں مُتعدّی فِعل ہے۔ تو وُہ فِعل فاعِل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہوگا۔ جیسے زید عمرو را زد۔ زید نے عمرو کو مارا۔ زد فِعل۔ زید اُس کا فاعِل۔ عمرو اُس کا مفعُول۔ را علامت مفعُول کی۔ فِعل مُتعدّی فاعِل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا۔ اگر جُملۂ فِعلیّہ میں فِعل ماضی یا مُضارِع یا حال یا مُستقبِل ہو۔ تو اُس کو جُملۂ فِعلیّہ خبریّہ کہتے ہیں۔ اگر جُملے میں فِعل امر یا فِعل نہی ہو۔ تو اُس کو جُملۂ فِعلیّہ اِنشائیّہ کہتے ہیں۔ جیسے بیا و میا۔ دونو فِعل با فاعِل جُملۂ فِعلیّہ اِنشائیّہ ہیں۔ اور جیسے زید را بزن۔ زید کو مار۔ بزن فِعل با فاعِل۔ زید اُس کا مفعُول۔ فِعل با فاعِل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ اِنشائیّہ ہُوا +

افعالِ ناقصہ اپنے اِسم اور خبر کے ساتھ مِل کر اور گُفتن کے
مُشتقّات اپنے فاعل اور مفعُول اور مقُولے کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہّ
ہوتے ہیں۔ جَیسے زَید دانا بُود۔ زَید دانا تھا۔ بُود افعالِ ناقصہ میں
سے ہے۔ اِسم اور خبر کو چاہتا ہے۔ زَید اُس کا اِسم اور دانا اُس
کی خبر ہے۔ بُود اپنے اِسم اور خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہّ ہُؤا۔
بعضے اِس کو جُملۂ اِسمیہّ کہتے ہیں۔ اور گُفتمش بِنشِیں۔ گُفتم فِعل
با فاعِل۔ ش مفعُول بہٖ۔ بِنشِیں فِعل با فاعل۔ فِعل با فاعِل جُملۂ
فِعلیہّ اِنشائیہّ ہو کر مقُولہ ہُؤا گُفتم کا۔ گُفتم فِعل با فاعِل ساتھ مفعُول
اور مقُولے کے مِل کر جُملۂ فِعلیہّ ہُؤا۔ جو جُملہ مقُولہ ہوتا ہے۔ کبھی
اُس پر کاف بھی لاتے ہیں۔ جَیسے ع گُفتم کہ کتاب بیار۔ اِس
کاف کو کاف سر جُملہ یا کافِ بیانیہّ کہتے ہیں۔ یہ جُملہ بیان ہوتا
ہے۔ اِیں محذُوف کا۔ یعنی گُفتم اِیں کہ کتاب بیار +

۲۔ جُملۂ اِسمیہّ وُہ ہے۔ جس میں کم سے کم دو اِسم مِل کر پُوری
بات ہو۔ اور سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصل ہو۔ اور بات کی اِبتدِا
اُس اِسم سے ہو۔ جس کے حال سے دُوسرا اِسم خبر دے۔ اِبتدِا والے
اِسم کو مُبتدا یا مُسند اِلیہ کہتے ہیں۔ دُوسرے اِسم کو خبر یا مُسند۔
مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیہّ ہوتا ہے۔ اور جُملۂ اِسمیہّ میں
ایک حرفِ ربط کبھی مذکُور ہوتا ہے۔ اور کبھی مخفی ہوتا ہے۔ جَیسے
زَید نیک اَست و عمرو بد۔ زَید نیک ہے۔ اور عمرو بد ہے۔ زَید
مُبتدا اور نیک خبر ہے۔ کیونکہ زَید کے حال سے خبر دیتا ہے۔ کہ
وُہ نیک ہے۔ اور اَست ربط کا حرف ہے۔ مُبتدا خبر کے ساتھ
مِل کر جُملۂ اِسمیہّ ہُؤا۔ اور اِسی طرح عمرو مُبتدا ہے۔ اور

بد خبر۔ اَور اشت حرف ربط کا اِس قرینے سے کہ پہلے جُملے میں ہے۔ اِس جُملے میں سے محذُوف ہُوا۔ لیکن معنی میں ملحُوظ ہے۔ یہ مُبتدا بھی خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا +

تُم جان چُکے ہو۔ کہ خبر معلُوم کرنے کے لِئے کیا ہے یا کَیسا ہے مِلائیں۔ تو جو لفظ اُس کا جواب ہو سکے۔ اُس کو خبر سمجھیں۔ اَور خبر کے ساتھ کَون ہے مِلائیں۔ تو جو لفظ اُس کا جواب ہو سکے۔ اُس کو مُبتدا جانو۔ جَیسے زَید نیک اشت میں جب کہو گے۔ زَید کیا ہے۔ جواب یہ ہو گا۔ کہ نیک۔ معلُوم ہُوا۔ کہ لفظِ نیک خبر ہے۔ اَور جب کہو گے۔ کہ کَون نیک ہے۔ تو جواب اُس کا ہو گا زَید۔ جان لو۔ کہ زَید مُبتدا ہے +

یاد رکھّو۔ کہ حرف نہ مُبتدا ہوتا ہے۔ نہ خبر۔ اَور فِعل بھی مُبتدا نہیں ہوتا۔ مگر جُملہ ہو کر خبر ہوتا ہے۔ جَیسے ع یکے روستائی سقط شُد خرش۔ اِس جُملے میں روستائی مُبتدا ہے۔ سقط شُد خرش خبر۔ اِس میں ش ضمیر ہے۔ جو مُبتدا کی طرف راجع ہے۔ جِس وقت جُملہ خبر ہو۔ تو جُملے میں ضرور ہے۔ کہ ایک ضمیر مُبتدا کی طرف پھرے۔ جَیسے سقط شُد خرش میں ش +

فائدہ۔ بعض مُتعدّی فِعلوں کے دو یا دو سے زِیادہ مفعُول ہوتے ہَیں۔ تو اُس صُورت میں فِعل فاعِل اَور مفعُولات سے مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہوتا ہے۔ بعض وقت مفعُول پُورا جُملہ ہوتا ہے۔ خواہ وُہ جُملۂ فِعلیّہ ہو۔ خواہ جُملۂ اِسمیّہ۔ جَیسے دِیدم کہ زَید کِتاب خرِیدہ اشت +

مفعولوں کی قِسمیں

تُم نے مفعُولِ بہٖ اور مفعُول ثانی کا حال پڑھ لیا ہے - عربی زبان کی قواعِد میں اِن مفعُولوں کے سِوا اور مفعُول بھی ہوتے ہیں - فارسی نحویوں نے بھی اُن مفعُولوں کو فارسی قواعِد میں داخل کر لیا ہے - وُہ یہ ہیں - مفعُول فِیہ - مفعُول معہٗ - مفعُول لہٗ - اور مفعُول مُطلق +

(۱) جِس وقت یا مکان میں فِعل واقع ہو - اُس کو مفعُول فِیہ کہتے ہیں - اور اُسی کو ظرف بھی کہتے ہیں - مفعُول فِیہ کے اُوپر در - بر اور باےِ مُوحّدہ بمعنۓ در اور بر اکثر لاتے ہیں - جیسے در شب بر تخت خُفتم - اور بوقتِ شام بہ بازار رفتم - اِن فِقروں میں تخت اور بازار ظرفِ مکان ہیں - اور شب اور شام ظرفِ زمان - کبھی در - بر اور باےِ مُوحّدہ نہیں لاتے - جیسے شب کُجا بُودی - یعنی در شب کُجا بُودی +

(۲) جِس بات کے واسطے وُہ فِعل کیا جائے - اُس کو مفعُول لہٗ کہتے ہیں - جیسے زدم زید را براے ادب - اِس میں ادب مفعُول لہٗ ہے +

(۳) جِس اِسم پر با ہو - اور مفعُول بہٖ کے بعد واقع ہو - اُس اِسم کو مفعُول معہٗ کہتے ہیں - جیسے زدم زید را با عمرو - یعنی میں نے عمرو کو بھی زید کے ساتھ مارا - عمرو مفعُول معہٗ ہے - اور مفعُول معہٗ شریک مفعُول بہٖ کا ہوتا ہے +

(۴) مفعُول مُطلق عمُوماً اُس فِعل کا مصدر ہوتا ہے - جِس کا یہ مفعُول مُطلق ہے - اکثر مفعُول مُطلق فِعل کی تاکید کے واسطے

آتا ہے - اور اُس کے آخر یاے معروف بھی زیادہ کرتے ہیں - جیسے زدم زید را زدنی - یعنی مارا مَیں نے زید کو جو مارنے کا حق تھا - کبھی مفعول مطلق وضع بیان کرنے کے واسطے آتا ہے - اُس وقت اُس کے آخر یاے معروف نہیں لاتے - جیسے نشستم نشستنِ امیر - یعنی مَیں امیر کی بیٹھک بیٹھا - یعنی امیر کے بیٹھنے کی وضع پر مَیں بیٹھا - کبھی مفعول مطلق شمار کے واسطے آتا ہے - جیسے نشستم یک نشست - یہاں نشست بمعنے نشستن ہے - یعنی مَیں ایک بیٹھک بیٹھا +

آسانی کے واسطے ذیل کے نقشے میں وہ لفظ لکھے جاتے ہیں - جن کو فعل کے اُردو ترجمے کے ساتھ ملانے سے مفعول کی قسم معلوم ہو جائیگی -

الفاظ	قسمِ مفعول
کب	مفعول فیہ ظرفِ زماں
کہاں	مفعول فیہ ظرفِ مکاں
کس کے ساتھ	مفعول معہٗ
کس واسطے	مفعول لہٗ
کیسا	مفعول مطلق تاکید کے واسطے
کس طرح	مفعول مطلق وضع کے واسطے
کے بار	مفعول مطلق عدد کے واسطے

جملوں کے اقسام

واضح ہو - کہ کلام تام اصل میں جملۂ فعلیہ و جملۂ اسمیہ پر ہی منقسم ہے - اور انہیں دو جملوں کے نام کبھی ترکیب اور

کبھی حروف کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں +

اوّل۔ ترکیب کے لحاظ سے کلام نام جملۂ مستانفہ اور جملۂ معترضہ کہلاتا ہے +

۱۔ **جملۂ مستانفہ** وہ جملہ ہے۔ جو کلام کی ابتدا میں واقع ہو۔ جیسے علم خزینہ ایست مقفّل۔ علم مبتدا۔ خزینہ ایست مقفّل خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ مستانفہ ہُوا +

۲۔ **جملۂ معترضہ** وہ جملہ ہے۔ جو کسی جملے کے درمیان واقع ہو۔ جیسے یارِ من (چشمِ بد دور) خوب عالم است۔ یار مبتدا۔ خوب عالم است خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہُوا۔ چشمِ بد دور جملۂ معترضہ ہے۔ جو اس جملے کے بیچ میں واقع ہُوا ہے +

دوم۔ حروف کے لحاظ سے جملوں کے نام مختلف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حروفِ شرط۔ حروفِ ندا۔ حروفِ عطف۔ حروفِ قسم۔ حروفِ علّت۔ حروفِ دعا۔ حروفِ بیان وغیرہ میں سے کسی حرف کے آنے سے جملۂ شرطیہ۔ جملۂ ندائیہ۔ جملۂ عاطفہ یا معطوفہ۔ جملۂ قسمیہ۔ جملۂ معلّلہ۔ جملۂ دعائیہ۔ جملۂ مبیّنہ وغیرہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں +

اب چند مشہور جملوں کا حال بیان کیا جاتا ہے +

۱۔ **جملۂ شرطیہ**۔ جس جملے میں حرفِ شرط داخل ہو۔ اُس کو جملۂ شرطیہ کہتے ہیں۔ اور یہ جملۂ شرطیہ دو جملوں سے مرکّب ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط۔ دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے اگر علم خوانی۔ عزّت یابی۔ و اگر نخفتی مُردی۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ اگر حرفِ شرط کا۔ خوانی فعل با فاعل۔ علم مفعول۔ فعل فاعل اور

مفعول سے مِل کر شرط ہُوا - یابی فعل با فاعل - عزّت اُس کا مفعولِ رہا - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مِل کر جزا ہوئی شرط کی - شرط ساتھ جزا کے مِل کر جُملۂ شرطیّہ ہُوا - اِسی طرح سے دُوسرے جُملے اگر خُفتی مُردی کی ترکیب ہوگی +

کبھی شرط کی جزا محذوف ہوتی ہے - جیسے غنیمت کے کلام میں - **بیت** - مرا خُودِ عرصۂ اندیشہ تنگ است - ترا گر با قضا یارائے جنگ است + گر حرف شرط کا - ترا با قضا یارائے جنگ است جُملہ ہوکر شرط ہُوا - اور جزا اُس کی زیجنگ محذوف ہے +

فائدہ - جُملۂ شرطیّہ میں ایک حرف شرط کے حرفوں میں سے ہوتا ہے - شرط کے حرف یہ ہیں - اگر - گر - ار - چُوں - چو - اور سوا اِن کے وقتیکہ - رُوزیکہ - ہنگامیکہ +

۲ - جُملۂ ندائیّہ وُہ جُملہ ہے - جس میں ندا کا حرف آئے - جیسے اے زید! مقصود اِس سے یہ ہے - کہ مے خوانم زید را - یعنی مَیں زید کو بُلاتا ہُوں - اے ندا کا حرف زید مُنادےٰ - ندا کا حرف مُنادےٰ کے ساتھ مِل کر قائم مقام جُملے کے ہے - کِس واسطے کہ معنی فعل کے اُس میں پائے جاتے ہیں -- اور یہ جُملہ بغیر دُوسرے جُملے کے تمام نہیں ہوتا - اِس دُوسرے جُملے کو جوابِ ندا کہتے ہیں - جیسے اے کریم! کرم کُن - اِس کی ترکیب اِس طرح کرینگے - اے حرفِ ندا - کریم مُنادےٰ - حرفِ ندا مُنادےٰ سے مِل کر قائم مقام جُملۂ فعلیّہ کے ہُوا - کُن فعل با فاعل - کرم اُس کا مفعول - فعل با فاعل مفعول کے ساتھ

مل کر جُملۂ فعلیّہ ہو کر جوابِ ندا ہُوا۔ ندا ساتھ جواب کے مل کے جُملۂ ندائیّہ ہُوا ✣

کبھی حرفِ ندا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ع ۔ بیا جامی! رہا کُن شرمساری ۔ یعنی بیا اے جامی! رہا کُن شرمساری ۔ اور کبھی مُنادےٰ بھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ع ۔ اے بذاتِ تو مُزیّن مسندِ پیغمبری ۔ یعنی اے آنکہ بذاتِ تو مُزیّن است مسندِ پیغمبری ۔ لفظِ آں مُنادےٰ محذوف ہے ✣

فائدہ ۔ ندا کے حرف یہ ہیں ۔ یا ۔ الف ۔ اے ۔ ایا ✣

۳۔ جُملۂ معطوفہ وُہ جُملہ ہے۔ جس میں حرفِ عطف پایا جائے ۔ حرفِ عطف سے پہلا جُملہ معطوف علیہ اور اُس کے بعد کا جُملہ معطوف کہلاتا ہے۔ جیسے احمد آمد و محمُود رفت ۔ احمد فاعل ۔ آمد فعل ۔ فعل ساتھ فاعل کے مل کر جُملۂ فعلیّہ ہو کر معطوف علیہ ہُوا۔ واو حرفِ عطف ۔ محمُود فاعل ۔ رفت فعل ۔ فعل ساتھ فاعل کے مل کر جُملۂ فعلیّہ ہو کر معطُوف ہُوا۔ معطُوف علیہ مع معطُوف کے جملۂ معطُوفہ ہُوا ✣ اور کبھی عطف کلمے کا کلمے پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے زید و بکر آمد ۔ آمد فعل ۔ زید اُس کا فاعل معطُوف علیہ ۔ واو حرفِ عطف ۔ بکر معطُوف ۔ معطُوف علیہ مع معطُوف مل کر فاعل ہُوئے فعل کے ۔ فعل با فاعل جُملۂ فعلیہ ہُوا ✣

فائدہ ۔ حرُوفِ عطف یہ ہیں ۔ و ۔ پس ۔ پسس ۔ نیز ۔ ہم ۔ دیگر ۔ دِگر وغیرہ ✣

۴۔ جُملۂ قسمیّہ وُہ جُملہ ہے ۔ جس میں حرفِ قسم آئے ۔ جیسے بخُدا غفلت نخواہم کرد ۔ اصل میں یُوں تھا ۔ قسم مے خورم بخُدا۔

بہ قسمیہ جار - خدا مجرور - جار مجرور مل کر متعلق ہوئے - میخورم فعل با فاعل محذوف کے - قسم مفعولِ محذوف - پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر قسم - غفلت مفعول نخواہم کرد فعل با فاعل کا - فعل اور فاعل اور مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر جواب قسم - قسم مع جواب قسم جملۂ قسمیہ ہوا - یہ جملہ بغیر دوسرے جملے کے تمام نہیں ہوتا - اس دوسرے جملے کو جواب قسم کا کہتے ہیں - جیسے ع بنام ایزد عجب ارزان خریدم +

فائدہ - حروفِ قسم یہ ہیں - ب - و +

۵ - جملۂ معلّلہ وہ جملہ ہے - جس میں حرفِ علّت آئے - اس جملے میں بھی کم سے کم دو جملے ہوتے ہیں - اور جو جملہ حرفِ علّت کے بعد واقع ہوتا ہے - اُس کو علّت کہتے ہیں - اور جو پہلے واقع ہو - اُسے معلول - جیسے بد مکن کہ سزا یابی - مکن فعل با فاعل - بد مفعول - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر معلول ہوا - کہ حرفِ علّت - سزا مفعول - یابی فعل با فاعل - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر علّت ہوا - علّت معلول کے ساتھ مل کر جملۂ معلّلہ ہوا +

فائدہ - حروفِ علّت یہ ہیں - کہ - تا - چہ - زیرا کہ - چرا کہ - بنا بریں وغیرہ +

۶ - جملۂ دعائیہ وہ جملہ ہے - جس میں دعا کا حرف آئے - جیسے چشمِ بد دور باد - نظر بری دور ہو جیو - چشمِ بد اسم ہے باد کا - باد مخفف ہے بواد کا - اور بواد اصل میں بود مضارع کا صیغہ ہے افعالِ ناقصہ میں سے - الف دعا کا جب اس میں آیا -

تو بُواد ہو گیا- سو بُواد یہاں سے محذُوف ہے- دُور اُس کی خبر ہے- باد فعل مُضارع اِسم اور خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ فعلیّہ ہُوا +

۷- جُملۂ مُبیِّنہ وُہ جُملہ ہے- جس میں حرفِ بیان واقع ہو- جو جُملہ حرفِ بیان کے بعد آئے- اُس کو جُملۂ بیانیّہ کہتے ہیں- یہ حرفِ بیان عمُوماً کاف ہوتا ہے- جس کو کافِ سرِ جُملہ بھی کہتے ہیں- اور جس اِسم کا یہ جُملہ بیان آتا ہے- اُس کو مبیّن کہتے ہیں- جیسے ع شنیدم کہ شاپور دم در کشید- اِس جُملے میں اِیں محذُوف مُبیّن ہے- شاپور دم در کشید جُملۂ بیانیّہ ہے- کاف حرفِ بیان ہے- ترکیب یُوں ہوگی- شنیدم فعل با فاعل- اِیں اِسمِ مُبہم محذُوف مُبیّن- کہ حرفِ بیان- در کشید فعل- شاپُور فاعل- دم مفعُول- فعل اپنے فاعل اور مفعُول سے مِل کر جُملۂ فعلیہ ہوکر بیان ہُوا مُبیّن کا- مُبیّن جُملۂ بیانیّہ سے مِل کر جُملۂ مُبیّنہ ہوکر مفعُول ہُوا شنیدم کا- فعل فاعل اور مفعُول سے مِل کر جُملۂ فعلیّہ ہُوا +

اگر جُملۂ بیانیّہ مُبیّن کی ذات کا بیان ہے- تو اُس جُملے سے مُبتدا کا حذف کرنا بہتر ہے- جیسے احمد کہ دانا ست کُجا ست- یعنی احمد کہ او دانا ست کُجا ست +

اگر جُملۂ بیانیّہ مُبیّن کی ذات کا بیان نہ ہو- بلکہ مُبیّن کے مُتعلّق کا بیان ہو- تو اُس مقام میں مُبتدا کو حذف نہیں کرتے- بلکہ اُس جُملے میں ایک ضمیر لاتے ہیں- جو مُبیّن کی طرف پھرتی ہے- جیسے رفیقِ من یک طالبِ علم است- کہ کتابش خُوب ست +

جُملوں کے مُتعلّق چند فوائد

۱- وحدت اور جمع میں فعل اپنے فاعل سے مُطابقت رکھتا ہے-

لیکن جب فاعل غیر ذی رُوح ہو۔ خواہ واحد ہو۔ خواہ جمع۔ فعل واحد لانا ہی فصیح ہے۔ جیسے مردے آمد۔ مردُماں آمدند۔ درختاں سرسبز بُود۔ برگہا بیشمار اُفتاد۔ یہی حال مُبتدا اور حرُوفِ رابط یا افعالِ ناقصہ کا بھی ہے۔ جیسے ہمہ مردُماں حاضر اند۔ اور ہمہ طلبہ موجُود نبُودند۔ برگہا بسیار اشت +

۲۔ فارسی میں عمُوماً فاعل فعل سے پہلے آتا ہے۔ اور مفعُول بہٖ عمُوماً دونو کے درمیان۔ اور کبھی مفعُول بہٖ فعل کے بعد بھی واقع ہوتا ہے۔ جیسے زید عمرو را زد۔ بکر طعام را خوُرد۔ اور ع بعہدِ تو مے بینم آرامِ خلق۔ اور جب فعل مُتعدّی بدو مفعُول ہو۔ تو مفعُول بہٖ پہلے لاتے ہیں۔ اور اُس کے بعد مفعُولِ ثانی۔ جیسے زید بکر را کتاب داد۔ بکر مفعُول بہٖ اور کتاب مفعُولِ ثانی۔ اِس طرح سے اور مفعُول بھی فعل سے پہلے آتے ہیں۔ جیسے صُبحگاہ زید بکر را بالاےِ سقف دید۔ اور جیسے نشستِ امیر نشستم۔ اور زید را نادیدہ زدم +

۳۔ فعل کا فاعل بعض موقعوں پر حذف کیا جاتا ہے۔ وُہ موقعے یہ ہیں +

(۱) صیغۂ جمع غائب میں۔ جب چند اشخاصِ نامعلُوم یا قضاؤ قدر فاعل ہوں۔ جیسے آوردہ اند۔ کہ سپاہِ دُشمن بسیار بُود۔ اور جیسے ؎ در کوُے نیکنامی ما را گُذر ندادند +

(۲) جب قرینہ پایا جائے۔ جیسے کوئی پُوچھے زید آمد۔ جواب میں کہیں آمد +

(۳) بلاےِ اِبتدائیّہ و جُملۂ ندائیّہ و جُملۂ قسمیّہ کے پہلے تمام

جُملہ یعنی فِعل مع فاعِل محذُوف ہوتا ہے۔ جیسے ع بنامِ جہاندارِ جاں آفریں کے اوّل آغاز میکُنم جُملہ محذُوف ہے۔ اور اے زید اصل میں ہے میخوانم زید را۔ یہاں میخوانم محذُوف ہے۔ اور اِسی طرح بخُدائے کریم کے پہلے قسم میخورم محذُوف ہے ✣

۴۔ بعض دفعہ فِعل بھی حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے اِستِفہام کے جواب میں مثلاً کوئی کہے۔ کہ آمد۔ یعنی کون آیا۔ جواب میں کہیں زید۔ یعنی زید آمد۔ یہاں آمد محذُوف ہے ✣

۵۔ مُبتدا عمُوماً معرِفہ ہوتا ہے یا نکرۂ مُخصّصہ۔ اور خبر عمُوماً نکرہ۔ جیسے محمُود بہادُر اشت۔ غُلامِ مرد حاضر اشت۔ مردِ احمق ناقابل اشت۔ مُبتدا دُوسری مثال میں اِضافت کے ذریعے اور تیسری میں صِفت کے باعث مخصُوص ہُوا۔ جس صُورت میں دونو معرِفہ یا دونو نکرہ ہوں۔ تو پہلے کو مُبتدا اور دُوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے قیصرۂ ہند ملکۂ وکٹوریہ اشت۔ ارض زمین اشت۔ ہوا باد اشت۔ اِس کو برعکس پڑھنا بھی جائز ہے ✣

۶۔ اگر جُملے میں ایک اِسمِ ذات ہو۔ اور دُوسرا اِسمِ صِفت۔ تو اِسمِ ذات مُبتدا ہوگا۔ اور اِسمِ صِفت خبر۔ جیسے شب سیاہ اشت۔ دُنیا فانی اشت ✣

۷۔ کبھی ایک مُبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں۔ جیسے زید عالم۔ فاضل۔ شاعِر اشت۔ اور ایسا ہی مُتعدّد مُبتداؤں کی ایک خبر ہوتی ہے۔ جیسے ع بخت و تخت و امر و نہے و گیر و دار۔ ہمہ ہیچ اشت ✣

۸۔ جب قرینہ پایا جائے۔ تو مُبتدا یا خبر محذُوف ہوتی ہے۔

جیسے کوئی کہے - عالمگیر پسرِ کیست - اور تُم کہو - پسرِ شاہ جہان اَست - یہاں عالمگیر مُبتدا محذُوف ہے - یا کوئی کہے - کُدام کس فاضِل اَست - تُم کہو - احمد - یہاں فاضِل اَست خبرِ محذُوف ہے - یا کوئی کہے - محمُود حاضر اَست - تُم کہو - آرے - بلے یا نے - اِس جگہ جُملہ محذُوف ہوگا - یعنی محمُود حاضر اَست یا محمُود حاضر نیست - یہاں مُبتدا اور خبر دونو محذُوف ہیں +

کلامِ ناقِص یا غیر مُفید کا بیان

کلامِ ناقِص وُہ مُرکّب ہے - جس سے پُوری بات سمجھ میں نہ آئے - اور سُننے والے کو اُس سے پُورا فائدہ حاصِل نہ ہو - اور اُس کی کئی قسمیں ہیں - جن کا حال ذیل میں لکھا جاتا ہے +

مُرکّب ناقِص عمُوماً دو اِسموں کے مِلنے سے بنتا ہے - مگر بعض وقت حرف اور اِسم کے مِلنے سے بھی مُرکّب ناقِص یا غیر مُفید بن جاتا ہے - جیسے جار و مجرُور کے مِلنے سے وغیرہ +

۱ - مُرکّبِ اِضافی

مُرکّبِ اِضافی وُہ ہے - جس میں اِضافت پائی جائے - اِضافت کے معنی ہیں نسبت کرنا ایک اِسم کا دُوسرے اِسم کی طرف - نسبت لگاؤ کو کہتے ہیں - جس اِسم کو دُوسرے اِسم کی طرف نسبت کرتے ہیں - اُس اِسم کو **مُضاف** کہتے ہیں - اور جس اِسم کی طرف نسبت کرتے ہیں - اُس کو **مُضاف اِلیہ** - فائدہ اِضافت کا یہ ہے - کہ اگر مُضاف اِلیہ معرِفہ ہو - تو مُضاف بھی معرِفہ ہو جاتا ہے - جیسے غُلامِ زید - زید کا غُلام - غُلام کا لفظ نکرہ تھا - ہر ایک

غُلام کو غُلام کہ سکتے ہیں۔ جب اِس غلام کے لفظ کو زید کی طرف نِسبت کِیا۔ اور کہا۔ غُلامِ زید۔ یعنی زید کا غُلام۔ تو غلام خاص ہو گیا۔ کیونکہ زید ہی کے غلام کو غُلامِ زید کہینگے۔ اور کسی کے غُلام کو نہ کہینگے۔ اور اگر مُضاف اِلیہ نکرہ ہو۔ تو مُضاف میں ایک قِسم کی خصُوصیّت پَیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے غلامِ مرد۔ یعنی مرد کا غُلام ہے۔ عورت کا نہیں۔ اور غلام کے لفظ میں ایک خصُوصیّت پَیدا ہو گئی +

اور فارسی کی ترکیب میں مُضاف کے آخر کسرہ علامت اِضافت کی ہے۔ جیسے غلامِ زید میں غلام کے میم کا کسرہ۔ اور حذف کرنا اِس کسرے کا دُرُست نہیں ہے۔ مگر بعض الفاظ میں اُستادوں نے روا رکھا ہے۔ ازاں جُملہ لفظِ صاحب اور لفظِ سر ہیں۔ اِن دونو لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا ہی فصیح ہے۔ جیسے صاحب دِل۔ سر جَبل۔ اور ایسا ہی سَیلاب۔ بنام ایزد۔ پدر زن۔ برادر زن۔ پسر عم وغیرہ پر اکثر کسرۂ اِضافت نہیں لاتے۔ اور اِس کو **فکِّ اِضافت** کہتے ہیں۔ اِن لفظوں کے سِوا بعض اور مقام پر بھی یہ کسرہ نہیں پڑھا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) جب مُضاف اِلیہ مُضاف پر مُقدّم ہو۔ جیسے جہاں شاہ۔ لفظِ شاہ مُضاف ہے مُؤخّر۔ اور لفظِ جہاں مُضاف اِلیہ ہے مُقدّم۔ اور معنی جہاں شاہ اور شاہ جہاں کے ایک ہیں۔ ایسے مُرکّب کو **اِضافتِ مقلوب** کہتے ہیں۔ یعنی وہ مُرکّب جس میں مُضاف مُؤخّر ہو۔ اور مُضاف اِلیہ مُقدّم +

(۲) جب ضمیرِ مجرور مُتّصِل مُضاف اِلیہ ہو۔ جیسے غُلامش اور

غلامت اور غلامم - اِس مقام میں آخر مُضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے - جیسے غُلامم کا میم تینوں جگہ مفتوح ہے - اور غُلام مُضاف ہے - شین اور تاے فوقانی اور میم تینوں ضمیر مجرور مُضاف اِلیہ ہیں +

(۳) مُضاف اِلیہ کے آخر لفظِ را علامت اِضافت کی ہو - خواہ مُضاف اِلیہ مُتّصِل مُضاف کے ہو - خواہ فاصِلے پر ہو - خواہ آگے ہو - خواہ پیچھے ہو - جیسے غلام زید را - اور زید را غلام - اور زید را نیشتم غُلام - اور تو غلام ہشتی زید را - اِن سب مثالوں میں غُلام مُضاف اور زید مُضاف اِلیہ ہے - اور لفظ را علامت اِضافت کی ہے +

یاد رکھّو - کہ ضمیرِ مجرور مُتّصِل جو مُضاف اِلیہ ہو - ضرور نہیں - کہ مُضاف سے لگی ہوئی ہو - اگر مُضاف سے آگے یا پیچھے یا فاصلے پر ہو - اور کسی کلمے کے ساتھ لگی ہوئی ہو - تو کچھ مُضائقہ نہیں - اُستادوں کے کلام میں بیشتر واقع ہے - جیسے بر انگیختم خاطر از شام و رُوم +

اقسامِ اِضافت

اِضافت کی کئی قسمیں ہیں - اِضافتِ تخصیصی - تملیکی - توضیحی - تبیینی - تشبیہی - اِبنی - ظرفی - مجازی اور مُلابستی - اب ہر ایک کا بیان سُنو - اور خُوب یاد رکھّو +

اِضافتِ تخصیصی وُہ ہے - جس سے مُضاف مُضاف اِلیہ کے واسطے ہی خاص کیا جائے - جیسے سردارِ لشکر - یعنی سردار خاص لشکر کا +

اِضافتِ تملیکی وُہ ہے - جس میں مملُوک کو مالک کی طرف

مُضاف کریں - جیسے قصرِ شاہ - مالِ پادشاہ - اسپِ امیر - باغِ وزیر - لفظِ قصر مملوک ہے اور مُضاف ہے - اور شاہ مالک ہے - اور مُضاف الیہ ہے - اِسی طرح سے مالِ پادشاہ اور اسپِ امیر اور باغِ وزیر +

اِضافتِ توضیحی وُہ ہے - کہ مُضاف کو مُضاف الیہ واضح کر دے - جیسے شہرِ بریلی - لفظِ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی - بریلی کے کہنے سے واضح ہُوا - کہ اُس شہر کا ذکر ہے - جس کا نام بریلی ہے - اِسی طرح سے دریاے گنگ اور کتابِ گلستاں اور بادِ شمال اور درختِ انار اور سنگِ مقناطیس +

اِضافتِ تخصیصی اور اِضافتِ توضیحی میں یہ فرق ہے - کہ اگر توضیحی میں مُضاف اور مُضاف الیہ کو اُلٹ دیا جائے - تو اصلی معنی قائم رہ سکتے ہیں - جیسے شہرِ بریلی سے بریلی شہر - مگر اضافتِ تخصیصی میں یہ بات نہیں ہوتی - جیسے غُلامِ زید کو بدل کر زیدِ غُلام سے وُہ معنی حاصل نہیں ہوتے +

اِضافتِ تبیینی جس کو بیانی کہتے ہیں - یہ وُہ ہے - جس میں کوئی شے اپنے مادّے کی طرف مُضاف ہو - جیسے میخِ آہن - معلوم نہیں تھا - کہ میخ کس چیز کی ہے - مُضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہُوا - کہ آہن کی ہے - اِسی طرح سے انگشترئِ طلا اور طشتِ نُقرہ اور تختِ چوب + اِضافتِ بیانی میں مُضاف اور مُضاف الیہ ایک جنس کے ہوتے ہیں - جیسے میخ اور آہن ایک جنس سے ہیں +

اِضافتِ تشبیہی - اِضافتِ تشبیہی کے معلوم کرنے سے پہلے

تشبیہ - مُشبّہ اور مُشبّہ بہٖ کا سمجھنا ضروری ہے - ایک چیز کو دُوسری چیز سے کسی وصف میں شریک کرنے کو تشبیہ کہتے ہیں - جیسے یہ آنکھ نرگس جیسی ہے - جس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں - اُس کو مُشبّہ اور جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں - اُس کو مُشبّہ بہٖ کہتے ہیں - جیسے نرگسِ چشم میں چشم مُشبّہ اور نرگس مُشبّہ بہٖ ہے - اضافتِ تشبیہی میں مُشبّہ بہٖ کو مُشبّہ کی طرف مُضاف کرتے ہیں - جیسے نرگسِ چشم - نرگس مُشبّہ بہٖ ہے - اور مُضاف - اور چشم مُشبّہ ہے اور مُضاف اِلیہ - اِسی طرح سے مارِ زُلف - یعنی زُلف جو سانپ جیسی ہے - اور اِسی طرح سے چاہِ غبغب اور سیبِ زنخ اور لعلِ لب +

اِضافتِ اِبنی وُہ ہے - جس میں بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مُضاف کریں - اور عربی میں اِبن اور بِن بیٹے کو کہتے ہیں - جیسے عبّاسِ علی - یعنی عبّاس اِبنِ علی - اور بُو علیِٔ سینا - یعنی بُو علی اِبنِ سینا +

اِضافتِ ظرفی وُہ ہے جس میں مظروف ظرف کی طرف یا ظرف مظروف کی طرف مُضاف ہو - مظروف اُس کو کہتے ہیں - جو ظرفِ مکاں یا ظرفِ زماں میں واقع ہو - جیسے آبِ دریا - آب مظروف مُضاف - دریا ظرفِ مکاں مُضاف اِلیہ ہے - اِسی طرح ساکنِ شہر - ساکن مظروف مُضاف - شہر مُضاف اِلیہ ظرفِ مکاں - اور جیسے سردیِٔ زمستاں - لفظِ سردی مظروف مُضاف - زمستاں ظرفِ زماں مُضاف اِلیہ - اِسی طرح گرمیِٔ تابستاں +

اگر مُضاف اور مُضاف اِلیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو - جیسے

اِضافتِ تملیکی میں لگاؤ مِلکیّت کا۔ اَور اِضافتِ تخصیصی میں لگاؤ خصُوصیّت کا۔ اَور اِضافتِ توضیحی میں لگاؤ توضیح کا۔ اَور اِضافتِ بیانی میں لگاؤ تبیین کا۔ اَور اِضافتِ تشبیہی میں لگاؤ تشبیہ کا۔ اَور اِضافتِ اِبنی میں لگاؤ ابنیّت کا۔ اَور اِضافتِ ظرفی میں لگاؤ ظرفیّت کا ہے۔ تو اُس کو **اِضافتِ حقیقی** کہتے ہیں +

لیکن بعض وقت مُضاف اَور مُضاف اِلیہ میں کُچھ لگاؤ حقیقت میں نہیں ہوتا۔ جیسے سرِ ہوش۔ پائے فِکر۔ یعنی ہوش کا سر۔ فِکر کا پاؤں۔ شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اَور فِکر کو ایک شخص صاحبِ سر اَور صاحبِ قدم قرار دیا ہے۔ اَور سر کو ہوش کی طرف اَور قدم کو فِکر کی طرف مُضاف کیا ہے۔ حقیقت میں سر کو ہوش کے ساتھ اَور قدم کو فِکر کے ساتھ کُچھ لگاؤ نہیں۔ ایسی اِضافت کو **مجازی** کہتے ہیں۔ اَور اِسی کو **اِستعارہ** بھی کہتے ہیں +

اِضافتِ اِستعارہ اَور تشبیہی میں یہ فرق ہے۔ کہ اِضافتِ تشبیہی میں اگر مُضافین کو اُلٹ کر حرفِ تشبیہ کو درمیان میں لائیں۔ تو مطلب دُرُست رہتا ہے۔ اَور اِستعارے میں بگڑ جاتا ہے۔ جیسے زُلف ہمچو مار تو کہ سکتے ہیں۔ اَور ہوش ہمچو سر نہیں کہ سکتے +

اِضافت بادنیٰ مُلابست یا اِضافتِ مُلابستی۔ یعنی تھوڑے سے تعلّق سے اِضافت ہو جاتی ہے۔ جیسے اِیرانِ ما۔ تُورانِ شُما۔ کالِجِ ما۔ مدرسۂ شُما +

فائدہ۔ بعض مُصنّفوں نے آسانی کی غرض سے اِضافت کو صِرف چار ہی قِسموں میں مُنقسم کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ تملیکی۔ تخصیصی۔ تشبیہی اَور مُلابستی +

۲- مُرکّب وصفی

مُرکّب وصفی وُہ ہے۔ جس میں کم سے کم ایک اِسم موصُوف ہو۔ اَور دُوسرا اِسم اُس کی صِفت ہو۔ **موصُوف** وُہ ہے۔ جس کی بھلی یا بُری صِفت بیان کی جائے۔ اَور **صِفت** وُہ ہے۔ جس سے بھلائی یا بُرائی موصُوف کی دریافت ہو +

پوشیدہ نہ رہے ۔ کہ فارسی میں مُضاف اَور مُضاف اِلیہ اَور موصُوف اَور صِفت کے پڑھنے میں کُچھ فرق نہیں ہے ۔ وہاں مُضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہَیں ۔ یہاں موصُوف کے آخر ۔ جَیسے مردِ دانا ۔ لفظِ مرد موصُوف ۔ مرد کی دال کا کسرہ علامت موصُوف کی ہَے ۔ اَور لفظِ دانا صِفت ہے اِس موصُوف کی +

ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہے ۔ کہ اگر موصُوف واحد مُذکّر ہو ۔ تو لفظ **کَیسا** اَور اگر جمع مُذکّر ہو ۔ تو لفظِ **کَیسے** بیاے مجہُول ۔ اَور اگر مؤنّث ہو ۔ تو **کَیسی** بیاے معرُوف موصُوف کے ساتھ مِلاؤ ۔ صِفت کا کلِمہ اُس کا جواب ہوگا ۔ جَیسے مردِ دانا ۔ جب کہوگے ۔ کَیسا مرد ؟ جواب اُس کا دانا ہوگا ۔ تو دریافت ہُوا ۔ کہ یہ ترکیب وصفی ہَے ۔ اَور لفظِ دانا صِفت ہے ۔ اگر جواب دُرست نہ پڑے ۔ تو جان لو ۔ کہ یہ ترکیب اِضافی ہَے +

اکثر صِفت میں وُہ اِسم واقع ہوتا ہے ۔ جس کو لُغت بنانے والے نے صِفت کے معنی کے واسطے بنایا ہَے ۔ جَیسے اِسم فاعل ۔ اَور اِسم مفعُول ۔ اَور وُہ اِسم جس کے ہندی ترجمے میں لفظ والا آسکے ۔ جَیسے نیک اَور بد ۔ ترجمہ اِس کا نیکی والا اَور بدی والا ۔ اَور مرد نِویسندہ میں لفظِ مرد موصُوف ۔ نِویسندہ اِس کی صِفت ہے ۔

اِسی طرح بختِ برگشتہ - اَور مردِ نیک - اَور مردِ بد - اَور کبھی اِسمِ ذات یا اِسمِ مُشتق بھی صِفت واقع ہوتا ہے - وہاں بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہَیں - جَیسے لبِ لعل - لب مَوصُوف - لعل ایک جِنس کا نام ہے جواہر کی جِنسوں میں سے - اِس کے معنی وُہ لب جو لعل کی مانِند سُرخ اَور شفّاف ہے - حقیقت میں لب مَوصُوف اَور مُشبّہ ہے - اَور لعل صِفت اَور مُشبّہ بِہٖ ہے ✣

مَوصُوف صِفت کے اُوپر اکثر مُقدّم ہوتا ہے - جَیسے مذکور ہُوا - اَور کبھی صِفت کو مَوصُوف کے اُوپر لاتے ہَیں - اِس حالت میں کسرہ مَوصُوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا - اِس ترکیب میں معنی کے واسطے یہ دیکھنا ضرور ہَے - کہ مَوصُوف کِسی اَور ذات سے تعلّق رکھتا ہَے یا نہیں - اگر تعلّق کِسی اَور ذات سے نہیں رکھتا - بہ ذاتِ خُود قائم ہے - تو اِس ترکیب کے اُلٹنے میں معنی نہیں بدلینگے - جَیسے مردِ نیک اَور نیک مرد میں مرد مَوصُوف ہے بہ ذاتِ خُود قائم - اَور نیک صِفت ہَے - معنی دونو کے ایک ہَیں - اگر مَوصُوف بذاتِ خُود قائم نہیں - بلکہ تعلّق کِسی اَور ذات سے رکھتا ہَے - تو اُس وقت یہ مَوصُوف اَور صِفت اُس ذات کی صِفت ہونگے - جِس سے یہ مَوصُوف تعلّق رکھتا ہے - جَیسے رُوے خُوب - رُو مَوصُوف اَور خُوب اُس کی صِفت ہَے - جب ہم نے صِفت کو مَوصُوف کے اُوپر مُقدّم کِیا - اَور کہا خُوب رُو - یہ لفظ خُوبرُو صِفت اُس کی ہُوا - جِس سے رُو تعلّق رکھتا ہَے - یعنی خُوب رُو وُہ شخص ہَے - جِس کا رُو خُوب ہَے - اَور جَیسے لعل لب (لام آخر لعل کا مکسور نہیں) اُس کو کہینگے - جِس کا لب لعل کی مانِند ہَے - اَور خُوش خُو

وُہ شخص ہے۔ جس کی خُو خوُش ہے۔ اَور نیک زینّت وُہ شخص ہَے۔ جس کی زینّت نیک ہَے۔ سرْو قد وُہ شخص ہَے۔ جس کا قد سرْو جَیسا ہَے۔ آہُو چشم وُہ ہَے۔ جس کی چشم آہُو جَیسی ہَے +

صِفت کئی طرح سے آتی ہَے۔ **اوّل** یہ کہ صِفت مُفرد ہو۔ جَیسے مردِ دانا۔ مرد موصُوف۔ دانا صِفتِ مُفرد۔ **دُوسرے** یہ کہ صِفت مُرکّب ہو + مُرکّب کی کئی نوعیں ہَیں۔ (۱) مُرکّب بہ ترکیبِ اِضافی ہو۔ جَیسے مردِ داناے زماں۔ مرد موصُوف۔ دانا مُضاف اَور زماں مُضاف اِلیہ۔ دونو مِل کر صِفت ہُوئے موصُوف کی۔ اَور جَیسے یارِ دِل فریب۔ یعنی یار فریبندۂ دِل۔ فریب بمعنی فریبندہ مُضاف۔ دِل مُضاف اِلیہ۔ دونو مِل کر صِفت ہُوئے موصُوف کی + (۲) صِفت مُرکّبِ وصفی اُلٹا ہُوا ہو۔ جَیسے یارِ خوُش خُو۔ یار موصُوف۔ خوُش خُو مُرکّب وصفی اُلٹا ہُوا۔ جس کا ذِکر ہو چُکا ہَے صِفت ہَے یار کی۔ اِسی طرح یارِ خوُش تقریر + (۳) صِفت اُلٹا ہُوا جُملۂ اِسمیّہ بیانیّہ ہو۔ وُہ اِس طرح سے ہَے۔ کہ جُملۂ اِسمیّہ بیانیّہ میں سے کافِ بیانیّہ سرِ جُملہ اَور ضمیر کہ پھرتی ہَے موصُوف کی طرف۔ یعنی لفظِ او اَور لفظِ اَست کہ علامت جُملۂ اِسمیّہ کی ہَے۔ یہ تینوں کلِمے حذف کرکے مُبتدا اَور خبر کو مقلُوب کریں۔ یعنی اُلٹ دیں۔ خبر کو مُقدّم کریں۔ اَور مُبتدا کو مؤخّر۔ جَیسے شہیدِ تبسُّم دِیّت عشوہ خُوں بہا۔ تبسُّم دِیّت جُملۂ اِسمیّہ بیانیّہ اُلٹا ہُوا صِفت ہَے شہید کی۔ اِسی طرح سے عشوہ خُوں بہا بھی۔ اصل اِس کی یہ ہَے۔ شہیدے کہ دِیّتِ او تبسُّم اَست و خُوں بہاے

او عشوہ اشت - جب کافِ بیانیہّ سرِ جملہ اور ضمیرِ او اور لفظِ اشت حذف کرکے مُبتدا اور خبر کو اُلٹ دیا - شہیدِ تبسّم دِیت عشوہ خُوں بہا ہو گیا +

یاد رکھّو - کہ صفت اور موصُوف کے بیچ میں اور کوئی کلِمہ فاصِل نہیں ہوتا - اِس مِثال میں - کہ زَید مردے اشت نیک - لفظِ نیک کو عطفِ بیاں یا بدل مرد کا کہنا چاہیئے - بدل اور عطفِ بیاں کا ذِکر اگلی فصل میں آئیگا - یا مردے کو مُبیّن کہو - اور نیک لفظِ مُفرد اُس کا بیان - اور اُس کی اصل اِس طرح پر ہَے - کہ زَید مردے اشت - کہ او نیک اشت - فارسی کے قاعدے کے مُوافق جملۂ بیانیہّ میں سے لفظِ او کہ مُبتدا تھا - حذف کیا - اُس کے بعد کافِ بیانیہّ اور لفظِ اشت بھی دُور کیا - زَید مردے اشت نیک رہ گیا - اِس کی ترکیب یُوں ہوگی - کہ زَید مُبتدا - مرد مُبیّن اور نیک بیان اُس کا - مُبیّن اور بیان مِل کر خبر ہُوئی - مُبتدا اور خبر مِل کر جملۂ اِسمیہّ ہُوا - اور لفظِ اشت جُملۂ اِسمیہّ کا نِشان ہَے - آسانی کے لِئے یہ کہا جا سکتا ہَے - کہ موصُوف اور صِفت کے درمیان مُضاف الیہ اور حرفِ ربط فاصِل آ سکتے ہَیں - جَیسے مِثالِ مذکورہ میں ذِکر ہُوا - دُوسری مِثال یہ ہَے - چو حرفِ بر آید دُرشت از قلم +

فائدے

(۱) اگر صِفت اپنے موصُوف سے زِیادہ مشہُور ہو - تو موصُوف کو حذف بھی کر دیتے ہَیں - جَیسے - چو ہندی زنم بر سرِ ژندہ پیل میں ہندی سے تیغِ ہندی مُراد ہَے +

(۲) بعض وقت کسرۂ موصوف کی بجائے متقدّمین یائے تعظیم موصوف کے آخر میں لگاتے ہیں۔ جیسے امروز کتابے خوب دیدم۔ مگر متاخّرین نے اس قاعدے کو جائز نہیں رکھّا ÷

(۳) فارسی میں صفت اور موصوف میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا۔ لیکن عربی کی تقلید کرکے والدۂ ماجدہ اور ملکۂ معظمہ کہتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ موصوف خواہ واحد ہو۔ خواہ جمع۔ صفت ہمیشہ واحد ہی آئیگی۔ جیسے مردے خردمند اور مردمانِ خردمند ÷

(۴) کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی ہوتی ہیں۔ جیسے پادشاہِ دادگر و عدل گستر و غریب پرور ÷

۳- بدل و مُبدل مِنہُ

مُبدل منہُ وہ اسم ہے۔ جس کے بعد ایک اسم اُس کا بدل واقع ہو۔ اور معنی میں جو مقصود مُبدل منہُ سے ہے۔ وہی بدل سے ہوتا ہے۔ اور ترکیب میں بدل اور مُبدل منہُ مل کر حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔ جیسے زید برادرِ تو آمد اور زید برادرِ عمرو را دیدم۔ پہلی مثال میں زید مُبدل منہُ۔ برادرِ تو بدل ہے۔ بدل اور مُبدل منہُ مل کر فاعل ہیں فعل آمد کے۔ اور دُوسری مثال میں زید مُبدل منہُ اور برادرِ عمرو بدل۔ اور دونو مل کر مفعول ہیں دیدم فعل با فاعل کے۔ شاہ عبّاس میں شاہ مُبدل منہُ اور عبّاس بدل۔ اور مُبدل منہُ کے آخر کسرہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ شاہ عبّاس میں شاہ کی ہ کو مکسور پڑھنا غلط ہے ÷

بدل مُبدل منہُ میں اور صفت موصوف میں یہی فرق ہے۔ کہ مُبدل منہُ کا آخر مکسور نہیں پڑھتے۔ اور موصوف کا

پڑھتے ہیں +

بعض فارسی نحوی بدل کو عطفِ بیاں کہتے ہیں۔ اور بعض بدل میں اور عطفِ بیاں میں یہ فرق کرتے ہیں۔ کہ بدل اور مُبدل مِنہُ میں مقصود مُبدل مِنہُ نہیں۔ صرف بدل ہی ہوتا ہے۔ اور عطفِ بیاں میں دونو مقصود ہوتے ہیں۔ جیسے امام من علی اسدُاللہ است۔ اسدُ اللہ عطفِ بیاں ہے علی کا۔ اور علی کے لفظ سے جو مقصود ہے۔ وُہی اسدُ اللہ کے لفظ سے ہے۔ یعنی امام میرا وُہ علی ہے۔ کہ جس کا خطاب اسدُ اللہ ہے +

۴۔ مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہُ

مُستثنیٰ وُہ اِسم ہے۔ جو لفظِ اِستِثنا کے بعد واقع ہو۔ فارسی میں اِستِثنا کے لفظ مگر۔ جز۔ ورا۔ اور عربی میں لفظ اِلّا و ماسوا ہیں جو فارسی میں بھی مُستعمل ہیں۔ اِستِثنا کے معنی ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے یا ایک شخص کا مجمع میں سے الگ کرنا ہیں۔ جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا ہو۔ اُسے مُستثنیٰ کہتے ہیں۔ اور جس چیز میں سے مُستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں۔ اُس کو مُستثنیٰ مِنہُ کہتے ہیں۔ مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر حُکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔ جیسے ہمہ دوستاں آمدند مگر زید۔ ترجمہ۔ سب دوست آئے مگر زید۔ یعنی زید نہیں آیا۔ اور جیسے ہمہ دُشمناں را زدم مگر زید را۔ زید پہلی مِثال میں سب دوستوں سے الگ ہوگیا۔ سب آئے۔ وُہ نہیں آیا۔ اور دُوسری مِثال میں سب دُشمنوں سے الگ ہو گیا۔ کیونکہ سب کو مارا۔ اُس کو نہیں مارا۔ ترکیب اِس کی یہ ہے۔ آمدند فعل۔ مگر لفظِ اِستِثنا۔ زید مُستثنیٰ۔ اور ہمہ

دوستاں مُستثنیٰ مِنہُ۔ پس مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر فاعِل ہُوئے آمدند کے۔ پس فِعل فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہّ ہُوا۔ دُوسری مِثال کی ترکیب یہ ہَے۔ زدم فِعل با فاعِل۔ مگر لفظِ اِستِثنا۔ زَید مُستثنیٰ اور دُشمناں مُستثنیٰ مِنہُ۔ پس مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر مفعُول ہُوا فِعل کا۔ فِعل با فاعِل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہّ ہُوا۔ اور جَیسے قَوم آمد جز زَید۔ یہاں قَوم مُستثنیٰ مِنہُ اور زَید مُستثنیٰ ہَے۔ اور کبھی مُستثنیٰ مِنہُ محذُوف بھی ہوتا ہَے۔ جَیسے نیامد بمن جز زَید۔ یعنی کسے نیامد بمن جز زید۔ ترجمہ۔ کوئی میرے پاس سِوائے زَید کے نہ آیا۔ لفظِ زَید مُستثنیٰ اور کسے مُستثنیٰ مِنہُ محذُوف ہَے۔ اور جَیسے نہ زدم جز زَید۔ یعنی کسے را نہ زدم جز زَید۔ ترجمہ۔ مَیں نے کِسی کو سِوائے زَید کے نہ مارا۔ کسے مُستثنیٰ مِنہُ محذُوف ہَے۔ اور زَید مُستثنیٰ ✣

مُستثنیٰ دو قِسم پر ہوتا ہَے۔ ایک مُتّصِل جِس میں مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہُ ایک جِنس کے ہوں۔ جَیسے ہمہ مردُماں آمدند مگر زَید۔ دُوسرے مُنقطع یا مُنفصِل جِس میں دونو ایک جِنس سے نہ ہوں۔ جَیسے پادشاہ سیم و زر داد بجز زمین ✣

۵۔ اسمائے اِشارت

تُم صرف کے بیان میں پڑھ چُکے ہو۔ کہ اسمائے اِشارت وُہ اِسم ہَیں۔ جِن کے ذریعے سے کِسی کی طرف اِشارہ کیا جائے۔ اور مُشارٌ اِلَیہ وُہ ہَے۔ جِس کی طرف اِشارہ کریں۔ لفظِ آں دُور کے اِشارے کے واسطے ہَے۔ جَیسے آں کس۔ آں اِسمِ اِشارہ اور کس مُشارٌ اِلیہ۔ اور لفظِ اِیں نزدیک کے اِشارے کے واسطے ہَے۔

جیسے اِیں مرد - اِیں اِسْمِ اِشارہ - مرد مُشارٌ اِلَیہ - اِسْمِ اِشارہ اور مُشارٌ اِلَیہ مِل کر ایک کلِمے کا حُکم رکھتے ہیں - جیسے اِیں دُزد را بِزن - ترکیب اِس کی یہ ہے - کہ بِزن فِعل با فاعِل - اِیں اِسْمِ اِشارہ - دُزد مُشارٌ اِلَیہ - اِسْمِ اِشارہ ساتھ مُشارٌ اِلَیہ کے مِل کر مفعُول ہُوا - اور لفظِ را علامت مفعُول کی ہے - فِعل با فاعِل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہُوا +

۶ - جار و مجرُور

عربی میں جار وُہ حرف ہیں - جو جس اِسْم پر آتے ہیں - اُس اِسْم کو جرّ دیتے ہیں - جرّ کہتے ہیں زیر کو بیاے تحتانی - اور جار کے معنی زیر دینے والا - اور جس اِسْم کو زیر دیتے ہیں - اُس کو مجرُور کہتے ہیں - اِن حرفوں کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہیں - کیونکہ جار کہتے ہیں کھینچنے والے کو - یعنی یہ حرف وُہ ہیں - کہ فِعل یا شِبہِ فِعل کے معنی اِسْم کی طرف کھینچ کر پہنچا دیتے ہیں - وُہ حرف فارسی میں یہ ہیں - (۱) **براے** - (۲) **بہر** - (۳) **پے** بہ معنۂ براے - اِن تینوں حرفوں پر لفظِ از بھی زائد آتا ہے - جیسے از براے خُدا اور از بہرِ من اور از پئے تو - (۴) **جُز** - اِس حرف پر کبھی باے مُوحّدہ بھی زائد ہوتی ہے - جیسے بجُز تو - (۵) **چو** اور **چُوں** جو تشبیہ کے معنی میں ہو - (۶) **باے مُوحّدہ** - (۷) **در** اور **اندر** - (۸) **بر** - (۹) **از** - (۱۰) **تا** - (۱۱) **با** - (۱۲) **را** - وُہ را جو براے کے معنی میں آئے +

جار مجرُور فِعل سے یا فِعل کے شِبہ سے تعلُّق رکھتے ہیں - فِعل کا شِبہ مصدر اور اِسْمِ فاعِل اور اِسْمِ مفعُول اور صِفتِ مُشبّہ ہیں - مِثال

جار مجرور کی یہ ہے۔ کہ آمدم براے تو۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ کہ آمدم فعل با فاعل۔ اور براے جار اور تو مجرور۔ جار اور مجرور متعلق فعل کے۔ فعل با فاعل ساتھ متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا۔ اسی طرح سے کارے ندارم بتو اور رفتم در بازار اور نشستم بر تخت اور رفتم از بریلی تا دہلی اور خدا را بر منِ مسکیں بہ بخشا۔ ترکیب آخری فقرے کی یہ ہے۔ کہ بہ بخشا فعل با فاعل۔ را جار۔ لفظِ خدا مجرور۔ بر جار۔ من موصوف۔ مسکیں صفت۔ صفت اور موصوف مل کر مجرور ہوئے جار کے۔ جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے۔ فعل با فاعل ساتھ مفعول اور ہر دو متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا۔ اور زید نویسندہ است بہ قلم۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ کہ زید مبتدا۔ نویسندہ خبر۔ است نشان جملۂ اسمیہ کا۔ باے موحدہ جار۔ قلم مجرور۔ جار اور مجرور متعلق نویسندہ کے۔ جو شبہ فعل کا ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہُوا ✣

یاد رکھو۔ کہ جار اور مجرور مل کر حکم حرف کا رکھتے ہیں۔ یعنی وہ مل کر فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہو سکتے ✣

جس عبارت میں جار اور مجرور ہوں۔ اور فعل یا شبہ فعل کا نہ ہو۔ وہاں فعل کو یا فعل کے شبہ کو پیدا کرتے ہیں۔ جیسے ع

بنامِ جہاں دارِ جاں آفریں

اس میں جار اور مجرور ہیں۔ فعل اور شبہ فعل کا نہیں۔ یہاں سرِ مصرع ابتدا مے کنم مقدر کرتے ہیں۔ اور جار اور مجرور کو

اُس کے مُتعلّق کہتے ہَیں - اَور جَیسے زید در خانہ اشت -یہاں لفظ مَوجُود جو عربی کا اِسمِ مفعُول ہَے - پَیدا کرتے ہَیں - اصل اِس کی یُوں ہَے -کہ زید در خانہ مَوجُود اشت -ترکیب اِس کی یہ ہَے -کہ زید مُبتدا - در جار- خانہ مجرُور- اشت نشان جُملہءِ اِسمیّہ کا -جار اَور مجرُور مُتعلّق مَوجُود کے ہوکر خبر ہُوئی مُبتدا کی- مُبتدا ساتھ خبر کے مِل کر جُملہءِ اِسمیّہ ہُوا ٭

فائدہ -کبھی چو اَور چُوں بمعنی مِثل کے مُضاف ہوتے ہَیں - اَور ترکیب مِیں مانند اِسم کی مُبتدا اَور خبر اَور فاعل اَور مفعُول ہوتے ہَیں- جَیسے زید چُوں شیر اشت -یعنی زید شیر کی مانند ہَے- زَید مُبتدا -چُوں بمعنےءِ مانند مُضاف -شیر مُضاف اِلَیہ - دونو مِل کر خبر ہُوئی -مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملہءِ اِسمیّہ ہُوا ٭

مخفی نہ رہے -کہ جار اَور مجرُور جِن کے مُتعلّق ہوتے ہَیں- اُن کے اَور جار اَور مجرُور کے معنی آپس مِیں مربُوط ہوتے ہَیں- اگر مربُوط نہ ہوں -تو جانو -کہ جار اَور مجرُور اُس کے مُتعلّق نہیں -اِس صُورت مِیں اَور کوئی فِعل یا شِبہ فِعل کا پَیدا کرکے اُس کے مُتعلّق کرو -تاکہ وُہ معنی مِیں مربُوط ہو ٭

۷-مَوصُول و صِلہ

مَوصُول وُہ ناتمام اِسم ہَے -جِس کے بعد جب تک ایک جُملہ مذکُور نہ ہو -اِس قابِل نہیں -کہ مُبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعُول یا مُضاف اِلَیہ ہو سکے -اِس جُملے کا نام صِلہ مَوصُول کا ہَے- اِس جُملے کے سِرے پر کاف مِثل کاف بیانیّہ کے یا لفظ چہ ہوتا ہَے -اُس کو کافِ صِلہ یا کافِ سرِ جُملہ کہتے ہَیں - اسماے

موصول یہ ہیں - آنکہ - آنانکہ - ہر آنکہ - ہرکہ - یہ چاروں کلمے واسطے اشخاص کے ہیں - آنچہ - ہر آنچہ - ہرچہ - یہ تینوں کلمے اشیا کے واسطے ہیں - اور یاے مجہول جو کسی اسم نکرہ کے آخر ہو - اور اُس کے بعد کاف صلے کا ہو - جیسے کسیکہ - کسانیکہ - شخصیکہ - امریکہ - چیزیکہ - اُس اسم کو بھی موصول جانو - اور جس اسم نکرہ کے اوپر لفظ آں ہو - اور بعد اُس اسم کے کاف صلے کا ہو - وُہ بھی موصول ہے - جیسے ع

آں کس کہ مرا بکُشت و باز آمد پیش

اور صلے میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے - جو موصول کی طرف پھرتی ہے +

فائدہ - آں جو موصول ہے - اُس کے اور یاے موصول کے معنی ایک ہیں - اور آنانکہ جمع کے واسطے لاتے ہیں - مثالیں سب کی بیان کی جاتی ہیں - اور ایک مثال کی ترکیب بھی لکھی جاتی ہے - ۵

آنکہ در آدم دمیدہ رُوح را   داد از طوفاں نجاتے نُوح را

ترکیب اِس کی یہ ہے - آں موصول - کاف صلے کا - دمیدہ فعل ماضی قریب - ضمیر اُس میں جو پھرتی ہے موصول کی طرف - فاعل ہے فعل کا - رُوح مفعُول - لفظِ را علامت مفعُول کی - در جار - آدم مجرُور - جار مجرُور مُتعلق فعل کے - فعل ساتھ فاعل اور مفعُول اور مُتعلِق کے مِل کر جُملۂ فعلیہ ہو کر صِلہ ہُوا موصُول کا - موصُول صلے سے مِل کر فاعل ہُوا داد کا - نُوح مفعُولِ اوّل - لفظِ را علامت مفعُول کی - اور نجاتے مفعُولِ ثانی - از حرفِ جار - طوفاں مجرُور - جار مجرُور مُتعلِق فعل کے - پس فعل فاعل اور

مفعولات اور متعلق کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا-اور بعضے دُوسرے مصرع کے پہلے واوِ عاطفہ مان کر پہلے جُملے کو معطوف علیہ اور دُوسرے کو معطوف بنا کر صلہ موصول کا بناتے ہیں-اور صلہ موصول مل کر خبر مُبتدا محذوف او کی سمجھتے ہیں - اِس صورت میں مُبتدا اور خبر مل کر جُملۂ اِسمیہ ہُوا-باقی موصولات کی مثالیں اشعارِ ذیل سے دریافت کرو-اور مشق کے لیئے اُن کی ترکیب بھی کرو +

ابیات

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بُود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
ہر آنکہ تُخمِ بدی کشت وچشم نیکی داشت	دماغِ بیہدہ پُخت وخیالِ باطل بست
ہر کہ آمد عمارتِ نَو ساخت	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
آنچہ او گُفت غیرِ آں کردن	نیست سُودے بجُز زیاں کردن
ہر آنچہ کہ مے بایدت پیش گیر	سرِ ما نداری سرِ خویش گیر
آنکس کہ مرا بکُشت و باز آمد پیش	مانا کہ دلش بسوخت بر کُشتۂ خویش
کسے کانش ظُلم زد در جہاں	بر آورد از اہلِ عالم فُغاں
کسانیکہ زیں راہ بر گشتہ اند	برفتند و بسیار سر گشتہ اند
غریبے کہ پُر فتنہ باشد سرش	میازار و بیروں کُن از کشورش

فائدہ-کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں-چُنانچہ بعد حرف ندا کے-جیسے ؎ اے درُونت برہنہ از تقوے-کز برُوں جامۂ ریا داری-یعنی اے آنکہ درُونت + اور ایکہ-ہر کہ-ہر چہ مُخفّف اے آنکہ و ہر آنکہ و ہر آنچہ کے ہیں +

یاد رکھو-کہ صلے میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے-اور

کبھی مفعول - کبھی مضاف اِلیہ - کبھی مُبتدا - اِن سب میں ضمیر فاعل ہی کی محذوف نہیں ہوتی - اکثر اور ضمیروں کو حذف کرکے موصول کو اُس کے قائم مقام رکھتے ہیں - اگر ضمیرِ مفعول کے ساتھ لفظِ را نشان مفعول کا ہو - تو وہ لفظِ را بھی موصول کے ساتھ لگا دیتے ہیں - ضمیرِ فاعل کی مثال پچھلی بیتوں میں گزری *

مُبتدا و محذوف ضمیرِ صلہ کی مثال

آں کہ ستمگار اشت - گنہگار اشت - اصل اِس کی یہ ہے - کہ آں کہ او ستمگار اشت - گنہگار اشت - لفظِ او مُبتدا ہے - جو حذف کیا گیا ہے - اور موصول کو قائم مقام رکھا - اور ستمگار خبر - یہ جُملۂ اِسمیّہ صلہ ہُوا - اور موصول ساتھ صلے کے مِل کر مُبتدا ہُوا - اور گنہگار خبر - مُبتدا اور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا *

مفعول و محذوف ضمیرِ صلہ کی مثال

آں را کہ فلک بمسندِ عشق نشاند   خاک درِ دوشت را بباِلیں میخواند

اصل اِس کی یہ ہے - کہ آنکہ او را فلک بر مسندِ عشق نشاند - ترکیب اِس کی یہ ہے - آں موصول - کاف صلے کا - نشاند فعل - فلک فاعل - اور ضمیرِ او مفعول - لفظِ را نشان مفعول کا - ضمیرِ مفعول یعنی لفظِ او کو حذف کیا - موصول کو اُس کے قائم مقام کیا - یعنی مفعول قرار دیا - اور لفظِ را نشان مفعول کا اُس کے ساتھ لگایا - باءِ موحّدہ جار - مسند مضاف - عشق مضاف اِلیہ - مضاف اور مضاف اِلیہ مِل کر مجرور ہوئے جار کے - جار مجرور

متعلق نشاند کے۔ نشاند فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلے کے مل کر مبتدا ہوا۔ دوسرا مصرع جملہ ہو کر خبر ہوا۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا +

مضاف الیہ و محذوف ضمیر صلہ کی مثال

کسے را کہ اقبال باشد غلام بود میل خاطر بطاعت مدام

اصل اس کی یہ ہے۔ کسے کہ اقبال غلام او باشد۔ کسے موصول کاف صلے کا۔ باشد فعل ناقص چاہتا ہے اسم اور خبر کو۔ اقبال اس کا اسم۔ غلام مضاف۔ ضمیر او مضاف الیہ۔ اس ضمیر مضاف الیہ کو یعنی لفظ او کو حذف کر کے موصول کو اس کے قائم مقام کیا۔ یعنی مضاف الیہ غلام کا قرار دیا۔ جبکہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہوا۔ قاعدۂ فارسی کے موافق لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ اور بقول بعضے جملۂ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلے کے ساتھ مل کر مبتدا ہوا۔ دوسرا مصرع جملہ ہو کر خبر پڑا۔ پس مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔ دوسری مثال یہ ہے۔

کسے را کہ گردن کشی در سراشت تواضع ازو یافتن خوشتر است

اصل اس کی ہے کسے کہ گردن کشی در سر او شت۔ لفظ سر مضاف۔ ضمیر او مضاف الیہ ہے۔ سو اس کو حذف کیا۔ اور موصول کو سر کا مضاف الیہ ٹھہرایا۔ مضاف جو مضاف الیہ سے

دُور پڑا۔ اِس واسطے لفظِ را نشان مُضاف اِلَیہ کا مَوصُول کے آخر لگایا۔ کسے را ہو گیا۔ گردن کشتی مُبتدا۔ در جار۔ سر مُضاف اَور او مُضاف اِلَیہ۔ مُضاف اَور مُضاف اِلَیہ مِل کر مجرور ہُوا۔ جار اَور مجرور مُتعلّق ثابِت کے ہو کر خبر پڑی مُبتدا کی۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمِیّہ ہو کر صِلہ ہُوا مَوصُول کا۔ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر مُبتدا ہُوا۔ دُوسرا مِصرع اُس کی خبر۔ مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمِیّہ ہُوا +

یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر ایک کِلمے کا حُکم رکھتا ہے۔ مَوصُول کے مُبتدا ہونے کی مِثالیں مذکور ہُوئیں۔ وُہ مِثال جِس میں مَوصُول فاعِل ہے۔ یہ ہے۔ آمد آں کہ او دوشتِ من اشت۔ آمد فِعل۔ آں مَوصُول۔ کاف صِلے کا۔ اَور دوشتِ من اشت جُملہ صِلہ ہے۔ مَوصُول اَور صِلہ مِل کر فاعِل ہُوا آمد کا + اَور وُہ مِثال جِس میں مَوصُول مفعُول ہے۔ یہ ہے۔ یافتم آں را کہ مے جُشتم۔ یافتم فِعل با فاعِل۔ آں مَوصُول کاف صِلے کا۔ مے جُشتم جُملہ صِلہ مَوصُول کا۔ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر مفعُول ہُوا یافتم کا + اَور وُہ مِثال جِس میں مَوصُول مُضاف اِلَیہ ہے۔ یہ ہے۔ آمد غُلامِ آں کہ نامش زید اشت۔ آمد فِعل۔ غُلام مُضاف۔ آں مَوصُول۔ کاف صِلے کا۔ نامش زید اشت۔ جُملۂ صِلہ۔ پس مَوصُول ساتھ صِلے کے مِل کر مُضاف اِلَیہ ہُوا غُلام کا۔ مُضاف ساتھ مُضاف اِلَیہ کے مِل کر فاعِل ہُوا آمد کا + اَور وُہ مِثال جِس میں مَوصُول خبر ہے۔ یہ ہے۔ یار آں اشت کہ دِیدی۔ یار مُبتدا۔ آں مَوصُول۔ کاف صِلے کا۔ دِیدی

فِعل با فاعِل صِلہ ہُوا مَوصُول کا۔ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر خبر ہُوئی مُبتدا کی۔ لفظِ اشت نِشان جُملۂِ اِسمیہّ کا۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂِ اِسمیہّ ہُوا +

۸۔ عدد و معدُود

عدد گِنتی کو کہتے ہَیں۔ اَور جِس چِیز کو گِنتے ہیں۔ اُس کو معدُود کہتے ہَیں۔ جَیسے صد روپیہَ۔ صد عدد ہَے۔ اَور روپیہَ معدُود ہَے۔ عدد اَور معدُود مِل کر حُکم ایک کلِمے کا رکھتے ہَیں۔ جَیسے ہزار روپیہَ میخواہم۔ ہزار روپیہَ مفعُول ہَے مے خواہم فِعل با فاعِل کا + حقِیقت میں عدد صِفت ہوتا ہَے معدُود کا۔ اکثر مُقدّم آتا ہَے معدُود پر۔ جَیسے ہزار روپیہَ یعنی اَیسے روپے کہ ہزار ہَیں۔ اگر صِفت اَور مَوصُوف کہیں۔ جب بھی ایک کلِمے کا حُکم رکھتے ہَیں +

مُبتدی کو سَو تک گِنتی ہِندی اَور فارسی کی یاد کرنی ضرور ہَے۔ سو اِس جدول میں مُندرج ہَے +

فائدہ۔ عدد کے لکھنے کے واسطے رُقُوم ہِندی کی نَو شکلیں مُقرّر ہَیں۔ وُہ یہ ہَیں +

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ایک	دو	تِین	چار	پانچ	چھ	سات	آٹھ	نَو

اَور اِن رقموں کو لکھنے کے لِئے مرتبے مُقرّر ہَیں۔ جِس مرتبے کی رقم ہو۔ اُس مرتبے میں اُس کو لکھنا چاہیئے۔ اور جَونسا مرتبہ خالی رقم سے ہو۔ وہاں نُقطہ رکھ اُس کو مجازاً صِفر کہتے ہَیں۔

لکھنا چاہیے - مرتبے اعداد کے بے نہایت ہیں - تھوڑے سے مُبتدی کے واسطے لکھے جاتے ہیں - باقی کسی حساب کی کتاب میں دیکھنے چاہئیں +

۱	از یک تا نُہ	آحاد	۱۱	از دہ ارب تا نوَد ارب	عشرات ارب
۲	از دہ تا نود	عشرات	۱۲	از کھرب تا نہ کھرب	کھرب
۳	از صد تا نُہ صد	مآت	۱۳	از دہ کھرب تا نوَد کھرب	عشرات کھرب
۴	از ہزار تا نُہ ہزار	اُلوف	۱۴	از نیل تا نُہ نیل	نیل
۵	از دہ ہزار تا نوَد ہزار	عشرات اُلوف	۱۵	از دہ نیل تا نوَد نیل	عشرات نیل
۶	از لک تا نُہ لک	لکوک	۱۶	از پدم تا نُہ پدم	پدم
۷	از دہ لک تا نوَد لک	عشرات لکوک	۱۷	از دہ پدم تا نوَد پدم	عشرات پدم
۸	از کرور تا نُہ کرور	کرور	۱۸	از سنکھ تا نُہ سنکھ	سنکھ
۹	از دہ کرور تا نوَد کرور	عشرات کرور	۱۹	از دہ سنکھ تا نوَد سنکھ	عشرات سنکھ
۱۰	از ارب تا نُہ ارب	ارب			

یک ایک	دو دو	سہ تین	چہار چار	پنج پانچ	شش چھ	ہفت سات
ہشت آٹھ	نُہ نَو	دہ دس	یازدہ گیارہ	دُوازدہ بارہ	سیزدہ تیرہ	چہاردہ چَودہ
پانزدہ پندرہ	شانزدہ سولہ	ہفتدہ سترہ	ہژدہ اٹھارہ	نوزدہ اُنیس	بیست بیس	بیست و یک اکیس
بیست و دو بائیس	بیست و سہ تیئیس	بیست و چہار چوبیس	بیست و پنج پچیس	بیست و شش چھبیس	بیست و ہفت ستائیس	بیست و ہشت اٹھائیس

بیست و نہ اُنتیس	سی تیس	سی و یک اِکتیس	سی و دو بتیس	سی و سہ تینتیس
سی و چہار چونتیس	سی و پنج پینتیس	سی و شش چھتیس	سی و ہفت سینتیس	سی و ہشت اڑتیس
سی و نہ اُنتالیس	چہل چالیس	چہل و یک اِکتالیس	چہل و دو بیالیس	چہل و سہ تینتالیس
چہل و چہار چوالیس	چہل و پنج پینتالیس	چہل و شش چھیالیس	چہل و ہفت سینتالیس	چہل و ہشت اڑتالیس
چہل و نہ اُنچاس	پنجاہ پچاس	پنجاہ و یک اِکیاون	پنجاہ و دو باون	پنجاہ و سہ ترپین
پنجاہ و چہار چوّن	پنجاہ و پنج پچپن	پنجاہ و شش چھپّن	پنجاہ و ہفت ستّاون	پنجاہ و ہشت اٹھاون
پنجاہ و نہ اُنسٹھ	شصت ساٹھ	شصت و یک اِکسٹھ	شصت و دو باسٹھ	شصت و سہ تریسٹھ
شصت و چہار چونسٹھ	شصت و پنج پینسٹھ	شصت و شش چھیاسٹھ	شصت و ہفت سڑسٹھ	شصت و ہشت اڑسٹھ
شصت و نہ اُنہتّر	ہفتاد سترّ	ہفتاد و یک اِکہتّر	ہفتاد و دو بہتّر	ہفتاد و سہ تہتّر
ہفتاد و چہار چوہتّر	ہفتاد و پنج پچھتّر	ہفتاد و شش چھہتّر	ہفتاد و ہفت ستتّر	ہفتاد و ہشت اٹھتّر
ہفتاد و نہ اُناسی	ہشتاد اسّی	ہشتاد و یک اِکیّاسی	ہشتاد و دو بیاسی	ہشتاد و سہ تراسی

ہشتاد و چہار چوراسی	ہشتاد و پنج پچاسی	ہشتاد و شش چھیاسی	ہشتاد و ہفت ستاسی	ہشتاد و ہشت اٹھاسی	ہشتاد و نُہ نواسی
نوَد نوّے	نوَد و یک اِکانوے	نوَد و دو بانوے	نوَد و سہ ترانوے	نوَد و چہار چورانوے	نوَد و پنج پچانوے
نوَد و شش چھیانوے	نوَد و ہفت ستانوے	نوَد و ہشت اٹھانوے	نوَد و نُہ ننانوے	صد سَو	

ایک سَو کو یک صد - دو سَو کو دو صد - تین سَو کو سہ صد کہتے ہیں - اَور دس سَو کا ہزار ہوتا ہے - اِسی طرح سے یک ہزار - دو ہزار - سہ ہزار - اَور گنتی میں پہلے ہزار - پھر سینکڑے - پھر عدد جو جدول میں ہیں - لکھنے پڑھنے چاہئیں - جیسے یک ہزار یک صد و سی و یک یعنی ایک ہزار ایک سَو اِکتّیس +

۹ - عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وُہ کلِمہ یا کلام ہے - جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو - اَور معطوف علیہ وُہ کلِمہ یا کلام ہے - جو حرفِ عطف سے پہلے واقع ہو - کلِمے کا عطف کلِمے پر ہوتا ہے - اَور کلام کا کلام پر - عطف کے معنی ہیں حرفِ عطف کے ذریعے سے معطوف کا معطوف علیہ کی طرف پھیرنا - یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال کا شریک کرنا - جیسے زَید و بکر آمد - اِس کی ترکیب اِس طرح کرینگے - آمد فِعلِ لازِم - زَید معطوف علیہ - و حرفِ عطف کا - بکر معطوف - معطوف علیہ معطوف سے مِل کر فاعِل ہُوا آمد فِعل کا - فِعل ساتھ فاعِل کے مِل کر جُملۂ فِعلیہّ ہُوا - یہ عطف کلِمے کا کلِمے پر ہُوا - اَور جُملۂ معطوفہ کے حال میں تم پڑھ چکے ہو -

کہ کلام کا عطف کلام پر کس طرح ہوتا ہے +

۱۰-مُرکّب اِمتزاجی

یہ بھی کم سے کم دو کلموں کے مِلنے سے بنتا ہے- اور اِس میں کوئی حرف محذوف نہیں ہوتا- دونو کلموں کے جُدا جُدا معنی نہیں لئے جاتے- بلکہ دونو مِل کر ایک معنی دیتے ہیں- اور دونو ایک کلمے کا حکم رکھتے ہیں- جیسے اکبر آباد- شاہجہاں آباد- جیسے او به شاہجہاں آباد رفتہ است- ترکیب اِس کی یُوں ہوگی- رفتہ است فِعل- او فاعِل- به جار- شاہجہاں آباد مُرکّب اِمتزاجی مجرُور- جار مجرُور مُتعلِّق فِعل- فِعل اپنے فاعِل اور مُتعلِّق کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہ ہُوا +

حال اور ذُو الحال- تمیز اور مُمیّز میں سے ہر ایک ایک کلمے کا حکم رکھتا ہے- جیسے زید نالاں مے آمد- ده من آرد خریدم- اِن کی ترکیب اِس طرح کرینگے +

زید ذُوالحال- نالاں حال- ذُوِ الحال و حال مِل کر فاعِل مے آمد فِعل کا- فِعل فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہ ہُوا +

ده من عدد معدُود مِل کر مُمیّز- آرد تمیز- مُمیّز تمیز کے ساتھ مِل کر مفعُول ہُوا خریدم فِعل با فاعِل کا- فِعل فاعِل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہ ہُوا +

حروف

حرف کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ کہ حرف کسی اور کلمے کے ملے بغیر معنی نہیں دیتا۔ اب اُس کی قسمیں اور استعمال کا موقع اور معنی بیان کئے جاتے ہیں ÷

حروف کی باعتبار ترکیب کے دو قسمیں ہیں۔ ایک حروفِ مفردہ دوسرے مرکبہ ÷

حروفِ مفردہ

فارسی میں بعض حروفِ تہجّی ایسے ہیں۔ کہ وہ اور کلموں سے مل کر اپنے معنی دیتے ہیں۔ جیسے بمدرسہ۔ مدرسے میں۔ رفتم میں گیا۔ اِس قسم کے حروف یہ ہیں۔ الف۔ب۔ت۔چ۔ ش۔ک۔م۔ن۔و۔ہ اور ی۔ اِن کو حروفِ مفردہ کہتے ہیں۔ اِن حروف کے مشہور معنی لکھے جاتے ہیں ÷

الف

الف وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ساکن ہو۔ اور اُس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش نہ ہو۔ اگر متحرّک ہو۔ یا اُس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش ہو۔ تو وہ ہمزہ ہے۔ جو اصل میں ہمزہ تھا۔ الف سے بدل کر ہمزہ ہو گیا۔ اور ہمزہ کو عرف میں الف بھی کہتے ہیں۔ اور الف کئی معنی کے واسطے آتا ہے ÷

الف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے ندا	اسما کے آخر	خُدایا ! پادشاہا ! بمعنی اَے خُدا ! اَے پادشاہ !
۲	برائے دُعا	مُضارع میں	کُناد - رساد - بُواد - مخفّف اِس کا باد نفی اِن کی ساتھ میم کے مکناد مرساد - مباد ÷
۳	بمعنۂ فاعل	صیغۂ امر حاضر معروف کے آخر	دانا - بینا - شکیبا - یعنی دانندہ - بینندہ - شکیبندہ ÷
۴	بمعنۂ واوِ عطف	دو کلمۂ مُرادِف کے درمیان	تگاپو - یعنی تگ و پو - تگادو - یعنی تگ و دو - بمعنی دوڑ دُھوپ ÷
	ایضاً	دو کلمۂ غیر مُرادِف کے درمیان	رُستا خیز - یعنی رُست و خیز - یعنی چُھٹنا اور اُٹھنا ÷
۵	بمعنۂ کثرت	صفت کے آخر	خوشا - یعنی بسیار خوش - بدا - یعنی بسیار بد ÷
۶	زائد	ماضی مُطلق کے آخر	گفتا - یعنی گُفت - و رفتا - یعنی رفت ÷

مثال	موقع	معنی	نمبر
بادا - یعنی باد - شوادا - یعنی شواد +	صیغۂ دُعا کے آخر	زائد	۶
شب و رُوز مخدُومنا طالبا - پئے جیفۂ دُنیوی درتگ اشت - یعنی طالب +	اسما کے آخر	ایضاً	
اِسکندر بکسر - اسمندر بفتح - اُشتلم بضم یعنی سکندر - سمندر و شتلم - اِس الف کو حرکت مابعد کی دیتے ہیں +	اسما کے اوّل	ایضاً	
ابر - ابا - ابے بمعنی بر و با و بے کہ بمعنۂ نفی اشت +	بعض حرُوف کے اوّل	ایضاً	
دردا - دریغا - واغوثا - واحسرتا +	اسما کے آخر	برائے درازئِ آواز یعنی نُدبہ	۷
دوشا دوش - لبالب - یعنی دوش پیوسته به دوش و لب پیوسته به لب +	دو کلمۂ مکرّر کے درمیان	برائے پیوستگی	۸

مثال	موقع	معنی	نمبر
		ب	
آشنائیٔ بہ تو چہ دردِ سر است۔ یعنی آشنائیٔ تیرے ساتھ ✢	اسما کے اوّل	برائے اتّصال بمعنیٔ ساتھ	۱
اُفتم بہ پائے تو کہ بہ بخشی خطاے من۔ یعنی در پائے تو ✢	״	بمعنیٔ در	۲
بیا کہ دل بہ عجب لذّتے ہم آغوش است۔ یعنی با عجب لذّتے ✢	״	بمعنیٔ مع	۳
جانم بہ لب رسید بہ جاناں خبر کنید۔ یعنی بر لب رسید ✢	״	بمعنیٔ بر	۴
بہ طوافِ کعبہ رفتم۔ یعنی برائے طوافِ کعبہ ✢	״	بمعنیٔ برائے	۵
جمالِ دوست بہ دیدن نمے شود آخر۔ یعنی از دیدن آخر نمے شود ✢	״	بمعنیٔ از	۶

نمبر	معنی	موقع	مثال
۷	بمعنۓ را	اسما کے اوّل	دادہ اند آنچہ بہ ما کاشکے از ما گیرند+ یعنی آنچہ مارا دادہ اند +
۸	بمعنۓ سبب	"	زید بہ جرم دُزدیدن گرفتار شُدہ است+
۹	بمعنۓ مدد	"	تازہ مے سازم بہ ناخُن باز داغِ خویش را یعنی بہ مددِ ناخُن +
۱۰	بمعنۓ موافق	"	نفس در آتشِ دِل بارہا گُداخت مرا۔ کہ ایں چنیں بمُرادِ دِلِ تو ساخت مرا یعنی مُوافقِ مُرادِ دِلِ تو +
۱۱	بمعنۓ نزدیک	"	یا رب تو مرا بدوشت برساں + یعنی نزدیکِ دوشت +
۱۲	بمعنۓ وسیلہ و طُفیل	"	عصیانِ مرا دو نصف کُن در عرصات۔ نصفے بہ حسن بہ بخش و نصفے بہ حُسین یعنی بوسیلہ و بطُفیلِ حسن و حُسین+

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱۳	بمعنیٔ قسم	اسما کے اوّل	بہ خُدائے کریم عزّ و جلّ یعنی قسم مے خُورم بہ خُدائے کریم عزّ و جلّ +
۱۴	برائے ابتدا	"	بنامِ جہاندارِ جاں آفریں۔ یعنی ابتدا مے کُنم بنامِ جہاندارِ جاں آفریں +
۱۵	برائے مُقابلہ و مُعاوضہ	"	پدرم روضۂ رضواں بہ دو گندم بفروخت یعنی بعوض دو دانۂ گندم +
۱۶	برائے پیوستگی	دو کلمۂ مکرّر کے درمیان	دمبدم ساعت بساعت باد افزُوں جاہِ تو یعنی دم پیوستہ بدم و ساعت پیوستہ بساعت +
۱۷	بمعنیٔ برابر و مانند	اسما کے اوّل	بہ صُورتِ تو بُتے کمتر آفرید خُدا ۔ یعنی برابر و مانندِ صُورتِ تو +
۱۸	بمعنیٔ لائق	"	صائب کنُوں کہ درد بہ درماں نماندہ است۔ اے لائقِ درماں +
۱۹	برائے تفسیرِ در	"	بہ دریا در منافع بیشمار است ۔ یعنی در دریا +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲۰	برائے تفسیرِ بر	اسما کے اوّل	چُوں آخْتنِ رُستمِ سکزی بہ پِسر بر۔ یعنی بر پِسر +
۲۱	بمعنیٔ تحت و پایٔیں	″	کرا پاے خاطِر در آید بہ سنگ - یعنی زیرِ سنگ در آید +
۲۲	بمعنیٔ رُخ	″	بہ گردن رفتد سرکش و تُند خُوے۔۔یعنی بر رُخِ گردن - گردن کے بل +
۲۳	بمعنیٔ اضافت	″	ور زر داری بہ زور مُحتاج نۂ۔یعنی مُحتاجِ زور نۂ یعنی تُو زور کا مُحتاج نہیں +
۲۴	بمعنیٔ طرف	″	من رُو بہ قبلہ دارم تو رُو بہ دَیر داری۔ یعنی طرفِ قبلہ و طرفِ دَیر +
۲۵	زائد	اِسم کے پہلے	آں قطرہ ام کہ چرخ بہ دُور افگند مرا۔ یعنی دُور افگند مرا +
	″	حرف کے پہلے	نخواہم ندانم بجز نامِ تو - یعنی جُز نامِ تو +

(سمت حاشیہ:) ایک ہی طرح دو قسم پر ہے۔ زائدہ اور شستہ +

[1] ہر دو سے مُراد ۱۹ و ۲۰ نمبر کی مثالیں ہیں +

مثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے بگفت - بخرید ؛	افعال کے پہلے	زائد	۲۵
	ت		
کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے - جیسے بارت بزدم اور بزدمت بار - یعنی بزدم بارِ تو - کبھی مفعول واقع ہوتی ہے - جیسے دادمت زر اور زرت دادم - یعنی زر ترا - اگر کلمے کے آخر ہ ہو - تو الف ت پر زیادہ کرو - جیسے خانہ ات - اگر الف یا واو ہو - یاے تحتانی زیادہ کرو - جیسے صفایت اور بویت - اور کبھی یاسے تحتانی نہیں زیادہ کرتے - کہتے ہیں ؎ ببوسم پات بینم روت اے جاں	کلمے کے آخر	براے خطابِ حاضر	۱
واوِ معدولہ اس کے آخر زیادہ کرکے تو پڑھتے ہیں - تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے - جیسے آمدی تو - تو کجائی - زید توئی - غلام تو ؛	علحدہ	ایضاً	۲

نمبر	معنی	موقع	مثال
١	بمعنیٔ خود	راسم کے آخر	از بازگشت مرانم اے شاہ۔یعنی از بارگاہِ خود +
٢	زائد	"	جیسے بارش۔ بارشت +

چ

نمبر	معنی	موقع	مثال
١	برائے سبب	جملے کے پہلے	این طعام نخوردم چہ بے مزہ بود۔ یعنی میں نے نہ کھایا اس سبب سے کہ بے مزہ تھا +
٢	برائے استفہام	اکثر جملے کے پہلے	چہ گفتی؟ کیا کہا تو نے۔ چیستی؟ کیا ہے تو۔ چہ حال است؟ کیا حال ہے +
٣	برائے تعظیم	کلمے کے پہلے	جیسے زنگہ تا چہ شاہی گرفت +
۴	برائے تحقیر	ایضاً	ما چہ باشیم و چہ باشد دلِ غم پرورِ ما۔ یعنی ما چہ حقیر باشیم و دلِ ما چہ حقیر باشد +
۵	بمعنیٔ چیز	حرفِ ہر کے ساتھ	ہر چہ از دوست مے رسد نیکوست +
٦	بمعنیٔ ہرچہ	سرِ کلمہ و کلام	چہ باشد میسّر بودی فرست۔ یعنی ہرچہ میسّر باشد +

ش

نمبر	معنی	موقع	مثال
١	ضمیرِ غائب	آخرِ کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے۔جیسے دادمش انعام و انعامش دادم۔ ماقبل اس کا مفتوح

مثال	موقع	معنی	نمبر
ہوتا ہے - اگر کافِ بیانی ماقبل اس کے ہو تو مکسور پڑھتے ہیں - جیسے کش + اگر ہ والے کلمے کے بعد ہو - تو ہ کے بعد ہمزۂ مفتوح زیادہ کرتے ہیں - جیسے خانہ اش - کاشانہ اش - کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے - جیسے غلامش + اگر مضاف وہ کلمہ ہو - کہ جس کے آخر الف یا واو ہو - تو بعد الف کے یا واو کے یاے تحتانی مفتوحہ زیادہ کر کے شین سے ملا کر پڑھتے ہیں - جیسے خُویش بُویش - صفایش - اور کبھی یاے تحتانی مفتوح نہیں بھی لاتے ہیں - پڑھتے ہیں - خُوش - بُوش - صفاش - جفاش +			
جیسے کوشش و کشش بمعنۓ کوشیدن و کشیدن - ماقبل شین مصدری کا ہمیشہ مکسور ہوتا ہے +	بعد صیغۂ امرِ حاضر معروف	بمعنۓ حاصلِ مصدر	۲
خودش آمد - یعنی خود آمد +	آخرِ کلمہ	زائد	۳
ک			
بر درت آمدم کہ لطف کنی - یعنی بر درت آمدم بدیں سبب کہ لطف کنی +	درمیانِ دو جملہ	براے علت و سبب	۱

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲	براے بیان	مُبیّن کے بعد	صد شُکر کہ بُرد نامہ ام رنگِ قبول +
	"	جُملۂ مقولہ کے پہلے	گُفتم کہ گُلے بچینم از باغ۔ یعنی گُفتم اینکہ گُلے بچینم از باغ +
	"	بعدِ موصول جُملۂ صلہ پر	اَے آنکہ بملکِ خویش پایندہ توئی۔ آں موصول و کافِ صلہ +
	"	موصول محذوف کے بعد	اَے کہ شخصِ منت حقیر نمود +
۳	براے مفاجات یعنی ناگاہ و یکایک	دو جملوں کے درمیان	بُودیم بے خبر کہ سپاہِ عدو رسید۔ یعنی ناگاہ و یکایک +
۴	براے عطف	دو جملوں کے درمیان	اَے بسا اسپ تیز رو کہ بماند + کہ خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد + یعنی اسپ بماند و خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد +
۵	اِستفہام کے لیے بمعنے کدام	ایک جُزو جُملے کا ہوتا ہے	اگر جُملۂ اِسمیّہ ہو۔ تو کافِ اِستفہام کا خبر پڑتا ہے۔ جیسے ایں مرد کیست؟ ایں مرد مُبتدا۔ کافِ اِستفہام کا خبر۔ اور است علامت جُملۂ اِسمیّہ کی۔ اگر جُملۂ فعلیّہ ہو۔ تو فاعل ہوگا۔ جیسے

مثال	موقع	معنی	نمبر
کہ آمد ؟ یا مفعول ہوگا - جیسے کرا زدی - کلمۂ زدی فعل با فاعل - کاف استفہام مفعول - اور لفظ را نشانِ مفعول کا ہوگا + فائدہ - استفہام کیا ہے ؟ پوچھنا ایک بات کا - استفہام تین طرح کا ہوتا ہے - ایک استفہام اقراری ہے - کہ جس سے اقرار دریافت ہو - جیسے ؎ دوش در بزم تو آزردہ و ناشاد کہ بود ؟ من نہ بودم ہدفِ ناوکِ بیداد کہ بود ؟ ترجمہ - کل رات تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد کون تھا ؟ میں نہ تھا نشانہ ظلم کا کون تھا ؟ اس کلام سے اقرار ہوا - کہ شاعر کہتا ہے - تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد اور نشانہ ظلم کا میں تھا + دوسرا استفہام انکاری - کہ اس سے انکار معلوم ہو - جیسے ؏ کہ مے گوید کہ بر عزم سفر بست ؟ ترجمہ - کون کہتا ہے - کہ سفر کے قصد پر کمر باندھی ؟ تیسرا استفہام استخباری - وہ ایک بات کا پوچھنا ہے - نہ اقرار ہے -			

مِثال	مَوقع	معنی	نمبر
نہ اِنکار۔ جَیسے ؎ لالہ رُخا سمن برا سروِ روانِ کیستی ؟ سنگ دلا ستمگرا آفتِ جانِ کیستی ؟			
اِس کاف کے باعث پہلے جُملے سے دُوسرا جُملہ ترقّی رکھتا ہے۔ جَیسے ؎ مُکافاتِ دُشمن بمالش مکُن کہ بیخش بر آوردہ باید زِ بُن اَے بلکہ بیخش ٭	دو جُملوں کے درمیان	بمعنیٔ بلکہ	۶
ترکِ اِحسانِ خواجہ اَولےٰ تر کہ احتمالِ جفاے بوّاباں یعنی از جفاے بوّاباں یعنی دربانان ٭	اِسم کے اُوپر بجاے از	بمعنیٔ از	۷
ماقبل اِس کاف کا مفتُوح ہوتا ہے۔ جَیسے بط اَور بطک اَور طفل اَور طفلک ۔ مرد اَور مردک ۔ پسر اَور پسرک۔ زائد کی مِثال زلُو و زلُوک ٭	آخرِ اِسم ماقبل مفتُوح	براے تصغیر و زائد نیز	۸
دِگر کشور آباد بیند بخواب ۔ کہ دارد دِلِ اہلِ کشور خراب ۔ یعنی ہر کہ دِلِ اہلِ کشور خراب دارد ۔ کشور آباد نہ بیند ٭	بر سرِ کلمہ از کلماتِ جُملہ	بمعنیٔ ہر کہ	۹
چُناں مے خُورد زنگیٔ خام را کہ زنگی خُورد مغزِ بادام را ترجمہ۔ اَیسا کھاتا ہے سِکندر کچّے زنگی کو۔	دو کلاموں میں	براے تشبیہ بمعنیٔ چُنانکہ	۱۰

مثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے زنگی کھائے مغز بادام کو + دوسرے مصرع میں تشبیہ ہے پہلے مصرع کی +			
مولانا روم مے فرمایند ے گہ چنیں بنماید و گہ ضدِ ایں- جز کہ حیرانی نباشد کارِ دیں- یعنی جز حیرانی نباشد کارِ دین +	کلام میں	زائد	۱۱
جیسے زید آمد کہ عمرو- یعنی زید آمد یا عمرو +	درمیانِ دو کلمہ	برائے تردید بمعنےء یا	۱۲
م			
ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے- جیسے کردم- کیا میں نے- آمدم- آیا میں- اور کبھی مفعول ہوتا ہے- جیسے چہ فرمائیم؟ کیا فرماتا ہے تو مجھ کو- اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے ما بعد مضاف کے- جیسے غلامم- غلام میرا- یا قبل مضاف کے- جیسے سعدی شیرازی کا قول ے تولائے مردانِ ایں پاک بوم- بر انگیختم خاطر از شام و روم + بر انگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ ہے خاطر کا- یعنی خاطرم از شام و روم بر انگیخت +	آخرِ کلمہ	متکلم ضمیرِ متصل	۱
بہ تطفم بخواں یا براں از درم- ندارم بجز آشنانت سرم- یعنی سرِ خود +	ایضاً	بمعنےء خود	۲

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	براے نہی	اوّلِ صیغۂ امرِ حاضر و اوّلِ صیغۂ مُضارع و دُعا	جیسے کُن پر میم آیا - مَکُن ہُوا - یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے - اور جیسے رساد - مرساد - باد - مباد - کُناد - مکناد +
۴	براے وصفیت اعداد	آخرِ اعداد	جیسے یکُم - دوُم - سوُم - یہ میم ساکن ہوتا ہے - اور ماقبل اِس کا مضموم +

ن

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	براے نفی	ماضی و مُضارع و مُستقبل و حال کے اُوپر	نکرد - نکُند - نخواہد کرد - نمے کُند - یہ نُون ہمیشہ مفتُوح ہوتا ہے +
۲	براے نہی	بر امرِ غائب	باید کہ نکُند - باید کہ نکردہ شود - یہ نُون بھی ہمیشہ مفتُوح ہوتا ہے +
۳	براے اِستفہام	اوّلِ کلمہ	اِستفہامِ اِقراری ع غُلامے شکستنش سر و دشت و پاے - کہ بارے نگفتم کہ ایں جا مپاے؟ یعنی گفتم + اِستفہامِ اِستخباری - جیسے کسی سے پُوچھو - ایں طعام نخوری؟ یعنی مے خوری یا نے خوری - یہ نُون ہمیشہ مفتُوح ہوتا ہے - اگر نُون کو علحدہ لکھیں -

نمبر	معنی	موقع	مثال
			تو چاہیئے۔کہ ہاۓ مختفی آخر کو زیادہ کریں۔ جیسے نہ۔اور کبھی ہاۓ مختفی یاۓ تحتانی سے بدل ہوتی ہے۔اور فتحہ نون کا کسرے سے۔جیسے نے۔اور کبھی نے کو مکرر بھی لاتے ہیں۔کہ اُس سے کلام سابق کی نفی مُراد ہوتی ہے۔جیسے زید در خانہ اشت۔ نے نے بہ سفر رفتہ اشت +
۴	براۓ نسبت	اسم کے آخر	جیسے رہمن منسُوب بہ رِہم۔اور جوشن منسُوب بہ جوش بمعنیٔ حلقہ۔یہ بھی کہتے ہیں۔کہ یہ نُون مخفف آں کا ہے۔کہ واسطے نسبت کے ہے +
۵	زائد	کلمے کے آخر	جیسے پاداش۔پاداشن۔زیبا۔زیباں۔سو۔سوں۔چو۔چُوں +

واو

واوِ اصلی جو جُزوِ کلمے کی ہے۔دو قسم پر ہے۔معدُولہ اور ملفُوظی۔معدُولہ وُہ۔کہ پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے اِن کلموں میں ہے۔خُورد۔خُوش۔خویش۔خواجہ۔خُود۔اور ملفُوظی وُہ ہے۔کہ پڑھنے میں آئے۔وُہ بھی دو قسم پر ہے۔معرُوف و مجہُول۔معرُوف۔جیسے نُور اور ظہُور میں۔اور مجہُول۔جیسے زور اور شور میں +

واوِ ملفُوظی کے کئی معنی ہیں +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے عطف	معطوف و معطوف علیہ کے درمیان	جیسے آمد زید و عمرو - آیا زید اور عمرو - واو عطف کی - زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف - حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہے +
۲	برائے لزوم	لازم و ملزوم کے درمیان	؎ اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامانِ آلِ رسول دست و دامان آپس میں لازم اور ملزوم ہیں +
۳	برائے اِستبعاد یعنی دوری	دو کلموں میں جو باہم بُعد رکھتے ہیں	؎ من و اِنکارِ شراب ایں چہ حکایت باشد - ظاہرا ایں قدرم عقل کفایت باشد - درمیانِ من و اِنکارِ شراب اِستبعاد است - یعنی دوری و تفاوتِ بسیار +
۴	برائے تصغیر	کلمے کے آخر	پسرو - یعنی پسرِ خرد +
۵	بمعنئ حال	دو جملوں میں	زدم زید را و پدرش اِستادہ بود - یعنی زدم زید را در حالیکہ پدرش اِستادہ بود +
۶	زائد	کلمے کے اوپر	جیسے لیک - ولیک - لیکن - ولیکن +

ہا

ہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ملفوظی اور مختفی +

ملفوظی وہ جو آخر کلمے کے ہو اور پڑھنے میں آئے۔ جیسے گرہ و زرہ میں۔ اور جمع میں بر قرار رہتی ہے۔ جیسے گرہہا اور زرہہا۔ اور کافِ تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے۔ جیسے گرہک و زرہک۔ اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے۔ جیسے گرہِ من و زرہِ من +

مختفی وہ ہے۔ کہ پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے جامہ اور خامہ میں۔ جمع میں حذف ہوتی ہے۔ جیسے جاہا۔ خاہا۔ اور کافِ تصغیر جو آخر میں لائیں۔ تو وہ کافِ فارسی سے بدل جاتی ہے۔ جیسے جامگک و خامگک۔ اگر الف و نون سے جمع کریں یا یاےِ مصدری لگائیں۔ جب بھی کافِ فارسی سے بدل جائیگی۔ جیسے پیادگاں و روندگاں۔ اور آزردگی و افسردگی +

وہ ہاےِ مختفی کہ جزو کلمے کی نہ ہو۔ اُس کے کئی معنی ہیں +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	براے نسبت	اسما کے آخر	دندانہ منسوب بہ دنداں۔ دشتہ منسوب بہ دشت۔ اسی طرح سے یک سالہ منسوب بہ یک سال۔ یک ماہہ منسوب بہ یک ماہ۔ اسی طرح سے یک روزہ و یک شبہ +
۲	بمعنیٔ است	ماضی مطلق کے آخر	جیسے آمدہ یعنی آمدہ است۔ رفتہ یعنی رفتہ است +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	برائے اظہارِ فتحہ	کلمے کے آخر	جیسے جامہ - خامہ - بندہ - شگوفہ +
۴	زائد	"	ریچال - ریچالہ - بمعنے پنیر - آچار - آچارہ - غنجار - غنجارہ بمعنے گلگونہ +

یاے معروف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے خطاب واحدِ حاضر	فعل کے آخر	جیسے کردی - کیا تو نے - آمدی - آیا تو +
۲	برائے نسبت	اسما کے آخر	جیسے بادِ بہاری - یعنی باد منسوب بہ بہار - و اسپِ عربی و جوزِ ہندی +
۳	برائے معنیٔ مصدر	اسمِ فاعل و اسمِ مفعول کے آخر	جیسے بخشندگی و افسردگی - یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن - غریب نوازی و زر ریزی - یعنی نواختنِ غریب و ریختنِ زر +
۴	برائے لیاقت	مصدرِ فارسی کے آخر	جیسے کشتنی یعنی قابلِ کشتن ؛ نواختنی یعنی قابلِ نواختن +
۵	برائے فاعلیّت	اسم کے آخر	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ - کسبی بمعنی کسب کنندہ - یاے فاعلیّت کو یاے نسبت بھی کہیں - تو بجا ہے +

یاے مجہول

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے تنکیر یعنی نکرہ کردن	اسم کے آخر	جیسے آخر کسے کے۔ بمعنیٔ کسِ غیر معیّن اور نکرہ غیر معیّن کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کا بیان ہو چکا ہے ÷
۲	برائے وحدت بمعنیٔ یک	؍؍	جیسے بزرگے و عزیزے فرمود۔ یعنی یک بزرگ و یک عزیز فرمود ÷
۳	برائے تعظیم	؍؍	جیسے فلاں مردے است۔ یعنی مردِ بزرگ ÷
۴	برائے استمرار	ماضی کے آخر	جیسے کردے۔ میکردے و ہمیکردے۔ وہ کرتا تھا۔ اسی طرح سے گفتے۔ وہ کہتا تھا ÷
۵	برائے تعریف یعنی معرفہ کردن	اسم کے آخر	یہ بھی یاے موصول ہے۔ اس کے بعد کافِ صلہ اور جملہ صلے کا ہوتا ہے۔ جیسے بیتِ سعدی۔ ؎ حسودے کہ یک جو خیانت ندید۔ بکارش نیامد چو گندم طپید۔ حسود نکرہ تھا۔ یاے موصول اور صلے سے معرفہ ہو گیا۔ اور جیسے مرادے کہ داشتم۔ حاصل شد۔ یعنی مرادِ معیّن ÷

فائدہ

آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں - فارسی میں نہیں آتے - اور وُہ یہ ہیں - ث - ح - ص - ض - ط - ظ - ع - ق ✣

لفظِ ششت اصل میں ششت تھا - اور لفظِ صد - سد - سین کو صاد سے بدلا ✣ اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہیں - عربی میں نہیں آتے - وُہ یہ ہیں - پ - چ - ژ - گ - اگر عربی میں لاتے ہیں - تو پ کو ف سے - چ کو ص سے - گاف کو جیم تازی سے بدل کے لاتے ہیں - اور ژ بدل ہی نہیں ہوتی ✣

مُفرد حرف کا اَور حرف سے بدل جانا

جس حرف کو بدلتے ہیں - اُس کو مُبدل کہتے ہیں - اور جس حرف سے بدلتے ہیں - اُس کو مُبدل مِنہ کہتے ہیں - اِس جدول سے مع مثال دریافت کرو - جدول یہ ہے ✣

مُبدل	مُبدل مِنہ	مثال		معنی	مثال		معنی
الف	دالِ مُہملہ	بارِیں	بدرِیں	معروف	بآں	بداں	معروف
	یائے تحتانی	اگدش	یگدش	دو رگہ کہ پدرش از قومے و مادرش از قومے باشد	ارمغاں	یرمغاں	تحفہ
بائے موحدہ	فا	زباں	زفاں	معروف	زبانہ	زفانہ	شعلہ
	واو	خواب	خواد	″			
پائے فارسی	فا	سپید	سفید	″	پارسی	فارسی	معروف
	بائے موحّدہ	پژوہ	بژوہ	نام شہر			

مُبدل	مُبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
تاے فوقانی	طاے مُہملہ	ستبر	سطبر	پُرکار	تُوتیا	طُوطیا	سُرمہ
	ثاے مُثلثہ	کیومُرت	کیومُرث	نامِ پادشاہ			
جیمِ فارسی	زاے تازی	چُوجہ	جُوزہ	بچّۂ مُرغ			
	زاے فارسی	کج	کژ	معرُوف			
	شینِ مُعجمہ	کاج	کاش	درختِ صنوبر و بمعنی کاشکے	کنگاج	کنگاش	مشورت
	کافِ فارسی	آخشیج	آخشیگ	عُنصر			
	تاے فوقانی	تاراج	تارات	لُوٹ			
جیمِ فارسی	شینِ مُعجمہ	لخچہ	لخشہ	شُعلۂ آتش			
	صادِ مُہملہ	چین	صین	نامِ مُلک	چندل	صندل	چوب معرُوف

مُبدل	مُبدل مِنہ	مثال		معنی	مثال		معنی
خاے معجمہ	قاف در تُرکی	چخماخ	چقماق	آتش زن			
دال مہملہ	تاے فوقانی	دُرّاج	تُرّاج	تیتر	کد خدا	کتخدا	صاحب خانہ
	ذالِ مُعجمہ	آدر	آذر	آتش	خدمت	خذمت	معروف
ذال معجمہ	دالِ مُہملہ	اُستاذ	اُستاد	آخوند	نبیذ	نبید	شراب
زاے معجمہ	غینِ مُعجمہ	گریز	گریغ	امر از گریختن	آمیز	آمیغ	امر از آمیختن
	سینِ مُہملہ	ایاز	اباس	نامِ غلامِ محمود	آنکژہ	آنکس	کجکِ فیلبانان
سین مہملہ	صادِ مُہملہ	شصت	شست	ساٹھ	سد	صد	سو
	شینِ مُعجمہ	فرشتہ	فرستہ	معروف			
شین معجمہ	سینِ مُہملہ	شارک	سارک	مینا			
	جیمِ تازی	کاش	کاج	کاشکے و درختِ صنوبر			

مُبدل	مُبدل مِنہٗ	مثال		معنی	مثال		معنی
صاد مُہملہ	سین مُہملہ	قفص	قفس	پنجرا			
غین مُعجمہ	کافِ فارسی	لغام	لگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف در تُرکی	ایاغ	ایاق	پیالہ			
قاف	کافِ تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کافِ فارسی	خانقاہ	خانگاہ	عبادت خانہ			
	غینِ مُعجمہ	قالیچہ	غالیچہ	نوعے از فرشِ معروف	قلندر	غلندر	درویش
فا	واو	فام	وام	رنگ			
کافِ تازی	خاے مُعجمہ	شاماک	شامخ	سینہ بندِ زناں و غلّۂ معروف	شاماکچہ	شامخچہ	سینہ بندِ زناں
کافِ فارسی	غینِ مُعجمہ	گلولہ	غلولہ	غُلّہ			
	جیمِ عربی	لگام	لجام	معروف	گیلاں	جیلاں	نامِ شہر

مُبدل	مُبدل مِنہ	مثال		معنی	مثال		معنی
ن	لام	نیلوفر	لیلوفر	معروف	چندن	چندل	چوب معروف
و	باے مُوحّدہ	نوِشتہ	نبِشتہ	معروف			
	باے فارسی	وام	پام	رنگ			
	فا	یاوہ	یافہ	گم شُدہ و بیہُودہ			
ہاے ہوّز	ہمزۂ مُلیّنہ در اِضافت	خانہ	خانۂ من	معروف	خامہ	خامۂ تو	معروف
	بکافِ عجمی در تصغیر و جمع و لُحُوقِ یاے	خامہ	خامگ	معروف	دیوانہ	دیوانگاں دیوانگی	معروف
یاے	جیم در سُریانی و انگریزی	یوُسُف	جُوسُف	نامِ پیغمبر	یوُنُس	جوُنُس	نامِ پیغمبر

تنبیہ - جس مقام میں اُستادوں نے اِن حرفوں کو بدلا ہے - اُنھی مقاموں پر بدلنا دُرُشت ہے - اِس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلنا دُرُشت نہیں ✣

حُرُوفِ مُرکّب

نمبرِ شُمار	حرف	معنی	مثال
۱	از	برائے اِبتدائے زماں	از صُبح حاضرم - یعنی از اِبتدائے صُبح ÷
۲	"	برائے اِبتدائے مکاں	از خانہ تا بازار رفتم - یعنی اِبتدائے رفتنم از خانہ است و اِنتہا تا بازار ÷
۳	"	بمعنۂ بعض در حکمِ اِسم	گرِفتم از دراہم - یعنی گرِفتم بعضِ دراہم - از بمعنۂ بعض مُضاف - دراہم مُضاف اِلیہ - دونو مِل کے مفعُول ہَیں گرِفتم کے ÷
۴	"	زائد	از برائے خُدا - از بہرِ من - از پئے تو - یعنی برائے خُدا و بہرِ من و پئے تو ÷
۱	در	برائے ظرفیّت	مال در کیسہ دارم و نظر در کتاب - مال و نظر ہر دو مظرُوف اند - و کیسہ و کتاب ہر دو ظرف ÷
۲	"	زائد بر افعال	در افگند - در سازد ÷
۳	"	زائد بعدِ اِسمیکہ بر وے بائے مُوحّدہ باشد	بہ دریا در - یعنی بہ دریا ÷
۱	بر	بمعنۂ بالا	بر بام رفتم - و بر تو دعوے دارم ÷

نمبرِ شمار	حرف	معنی	مثال
۲	بر	زائد بعد اِسمیکہ بر وے باے مُوحّدہ باشد	بہ پسر بر۔ یعنی بر پسر +
۱	را	نشانِ مفعُول	زدم زَید را۔ زَید مفعُول۔ را نشانِ مفعُول +
۲	؍؍	نشانِ مُضاف اِلَیہ	زَید را غُلام۔ یعنی غُلامِ زَید۔ زَید مُضاف اِلَیہ۔ را نشانِ مُضاف اِلَیہ +
۳	؍؍	بمعنےء براے	خُدا را بہ بخشا۔ یعنی براے خُدا۔ و چرا یعنی براے چہ +
۴	؍؍	گاہے بمعنےء از	قضا را۔ یعنی از قضا +
۱	با	براے معیّت یعنی ہمراہی	آمدم با زَید۔ یعنی ہمراہِ زَید +
۱	تا	براے اِبتِدا	تا حُکُومتِ اِنگلِشیہ در ہند قائم شُدہ۔ اَمن و اماں حاصل گشت +
۲	؍؍	براے اِنتِہا	از صُبح تا شام۔ یعنی تا اِنتہاے شام +
۳	؍؍	بمعنےء مادام یعنی جب تک	تا جہاں باشد تو باشی۔ یعنی جب تک +
۴	؍؍	بمعنےء سبب و چرا	بیا تا تُرا خدمت کُنم +

مثال	معنی	حرف	نمبرِ شُمار
زِ صاحب غرض تا سخُن نشنوی - یعنی زِنہار نشنوی +	بمعنۓ زِنہار و ہرگز	تا	۵
چُوں پیر شُدی حافظ از میکدہ بیرُوں شو +	برائے شرط	چُوں	۱
نداند شبِ پاسباں چُوں گذشت +	برائے اِستفہام	"	۲
رُویت چُوں ماہ +	برائے تشبیہ	"	۳
چو باز آمدی ماجرا در نوِشت +	برائے شرط	چو	۱
چو گُلبُن بخند و چو بُلبُل بگو +	برائے تشبیہ	"	۲
بے عقل و بے خرد - یعنی لفظِ عقل و خرد صفتِ کُدام مَوصُوف نے تُواند شُد +	برائے نفیِ اِسمیکہ صفت نباشد	بے	۱
نا عاقل و نا خردمند +	نفیِ صِفت کند	نا	۱
نہ مرا یار و نے مددگار اشت +	برائے نفی	نہ و نے	۱
ہرگز میا +	برائے تاکید	ہرگز	۱
گر نشینی ور بخُسپی جائے نُشت +	برائے شرط	اگر - گر ار - ور	۱

مثال	معنی	حروف	نمبر شمار
ہمہ یاراں آمدند۔ مگر زید ÷	برائے اِستثنا	مگر	۱
بیہودہ مے گوئی مگر دیوانہٗ ÷	بمعنئ شاید	"	۲
اَے دوست اگر جاں طلبی جاں بہ تو بخشم ÷	برائے ندا	اَے	۱
میکرد۔ ہمیکرد۔ میکند۔ ہمیکند ÷	بر ماضی برائے اِستمرار۔ بر مُضارع برائے حال	مے و ہمے	۱
زَید آمد۔ ہم بکر۔ خالد نیز ÷	برائے عطف	ہم و نیز	۱
کاش بیائی۔ کاشکے عدُو بمیرد ÷	برائے تمنّا	کاش کاشکے کاج	۱
آیا کسے ہست۔ کہ جواں مردی کُند ÷	برائے اِستفہام	آیا	۱
زَید آمد یا عمرو۔ زَید نشستہ است یا رفت ÷	برائے تردید درمیانِ دو اَمر کہ یکے ازآں مُتحقّق بُود	یا	۱

مثال	معنی	حرف	نمبرِ شمار
جیسے زید نشستہ اشت - لیکن عمرو رفت - زید اور عمرو کا نشست میں اتفاق ہوتا تھا - زید نشستہ اشت کے کہنے سے سننے والے کو وہم ہوا - کہ عمرو بھی بیٹھا ہوگا - اس وہم کے دور کرنے کو کہا - لیکن عمرو رفت ۔	برائے استدراک - اس وہم کے دور کرنے کے واسطے جو سننے والے کو پہلی بات سے پیدا ہوا ہو	لیکن ولیکن لیک ولیک	۱

بعض کلمات جو خاص خاص معنی کے لئے مقرر ہیں

گفت و گوید و گو ۔	یعنی	بگفت و بگوید و بگو	ب	برائے زینتِ کلام
منت خدا را ۔	//	منت مر خدا را	مر	
ساخت ۔	//	در ساخت	در	
جہید ۔	//	بر جہید	بر	
رفت ۔	//	فرا رفت	فرا	
خواند ۔	//	فرو خواند	فرو	
گذارند ۔	//	وا گذارند	وا	
من چہ کسم ۔	//	من خود چہ کسم	خود	
رفتی	//	ہمے رفتی	ہمے	
نخشت و کمتر ۔	//	نخستین و کمترین	ین	

فائدہ۔ بعض وقت اِن کلمات کے آنے سے معنی میں بھی کچھ فرق پڑ جاتا ہے۔ جیسے آمدن۔ برآمدن۔ مِنّت خدا را۔ مِنّت مر خدائے را÷

کلمات بمعنیٔ خداوندی	مند	مستمند و آرزومند	یعنی	خداوندِ مست و خداوندِ آرزو÷
	گار	ستمگار و گنہگار	〃	خداوندِ ستم و خداوندِ گناہ÷
	ور	تاجور۔ ہنرور۔ رنجور و مزدور	〃	خداوندِ تاج۔ خداوندِ ہنر۔ خداوندِ رنج۔ خداوندِ مزد÷
کلمات بمعنیٔ فاعلیت	گر	شیشہ گر۔ کاسہ گر	〃	سازندۂ شیشہ۔ سازندۂ کاسہ÷
	ان	خنداں و گریاں	〃	خندہ کنندہ و گریہ کنندہ÷
	ار	خریدار۔ فروختار	〃	خرید کنندہ و فروخت کنندہ÷
کلمات بمعنیٔ بسیار	لاخ	سنگ لاخ۔ دیو لاخ۔ رود لاخ	〃	بسیار سنگ۔ بسیار دیو۔ و بسیار رود÷

کلمات مُغنیِٔ مانند- کہ آخرِ اسما آیند- و لفظِ وار و لفظِ سان در اوّلِ اِسم ہم آید بشرطیکہ باےِ مُوحّدہ بر آنہا باشند- چوں بوارِ بزرگاں و بسانِ کریماں +

دس	حُور دس بدالِ مُہملہ و سینِ مُہملہ	یعنی	مانندِ حُور +
دیس	حُور دیس بدالِ مُہملہ و یاےِ مجہُول	〃	مانندِ حُور +
داں	پُٹلواں	〃	مانندِ پُل یعنی بنڈ کھیت کی +
ون	پپیلون - اشترون	〃	مانندِ پپیل - مانندِ اشتر +
وند	پولاد وند - خُداوند	〃	مانندِ پولاد - مانندِ خُدا +
آوند	خویشاوند	〃	مانندِ خویش +
بس	شیر بس	〃	مانندِ شیر +
فش	شاہ فش	〃	مانندِ شاہ +
وش	ماہ وش	〃	مانندِ ماہ +
آسا	شیر آسا - مرد آسا - رُستم آسا	〃	مانندِ شیر - مانندِ مرد - مانندِ رُستم +
وار	بُزُرگوار - بندہ وار	〃	مانندِ بُزُرگ - مانندِ بندہ +
سان	شیر سان - فرِشتہ سان -	〃	مانندِ شیر - مانندِ فرِشتہ +
سار	خاکسار - سنگسار	〃	مانندِ خاک و مانندِ چیزِ سنگ +

کلمات مفیدِ معنیٔ ظرفیت و بسیاری	سار	شاخسار - نمک ساز	یعنی	بِسیار شاخ و جاے شاخ بِسیار نمک و جاے نمک ÷
	بار	دریا بار - رودبار	؍؍	بِسیار دریا و جاے دریا و بِسیار رود و جاے رود ÷
	زار	گُلزار - لالہ زار	؍؍	بِسیار گُل و جاے گُل و بِسیار لالہ و جاے لالہ ÷
	ستاں	گُلستاں و دبِستاں مُخفّفِ ادبِستاں	؍؍	بِسیار گُل و جاے گُل و جاے ادب یعنی مکتب ÷
کلمات مفیدِ معنیٔ لیاقت	وار	شاہوار - گوشوار	؍؍	لائقِ شاہ - لائقِ گوش ÷
	آنہ	شاہانہ - مردانہ	؍؍	لائقِ شاہ و لائقِ مرد ÷
	گاں	شائگاں - رائگاں - در اصل شاہگاں و راہگاں	؍؍	لائقِ شاہ و لائقِ انداختن بہ راہ ÷
کلمات مفیدِ معنیٔ نگہبانی	باں	درباں - فیلباں	؍؍	نگہبانِ در و نگہبانِ فیل ÷
	دار	پردہ دار - راز دار	؍؍	نگہبانِ پردہ و نگہبانِ راز ÷
	واں شاید در اصل باں باشد	بھلواں - بندی واں	؍؍	نگہبانِ بھل و نگہبانِ بندی ÷

ادواتِ پیوستگی	ناک	غمناک - دردناک	یعنی	پیوستہ بہ غم پیوستہ بہ درد +
	گیں	اندوہگیں - خشمگیں	"	پیوستہ باندوہ - پیوستہ بخشم +
ادواتِ تصغیر	ک عربی	مردک - اسبک	"	مردِ خُرد - اسپِ خُرد +
	چہ	باغچہ - طاقچہ	"	باغِ خُرد - طاقِ خُرد +
	واو	پسرو	"	پسرِ خُرد +
ادواتِ نسبت	یاےِ معروف	کابُلی - قریشی - ہندی	"	منسُوب بہ کابُل - منسُوب بہ قریش - منسُوب بہ ہند +
	یں	زریں - سیمیں - زنگاریں	"	منسُوب بہ زر - منسُوب بہ سیم - منسُوب بہ زنگار +
	ہ	یک سالہ - یک ماہہ - یک روزہ	"	منسُوب بہ یک سال - منسُوب بہ یک ماہ - منسُوب بہ یک روز +
	ک	فغاک - مغاک - تباک	"	منسُوب بہ فغ یعنی بُت - منسُوب بہ مغ یعنی عُمق - منسُوب بہ تب +
	ال	ایراں - توُراں	"	منسُوب بہ ایرِ و منسُوب بہ تُور پسرانِ فریدوں

حروفات بمعنی نسبت	انه	سالانه - ماهانه - رُوزانه	یعنی	مَنسُوب به سال - مَنسُوب به ماه - مَنسُوب به رُوز ÷
	ن	دِشمن - جوشن	״	مَنسُوب به رِیم بمعنیٔ پیچرک جراحت و مَنسُوب به جوش بمعنیٔ حلقه ÷
	وَیه	راهُوَیه - سیبُوَیه	״	مَنسُوب به راه - و مَنسُوب به سیب که رُخساره اش چُون سیب بُود ÷
حروفات بمعنی رنگ	وام	سَبز وام - زَرد وام	״	سَبز رنگ - زَرد رنگ ÷
	فام	سُرخ فام - سفید فام	״	سُرخ رنگ - سفید رنگ ÷
	بام	سَبز بام - سُرخ بام	״	سَبز رنگ - سُرخ رنگ ÷
	گُونه	زَرد گُونه - گُلگُونه	״	زَرد رنگ - سُرخ رنگ ÷
	گُون	گُلگُون - سِیم گُون	״	گُل رنگ - سِیم رنگ ÷
	جرده	سِیاه جرده مُختص به لفظِ سِیاه	״	سِیاه رنگ ÷
	جرته	سِیاه جرته مُختص به لفظِ سِیاه	״	سِیاه رنگ ÷